



فارسی کی چوتھی کتاب

جسے
نجم گایت اسلام لاہور نے تالیف کیا

مکتبہ ہجری المقدس

سیدنا ابی بکر الصدیقؓ والسلام

مفتید عام پریس لاہور میں چھپی

رجسٹری شدہ ہے۔ نئے اجازت کوئی نہ چھاپے

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہ کی شان دیکھو۔ کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو ہند سے جو اپنی اعلیٰ طبیعت کی دین داری قضیلت۔ حسن اخلاق و خیر خواہیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدنی قوموں کے بھی استاد انہیں کی نسلیں آج جاہل مطلق بنے ہر شخص اور اپنے پیچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے ہیں۔ ان کی جہالت کا ہنچہ یہ ہے۔ کہ ہنچا پرست تو ہیں جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیقت کی کوئی بھی عقلی دلیل نہیں۔ علاوہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ہمیں اپنی اعلیٰ علمی و ادبیاتی کے جواب دینے کی بھی ہرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک غلطی ہی عقل کا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ وہ ہمارے خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو ہنمان پامندہ کر عام لوگوں کے سامنے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان کے پھر اور پوچھ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ باتیں تو ہیں برکثر دشمن سکولوں میں ہمارے مخالفانہ مذہب اور ہمارے دین کی نسبت وہ لائق الفاظ بکلوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں۔ جن کا سننا بھی جائز نہیں۔ مگر بل بے ہماری بے غیبتی۔ کہ انہوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہماری لڑکوں کے عقائد بگاڑنے کا ناجائز آزادی سکھانے کو بھی روکے پیسے کا لالچ دے کر کبھی چڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر وہ اسے رے نادانی۔ کہ ہم ان نقصوں کے نمائے اور اپنی زندگیوں کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کر رہے ہیں۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اچکے مفلس۔ قلاش بنتے ہیں۔ اکثر مسلمان چھوٹے بھائی و بھائی کے ہاتھوں میں۔ ان پر خود۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں۔ تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم اعلیٰ آدموں پر کون ہنرتی نہیں کرتے؟ انہی بناؤں کون بیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی ہمارے اسلام کے پاک اصولوں کی بی بیائی چھوڑنے کا نتیجہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں کچھ مدت نہیں گزری۔ ان کا دل آزاد مقرر اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونوں طرح کی حالتیں روئیں ہو رہے ہیں۔ مگر اوچد اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور مل کر اس حالت سے بچائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تنہو کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے کی حق منہی کر کے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ہنسوس !!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی مقاصد ہیں۔ اول خلیفین مذہب۔ مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب و دھرم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا۔ تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذمت محفوظ رہیں۔ سو۔ سن اور تہذیب و ادب کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ تاکہ کو چھوڑ کر لڑائی اور غم۔ آخرت میں گرفتار نہ ہوں۔ چہاں ہم اہل اسلام کو اصلاح ط

انتخاب از لواح

بسم الله الرحمن الرحيم

خداوند سپاس تو ہر زبان نے آریم۔ و ستایش تو ہر تونے شماریم۔
میرا کہ ہرچہ در صحائف کائنات از جنس انشیه و محامد است۔ ہمہ
بجناب عظمت و کبریائے تو عائد است۔ از دست و زبان ما چہ
آید کہ سپاس و ستایش ترا شاید۔ تو چنانی کہ خود گفتہ۔ و گوہر
ثنائے تو آن است۔ کہ خو سفتہ۔ رباعی

انجا کہ کمال کبریائے تو بود۔ عالم نئے از بحر عطائے تو بود
را چہ حمد و ثنائے تو بود۔ ہم حمد و ثنائے تو سزائے تو بود
جائیکہ زبان آور انا فصیح علم فصاحت انداختہ۔ و خود را در
ائے ثنائے تو عاجز شناختہ۔ ہر شکستہ زبانے را چہ امکان
ہاں کشائی۔ و ہر آشفتنہ رائے را چہ یارائے سخن آرائی۔ بلکہ اینجا
ہمار اعتراف بجز و قصود عین قصود است۔ و ہر آن سرور دین و
بیا صلے اللہ علیہ وسلم درین معنی مشارکت جستن از حسن ادب دور۔

رباعی

ن کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم۔ تا ہمسرے سگانش باشد ہوسم
تافلہ کہ دوست دامن ترسم۔ این بس کہ رسد ز دور باگ جرم
تاجات۔ الٰہی الٰہی۔ ما را برماں از اشتغال ملاہی۔ غشاوہ غفلت از
ہر بصیرت ما بکشائے۔ و ہر چیزے را چنانکہ ہست۔ ہما بنمائے۔
مروی و مجورے ما ہمہ از ماست۔ ما را بجا گذار۔ و ما را از ما رائی
مرامت کن۔ و بخود آشنائی ارزانی دار۔ رباعی

دل پاک و جان آگاہ ہم دہ آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ

در راه خود اول ز خودم بچود کن دانگه پیچود ز خود بچود راہم ده
 لائحہ حضرت بیچوں کہ ترا نعمت ہستی دادہ است۔ در درون تو جز
 یک دل نہ نہادہ است۔ تا در محبت او یکرو باشی و یکدل۔ و از غیر آں مجن
 و برو مقبل نہ آنکہ یکدل را صد پارہ کنی۔ و ہر پارہ آں در پئے مقصد سے آوارہ
 لائحہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمہ چا حاضر است۔ و در ہمہ حال بظاہر و باطن
 ہمہ ناظر۔ رہے خسارت کہ تو دیدہ از لقائے او برداشتہ سوے دیگرے
 نگری۔ و طہری رضائے او بگذاشتہ راہ دیگرے سپری۔ رباعی
 آمد سحر آں دہر خونیں جگر آں گفت اسے ز تو بر خاطر من بار گرا
 شرمیت ہادا کہ من بسویت ننگاں باشم تو نہی چشم بسوے دگر
 لائحہ ما سوای حق عز و علا در معرض زوال است و فنا۔ حقیقت
 معلومے است معدوم۔ و صورتش موجودیت مہیوم۔ دیروز نہ بود داشت
 نہ نمود۔ امروز نمودے است بے بود۔ پیدا ست کہ فردا از بے چہ خواہد کشود
 زمام انقیاد بدست آں و آمانی چہ دہی۔ و پشت اعتماد بدیں فرخرفات فنا
 چہ نہی۔ دل از ہمہ بر کن و در خدا بند۔ از ہمہ بگسل و با خدا پیوند۔ ایستہ
 کہ ہمیشہ بود و باشد۔ و چہرہ بقائیش را خار ہیچ حادثہ نخرشد۔ رباعی
 ہر صورت دلکش کہ ترا روے نمود خواہد فلکش زو ز چشم تو رہا
 رو دل بکسے وہ کہ در اطوار وجود بود است ہمیشہ با تو و خواہد
 رباعی

چیزے کہ نہ روے در بقا باشی زو آخر ہفت تیر بلا باشی زو
 از ہرچہ بمروری جدا خواہی شد آں بہ کہ بہ زندگی جدا باشی
 لائحہ حقیقت حق تعالیٰ جز ہستی نیست۔ و ہستے او را اخطا و پستی نہ
 مقدس است از سمت تبدل و تغیر۔ براست از وصمت تعدد و تکثر۔ از ہمہ نشا
 بے نشان۔ نہ در علم گنجد و نہ در عیاں۔ ہمہ بچندما و چوہما از و پیدا و
 بے چند و چوں۔ ہمہ چیز ما یاو مدرک و او از احاطہ اوراک بیرون
 چشم سر در مشاہدہ جمال او خیرہ۔ و دیدہ سر بے ملاحظہ کمال او تیر

انتخاب از سفر نامہ حکیم ناصر خسرو

از بیت المقدس برقم - در راه بسیار وہ ما و شہر ہا دیدم کہ شج
 آں مطول مے شود - تخفیف کردم - بجائے رسیدم کہ آں را طنیہ
 مے گفتند - و آں بندر بود کشتیہا را - و از آنجا بہ کشتی نشستیم تا تبتیس
 کہ جزیرہ ایست و شہرے نیکو و از خشکی دور است - چنانکہ از
 باہر اسے شہر ساسل نتوان دید - از آنجا باز بہ کشتی نشستیم بجانب
 مصر روانہ شدیم - و چون بکنار دریا رسیدیم - بروہ نیل کشتی بالا
 مے رفت - تا بشہرے رسیدیم کہ آں را صالحیہ مے گفتند - و ایں
 روستائے پر نعمت و خواژ بار است - و آنجا کشتیہا بسیار میسازند
 و ہریک را دوہست خروار بار میکند و بمصر مے برند - تا روز
 دکان بقال مے رود کہ اگر نہ چنین بودے - آذوقہ آں شہر
 بہ پشت ستور نشانیستہ داشتن با آں مشغلہ کہ آنجا است - و ما
 بدیں صالحیہ از کشتی پیروں آمدیم و آں شب نزدیک شہر بقیتم +
 روز یکشنبہ ہفتم صفر سنہ تسع و ثلثین و اربعۃ در قاہرہ
 بودیم - شہر قاہرہ پنج دروازہ دارد - بارو ندارد - اما بنا ہا چنان مرتفع
 است کہ از بارو قوی تر و عالی تر است - و ہر سرائے و کوشکے
 حصارے است - و بیشتر عمارات پنج اشکوبے و شش اشکوب باشند -
 و آب خوردنی از نیل باشد - سقایاں باشند نقل کنند - و آب چاہ ہا
 ہرچہ بروہ نیل نزدیک تر باشد - خوش باشد - و ہرچہ دور از نیل
 باشد - شور باشد - و سقایاں کہ آب بر پشت کشند - نیز باشند با
 سبومائے برنجین و خیکمہا در کوچہائے تنگ کہ راہ شتر نباشد -
 و اندر شہر در میان سرائے با نیچہ ہا و اشجار باشند و آب از

لے اسباب خوراک چسہ منزل چسہ مشک ہا +

چاه دهند بدولابها - و بر سر باجها هم درخت نشانده باشند و
تفرج گاه ها ساخته - و سزاها چنان بود از پاکیزگی و لطافت که
گوئی از جواهر ساخته اند نه از گچ و آجر و خشت و سنگ - و
تعمات سرامی قاهره جدا جدا نهاده است - چنانکه درخت و عمارت
بیچ آفریده بر دیوار غیره نباشد - و هر که خواهد - هر که بایش - خانه
خود باز تواند شکافت و عمارت کرد - که بیچ مضرتی به دیگره نرسد -
و قاهره را چهار جامع است که روز آدینه نماز کنند - و قصر سلطان
میان شهر قاهره است و همه حواله آن کشاده که بیچ عمارت بر آن
نه پیوسته است - چوں از بیرون شهر بنگرید - قصر سلطان چوں کوچه
نماید از بسیاری عمارات و ارتفاع آن - و این راه دروازه است بر
بونه زمین - و در زیر زمین دیرت که سلطان سواره از آن جای بیرون رود - و
از شهر بیرون قصری ساخته است که مخرج آن رهگذر در آن
قصر است - و آن رهگذر را همه سقف محکم زده اند - و همه
ارکان دولت و خادمان سیاهان بودند و رویان - و هرگز آنجا رسم
شراب خوردن نبوده - و بیچ زن از خانه بیرون نیامده +
و از مصر بقاهره کم از یک میل باشد - و مصر جنوبی است
و قاهره شمالی - و نیل از مصر می گزرد - و بقاهره می رسد - و
بساتین و عمارات هر دو شهر بهم پیوسته است - و شهر مصر
به بالائی نهاده - و جانب مشرقی شهر کوه است - اما نه بلند بلکه
سنگهاست و پشتهای سنگین - و بر کنار شهر مسجد طولون
است بر سر بلندی - و سلطان ماه رمضان آنجا نماز کرده
و روز های جمعه - و شهر مصر از بیم آب بر سر بالائی نهاده
است - و وقتی سنگهای بلند بزرگ بوده است - همه را بشکستند
و هموار کردند - و چوں از دور شهر مصر را نگاه کنند - پندارند
کوچه است - و خانه های هست که چهارده طبقه از بالا

یکدیگر است و از ثلقات شنیدم که شخصی بر بام هفت طبقه
 باغچه کرده بود و گوساله آنجا برده و پرورده - تا بزرگ شده بود -
 و آنجا دولابی ساخته - که این گاو می گردانید - و آب از
 چاه بر می کشید - و بر آن بام درختهای نارنج و ترنج و
 موز و غیره کشته - و همه در بار آمده - و گل و پشم همه نوع
 کشته - و در شهر مصر غیر قاهره هفت جامع است - در میان
 بازار مسجدی است که آن را عمر عاص ساخته است بر درگاه
 که از دست معاویه امیر مصر بود - و آن مسجد پنجمار حد عمود
 رخام قائم است - و آن دیوار که محراب برو است - سرتاسر
 تختهای رخام سپید است - و جمیع قرآن بر آن تختها
 خطی زیبا نوشته - و از چهار حد مسجد بازار باست و در بای
 مسجد در آن کشاده - و مدام در آن مدرسا و مقربان نشسته
 و سیاحت گاه آن شهر بزرگ آن مسجد است - و هرگز نباشد که
 در او کمتر از پنج هزار خلق باشد چه از طلاب علوم و چه
 از غریبان و چه از کاتبان که چاک و قبالة نویسند و غیر
 آن - و همیشه در این مسجد ده تو حصیر رنگین نیکو بر
 بالاس یکدیگر گسترده باشد - و هر شب زیاده از صد قندیل
 افروخته - و محکم قاضی القضاة در این مسجد باشد - و بر
 جانب شمالی مسجد بازار می است که در بیج بلاد چنان
 بازار می نشان می دهند - و هر ظرافت که در عالم باشد - آنجا
 یافت می شود - و شهر مصر بر کناره نیل نهاده است بدان
 و بسیار کوشکها و منظرها چنان است - که اگر نخواهند آب
 به سیمان از نیل بر دارند - اما آب شهر همه سقایا آورند -
 بعضی بیشتر و بعضی بدوش - اهل بازار هر چه فروشند -
 راست گویند - و اگر کسی بمشتری دروغ گوید - او را بر سر

شترے نشاندہ رنگے بدست او بدبند - تا در شهر مے گردد -
و زنگ مے جنبند - و منادی مے کند که من خلاف گفتم
و ملامت مے بینم - و هر که دروغ گوید - سزای او ملامت
باشد - و در بازار آنجا از بقال و عطار و پایله در هر چه
فروشند - باروان آن از خود بدبند - احتیاج نباشد - که خریدار
باروان بردارد - و روغن چراغ آنجا از ششم ترب و شلغم
گیرند - و آنجا کنجد اندک باشد و روغن عزیز - و روغن
زیتون ارزان - و اهل بازار و دکانداران بر خزان زمینی
نشینند - که آیند و روند از خانه به بازار - و هر جا بر سر
کوچه ها بسیار خزان زمینی آراسته داشته باشند که اگر کسی خواهد
بر نشیند و اندک کرایه مے دهد - و آنجا مالما دیدم از آن مردم
که اگر گویم یا صفت کنم - مردم بحکم را قبول نیفتد - و
مال ایشان را حد و حصر متوانستم کرد - و آن آسایش که
آنجا دیدم - هیچ جا ندیدم *

آکنون شرح بازگشتن خویش بجانب خانه براه مکہ حرم
الله تعالی من الآفات از مصر باز گویم - در قاهره نماز عید کردم
و سه شنبه چهاردهم ذی الحجه سنه احدى و اربعین و اربعمانه
از مصر در کشتی نشستم - و براه سعید الاسعی روانه شدم -
و آن روزه بجانب جنوب دارو - ولایتی است - که آب نیل از آنجا
بمصر مے آید و هم از ولایت مصر است - تا بشهر مے رسیدم
که آن را اسیوط مے گفتند - و ایفوی از این شهر خیزد -
و آب خشکاش است که تنخم او سیاه باشد - چوں بلند شود
و پایله بندد - او را بشکنند - از آن مثل شیر و بیرون آید -
آن را جمع کنند و نگاه دارند - ایفوی باشد - و تنخم این خشکاش
خرد و چوں زیره است - و بدین اسیوط از صوف گوسفند

دستار ما یافتند که مثل او در عالم نباشد *
 از آنجا بشهری رسیدیم که آن را اسواں می گفتند - و
 بر جانب جنوب این شهر کوچه بود که رود نیل از دهن این
 کوچه بیرون می آید - و من درین شهر بیست و یک روز
 ماندم که بیابانی عظیم در پیش بود - و موسم آن بود - که
 بجای بازگشته بر اشتراک آنجا برسند - و ما انتظار آن
 امید داشتیم که چون آن شهر ما باز گردد - بکرایه گیریم و برویم -
 و چون بدان شهر بودیم - مرا آشنائی افتاد مردی که او را
 ابو عبد الله محمد بن فلیح می گفتند - مردی با صلاح و پارسا
 بود - از طریق منطق چین می دانست - او مرا معاونت کرد
 در کرایه گرفتن و همراه باز دید کردن و غیر آن *
 ازین شهر روانه شده پنجم روز در شهر عذاب رسیدیم - و
 این شهر به کنار دریا نهاده است - مسجد آدینه دارو - و مردی
 پانصد در آن باشد - و تعلق بسططان مصر داشت - و با جگه
 است که از جبهه و زنگبار و یمن کشتیها آنجا آید - و درین
 شهر آب چاه و چشمه نباشد الا آب باران - و اگر گاهی
 آب باران منقطع باشد - آنجا بجایاں که قومی است بیابانی -
 آب آرند و بفروشند - تا سه ماه تا آنجا بودیم - از آنکه کشتی روانه
 نمی شد - باد شمال بود و ما را باد جنوب می بایست - من اینجا
 آنچه داشتم خرج کرده شد - ابو عبد الله محمد بن فلیح نامه نوشته
 بود بدوستی یا وکیل که او را بشهر عذاب بود که آنچه ناصر
 خواهد - بوی دهد و خطی بستاند - تا وی را محسوب باشد - از
 ضرورت من آن کاغذ را بدان شخص دادم - او مردی کرد
 و گفت و الله او را پیش من چیز بسیار است - چه میخواهی
 تا بتو دهم - تو بمن خط ده - من تعب کردم از نیکوئی

آن ^{محمد} فلج که بی سابقه با من آن همه نیکوئی کرو - و اگر مردی بی پاک بودی و روا داشتی - بملنے مال از آن شخص بواسطه آن کاغذ بستییدی - غرض من از آن مرد بقدر ضرورت بستییدم و خط بدان مقدار بوسی دادم - و او آن کاغذ که من نوشته بودم - باسواں فرستاد - و پیش از آنکه من از شهر عیناب بروم - جواب آن ^{محمد} فلج باز رسید که آن چه مقدار باشد هر چند - که او خواهد و از آن من موجود باشد - بدو بده - و اگر از آن خویش بدهی - عوض با تو بدهم و این فصل بدان نوشتم - تا خوانندگان بدانند که مردم را بر مردم اعتماد است - و کرم هر جاے باشد و جوانمرداں همیشه بوده اند و باشند - الغرض آنگاه که موسم رسید و کشتیها روے بشمال نهادند - سوار شده بکده شدم *

جده شهر بزرگ است - و باره حصین دارد بر لب دریا - و در او پنج هزار مرد باشد - بر شمال دریا نهاده است - و بازار با نیک دارد - و قبله مسجد آوینه سوے مشرق است - و بیرون از شهر پنج عمارت نیست - الا مسجدی که معروف است بمسجد رسول الله علیه الصلوٰة والسلام - و دو دروازه است شهر را - یکی سوے مشرق که رو با مکہ دارد - و دیگر سوے مغرب که رو با دریا دارد - و بدین شهر جده نه درخت است و ثمرع - هر چه بکار آید - از روستا آرند - و از آنجا تا مکہ دوازده فرسنگ است - امیر جده بنده امیر مکہ بود - من نزدیک امیر جده شدم - با من کرامت کرو - و آن قدر باجی که بمن می رسید - از من معاف داشت و نخواست - چنانچه از دروازه مسلم گزر کردم - خبری بکده نوشت - که این مردی دانشمند است - از دے چیزے نشاید ستیدن - روز آوینہ

نماز دیگر از جده برقم - یک شنبه سلخ جمادی الآخر بدر شهر
مکه رسیدیم - و از نواحی حجاز و یمن خلق بسیار عمره را در
مکه حاضر باشد اول رجب و عید رمضان و بوقت حج نیز
بیایند - و چون راه ایشان نزدیک و سهل است - هر سال
بسه بار بیایند +

شهر مکه شرفها الله تعالی اندر میان کوه ها نهاده است بلند -
و هر جانب که بشهر روند - تا مکه برسند - نتوان دید - و بلند ترین
کوهی که بمکه نزدیک است - کوه ابو قیس است - و آن چو
گنبدی گرد است - چنانکه اگر از پاسه آن تیرے بیندازند -
بر سر رسد - و در مشرق شهر افتاده است - چنانکه چو در
مسجد حرام باشد - هر کس ماه آفتاب از سر آن بر آید - و بر
سر آن میله است از سنگ بر آورده - گویند ابراهیم علیه السلام
بر آورده است - و این عرصه که در میان کوه است - شهر است
و تیر پرتاب - در دو بیش نیست - و مسجد حرام بمیان این
فرخانه اندر است - و گرد بر گرد مسجد حرام شهر است و
کوچه ها و بازار ها - و هر کجا رفته - بمیان کوه در است - دیوار
بار ساخته اند و دروازه بر نهاده - و اندر شهر هیچ درخت نیست
مگر بر در مسجد حرام که سوے مغرب است و آن را باب ابراهیم
خوانند - بر سر چاهی درختی چند بلند است و بزرگ شده - و از مسجد
حرام بر جانب مشرق بازارے بزرگ کشیده است از جنوب سوے
شمال - و بر سر بازار از جانب جنوب کوه ابو قیس است - و دهن کوه
ابو قیس صفاست - و آنچنان است که دهن کوه را همچو دجابت بزرگ کرده
اند - و سنگها به ترتیب رانده که بر آن آستانها روند و دعا کنند - و
آخر بازار جانب شمال کوه مرده است - و آن اندک بالا
است - و بر او خانهای بسیار ساخته اند - و در میان شهر

است۔ و دریں بازار بدون ازبیں سر تا بدای سر۔ و چوں کسے
 عمره خواهد کرد۔ اگر از جاسے دور آید۔ به نیم فرسنگی مکہ هر جا میلها
 کرده اند و مسجد یا ساخته۔ که عمره را از آنجا احرام گیرند۔ و
 احرام گرفتن آن باشد۔ که جامه دوخته از تن بیرون کنند۔ و
 ازارے بر میاں بندند و ازارے دیگر یا چادرے بر خوشنق
 در پیچند۔ و باوازے بلند می گویند که لبیک اللهم لبیک۔
 و سوسے مکہ می آیند۔ و اگر کسے بکمه باشد و خواهد که عمره کند۔
 تا بدای میلها برود۔ و از آنجا احرام گیرد و لبیک می زند و
 بکمه در آید به نیت عمره۔ و چوں بشهر آید۔ بمسجد حرام در آید۔
 و نزدیک خانه رود۔ و بر دست راست بگردد۔ چنانکه خانه بر
 دست چپ او باشد و بدای رکن شود که حجر الاسود دروست۔
 و حجر را بوسه دهد و از حجر بگذرد و بر همان ولا بگردد۔ و
 باز بحجر رسد و بوسه دهد۔ یک طواف باشد۔ و بروی ولا هفت
 طواف بکند۔ سه بار به تعجیل برود۔ و چهار بار آهسته برود۔ و
 چوں طواف تمام شد۔ بمقام ابراهیم علیه السلام رود که برابر
 خانه است۔ و از پس مقام بایستد۔ چنانکه مقام مابین او و
 خانه باشد۔ و آنجا دو رکعت نماز بکند۔ آن را نماز طواف گویند۔
 پس از آن در خانه زمزم شود و از آن آب بخورد یا بروی
 بمالد۔ و از مسجد حرام به باب الصفا بیرون شده بکوه صفا بشود۔
 و روئے بخانه کند و دعا کند۔ چوں خوانده باشد۔ فرد آید۔ و
 دریں بازار سوسے مروه برود۔ و آن چنان باشد۔ که از جنوب
 سوسے شمال رود۔ و دریں بازار که می رود۔ بر در کاسے مسجد
 حرام می گردد۔ و اندرین بازار آن جا که رسول علیه السلام
 و الصلوات سعی کرده است و شتافته و دیگران را شتاب فرموده۔

گامے پنجاه باشد - بر دو طرف ایس موضع چهار مناره است
از دو جانب - مروم که از کوه صفا بمیان آں دو مناره رسد -
از آنجا بشتابند - تا میان دو مناره دیگر که از آں طرف بازار
باشد - و بعد از آں آهسته روند - تا بکوه مروه - و چون بآستانهای
رسد - بر آں جا روند - و دعا بخوانند و باز گردند - و دیگر بار
در همین بازار در آیند - چنانکه چهار بار از صفا بمروه شوند و
سه بار از مروه بصفا - چنانکه هفت بار از آں بازار گذشته باشند -
چون از کوه مروه فرود آیند - هماغجا بازارے است که در آنجا
حجام نشسته موی سر تراشد - چون عمره تمام شد - و از
حرم بیرون آیند - دریں بازار بزرگ که سوے مشرق است -
در آیند - بنا مایے نیکو ست و همه دارو فروشاں باشند -
در مکہ دو گرمابه است - فرش آں سنگ سبز که فساں
مے سازند - و چنان تقدیر کردم که در مکہ دو هزار مرد شهری
بیش نباشد - باقی قریب پانصد مرد غریب و مجاوراں باشند - در آں
وقت خود قحط بود - بمجلس از آنجا رفته بودند - و اندر شهر مکہ
اهل ہر شهرے را از بلاد خراساں و ما وراء النہر و عراق
و غیرہ سرا ما ملودہ - اما اکثر آں خراب بود و ویراں - و
خلفایے بغداد عمارتہای بسیار و بنا مایے نیکو کردہ اند
آنجا - و در آں وقت کہ ما رسیدیم - بعضے از آں خراب
شدہ بود - و بعضے ملک ساختہ بودند - آب چاہایے مکہ ہمہ
شور و تلخ باشد چنانکہ نتوان خورد - اما حوضہا و مضائق بزرگ
بسیار کردہ اند - و بہ نیم فرسنگ شہر چاہے است کہ آں را
بیرالزہد گویند - آب آں چاہ خوش است - و سقایاں آب
از آنجا نیز بیاورند و بشہر بفروشند - ہواے مکہ عظیم گرم باشد -
مسجد حرام در میان شہر مکہ است - و طولش از مشرق

بمغرب است - و عرض آن از شمال بجنوب - اما دیوار مسجد قائم نیست و رکنها در بالیده است - تا بمددوری مائل است - زیرا که چون در مسجد نماز کنند - از همه جوانب رو به بخانه باید کرد - و آنجا که مسجد طولانی تر است چهار صد و بیست و چهار ارش است - و فراخ تر عرضش سی صد و چهار ارش است - و بسبب مدوری جائے تنگ تر نماید - جائے فراخ تر - و همه گرد - و برگرد مسجد سه رواق است به پوششش - بعمود های رخام برداشته اند - و میان سرائے را چهار سو کرده - و درازنای پوششش که بسوے ساحت مسجد است - پیکل و پنج طاق است - پهنایش به بیست و سه طاق - و عمود های رخام تمامت صد و هشتاد و چهار است - و گفتند این همه عمود ها را خلفای بغداد فرمودند از جانب شام براه دریا بردن - مسجد حرام را هجده در است - همه بطاقها ساخته اند بر سر ستونهاے رخام - بر جانب مشرق چهار در است - از گوشه شمالی پنجاه و دو در و بیرون بیرون شومی - بازار عطاران است - که خانه رسول علیه السلام در آن کوسه بوده است - و بر دیوار جنوبی که طول آن مسجد است - هفت در است - سویم از آنها باب الصفاست - که رسول علیه السلام ازین در بیرون آمده است که بصفه شود و دعا کند - و از باب الصفا سوے مغرب دو در گذشته باب المغاطل است - که برابر این سرائے ابو جهم است که اکنون مستراح است - بر دیوار مغربی که آن عرض مسجد است - سه در است - و بر دیوار شمالی که طول مسجد است - چهار در است .

خانه کعبه بمیان ساحت مسجد است مربع طولانی که طولش از شمال بجنوب سی ارش است و عرضش از مشرق بمغرب شانزده ارش - و در خانه سوے مشرق است - و چوں در خانه روند - رکن عراقی بر دست راست باشد - و رکن حجر الاسود بر دست چپ - و رکن مغربی جثلی را رکن یمانی گویند - و رکن شمالی مغربی را رکن شامی - و حجر الاسود در گوشه دیوار بسنگ بزرگ اندر ترکیب کرده اند و در آنجا نشانده - چنانکه مردے تمام قامت پایستند - با سینه او مقابل باشد - و حجر الاسود درازن یک دسته و چهار انگشت باشد - و بعض هشت انگشت - و شکلش دور است - و از حجر الاسود تا در خانه چهار ارش است - و آنجا را که میان حجر الاسود و در خانه است - ملتزم گویند .

و در خانه از زمین پنجمار ارش برتر است - چنانکه مردے تمام قامت بر نہیں ایستاده بر عقبه رسد - و نزد باں ساخته اند از چوب - چنانکه بوقت حاجت در پیش در نهند - تا مردم بر آن بروند و در خانه روند - و در کعبه از چوب ساج بدو مصراع ساخته اند - و بر آن نقره کاری داشته ها و کتابتها منبت کرده اند - و عرض دیوار یعنی شفا متش شمش شبر است - و زمین خانه را فرش از رخام است همه سپید - و ستونها که در خانه است و در زیر سقف زده اند - همه چوبین است تراشیده از چوب ساج - الا یک ستون دور است - و از جانب شمال تخت سنگی رخام سرخ است طولانی - که فرش زمین است - و مے گویند - که رسول علیه الصلوٰة و السلام بر آنجا نماز کرده اند - و هر که آن را بشناسد - جهد کند - که نماز به آنجا کند - و دیوار خانه همه تختهای رخام پوشیده

است از الواں - و بام خانہ بچوب پوشیدہ است - و ہمہ پوشش را بدیا در گرفتہ - چنانکہ چوب ہیچ پیدا نیست - و اندر میان ستونہا سہ قندیل نقرہ آویختہ است - و پشت خانہ برخام یمانی پوشیدہ است - کہ ہاتھوں بلور است +

و خانہ را چہار روزن است بچہار گوشہ - و بر ہر روزنہ از آن تختہ آبگینہ نہادہ کہ خانہ بدای روشن است - و باران فرو نیاید - و ناودان خانہ از جانب شمال است بر میانہ جاسے - بر جانب شمال بیرون خانہ دیوارے ساختہ اند مقدار یک گز و نیم - و ہر دو سر دیوار تا نزدیک ارکان خانہ بردہ - چنانکہ این دیوار مقوس است و چوں نصف دائرہ - و میاں جاسے این دیوار از دیوار خانہ مقدار پانزدہ گز دور است - و دیوار و زمین این موضع مرخم کردہ اند برخام ملون و منقش - و این موضع را بجر گویند - و آب ناودان بام خانہ در این حجر ریزد - و در زیر ناودان تختہ سنگی سبز نہادہ است بر شکل مجرائے کہ آب ناودان بر آن افتد +

و مقام ابراہیم علیہ السلام از خانہ سوے مشرق است بفاصلہ سی ارش - و آن سنگی است کہ نشان دو قدم ابراہیم علیہ السلام بر آنجا است - و آن را در سنگی دیگر نہادہ است + بیر زمزم از خانہ کعبہ ہم سوے مشرق است - و بر گوشہ حجر الاسود است - و میان بیر زمزم و خانہ چہل و شش ارش است - و فرائخ چاہ سہ گز و نیم در سہ گز و نیم است - و آبش شورے دارد - لیکن بتواں خورد - و سر چاہ را خطیرہ کرہ اند از تختہہای رخام سپیدہ - بالاسے آن دو ارش - و چہار سوے خانہ زمزم آخر ما کردہ اند - کہ آب در آن ریزند - و مردم وضو سازند - زمین خانہ زمزم را مشیک چلی کردہ اند

تا آب که می ریزند - فرو می رود - و در این خانه سوئے مشرق است *

و برابر خانه زمزم هم از جانب مشرق خانه دیگر است مربع - و گنبدی بر آں نهاده - و آں را ستفایه الحاج گویند - اندر آنجا نمنا نهاده باشد - که حاجیان از آں آب بخورند - و ازین ستفایه الحاج سوئے مشرق خانه دیگر است طولانی - و سه گنبد بر آں نهاده است - و آں را خزانه الزیت گویند - اندر و شمع و روغن و قنادیل باشد - و گرد بر گرد خانه کعبه ستونها فرو برده اند - و بر سر هر دو ستون چوبها افکنده - و بر آں تکلفات کرده از نقارت و نقش - و بر آں حلقه یا قلابه یا آویخته - تا بشب شمعها و چراغها بر آنجا نهند - و از آں قندیل آویزند - و آں را مشاعل گویند - و میان دیوار خانه کعبه و این مشاعل که ذکر کرده شد - صد و پنجاه گز باشد - و آں طواف گاه است *

کلید خانه کعبه گروهی از عرب دارند - که ایشان را بنی شیبیه گویند - و خدمت خانه را ایشان کنند - و ایشان را رئیس است که کلید بدست او باشد - و چوں او بیاید - پرچ و شش کس دیگر با او باشد - حاجیان نزد بای پیش در نهند - و آں پیر بر آنجا رود و بر آستانه بایستد - و قفل بکشد - و خلقه از حاجیان پیش در خانه ایستاده باشد - و چوں در باز شود - ایشان دست دعا بر آرند و دعا کنند - و هر که در مکه باشد - چوں آواز حاجیان بشنود - داند که در حرم کشودند - همه خلق بیکبار به آوازهای بلند دعا کنند - چنانچه غلغلۀ عظیم در مکه افتد - پس آں پیر در اندرون شود - و دو رکعت نماز کند و بیاید - و هر دو مصراع در باز کند - و بر آستانه

بایستد و خطیب بر خواند بہ آوازے بلند - و بر رسول اللہ
 علیہ الصلوٰۃ و السلام صلوات فرستد - پس از آن حاج
 در رفتن گیرند و بخانہ در مے روند - و ہر یک دو رکعت
 نماز کنند و بیرون مے آیند - تا آن وقت کہ نیم روز
 نزدیک آید - و در خانہ کہ نماز کنند - رو بہ در کنند - و
 بدیگر جوانب نیز روا باشد - وقتے کہ خانہ پیر مردم
 شدہ بود - کہ دیگر جائے نبود - کہ در روند - مردم را
 شرم - ہفت صد و بیست مرد بودند *

دشت عرفات در میان کوہ ہاسے خرد است - چوں پیشہ لا
 و مقدار دشت دو فرسنگ است در دو فرسنگ - در آن
 دشت مسجدے بودہ است - کہ ابراہیم علیہ السلام بنا کردہ است -
 و این ساعت منبرے خراب از خشت مانده است - و
 چوں وقت نماز پیشین شود - خطیب بر آنجا رود - و
 خطبہ جاری مے کند - پس بانگ نماز مے گویند - و دو
 رکعت نماز بجماعت برسم مسافراں مے کنند - و ہمہ در آن
 وقت قامت نماز بگویند - و دو رکعت دیگر نماز بجماعت
 بکنند - پس خطیب بہ شتر نشیند - و سوے مشرق پروندہ
 بیک فرسنگ آنجا کوہے خرد و سنگین است - کہ آن را
 جبل الرحمۃ گویند - بر آنجا بایستند و دعا کنند - تا آن
 وقت کہ آفتاب فرو رود - من نعم ذی الج سد اثنی
 و اربعین و اربعۃ حج چہارم بیارے خداے سبحانہ و
 تعالیٰ بگذارم - و چوں آفتاب غروب کرد - حاج و
 خطیب از عرفات باز گشتند و یک فرسنگ بیادند تا
 بمشعر الحرام - و آن جا را مزولفہ گویند - بنائے ساختہ اند
 خوب ہچوں مقصورہ کہ مردم آنجا نماز کنند - و سنگ رجم

را که نمک اندازند - از آنجا بر گیرند - و رسم چنان است -
 که آن شب یعنی شب عید آنجا باشند - و بامداد نماز کنند
 و چون آفتاب طلوع کند - نمک روز - و حاج آنجا قربان
 کنند - و مسجد بزرگ است آنجا که آن مسجد را حنیف
 گویند - و آن روز خطبه و نماز عید کردن بمناسبت رسم نیست
 و مصطفی صلی الله علیه و سلم تفرموده است - روز دهم
 نمک باشند - و سنگ بیندازند - دوازدهم ماه هر کس که
 عزم باز گشتن داشته باشد - هم از آنجا باز گردد - و هر که
 بکوه خواهد برود - بکوه برود +

انتخاب از نگاروش

نہان شتاب زدگی

راسے دانشایم بہ برید پاسے برہمن گفت۔ کہ شتاب زدگی در کارما چون است بہ لکھے مے گویند۔ کہ در بہم رسانیدن مقصود تیزی باید کرد۔ برہمن گفت۔ آنکہ شتابی را نیک دانستہ از کم نشدی است۔ قصہ زاہد کہ بہ فکر پاسے در میان سبکی نہاد۔ تیکو پند دہندہ ایست بہ راسے پرسید۔ کہ چگونه ؟

حکا بہت برہمن گفت۔ کہ زاہدے پاس از بخیر و بسیار بخاطر آورد۔ کہ کہ نہا شود۔ بہ واناے مشورت کرد۔ وانا گفت۔ تیکو اندیشیدہ۔ زن کردن چندیں غائمہ دارد۔ اول اسب بد انگام شہوت را رام مے کند۔ دوم فیض کہ از پدران گزشتہ بتو رسید۔ از تو بر نیفتد۔ سوم زن نیک سرمایہ سرانجام خانہ است۔ اما کوشش نماے۔ کہ زن تیکو بدست آید۔ زاہد پرسید۔ کہ چگونه زن توان کرد ؟ گفت۔ پارسا بدست کر۔ تا مولس نگہدار تو باشد۔ و از دو قسم زن پرہیز نماے۔ اول زنے کہ بدستگاہ خویش بر تو منت نہد۔ دوم زنے چون ترا بیند۔ خود را رنجور و نماید۔

القصہ زاہد را از بزرگاں زنے بہ صورت خوب و سیرت پیشیدہ بدست آمد۔ تا آنکہ زن زاہد بار وار شد۔ روزے زاہد بہ زن گفت۔ زود باشد۔ کہ پسرسے خوب روسے و خوش خوشے پدید آید۔ تا من او را نام تیکو کنم۔ و رضا جوئے خدا بیاوزم۔ پاس او را بہ ناناوۃ بزرگ نسبت کنم۔ و

از و فرزندان و نمیرنا پیدا آئید۔ و نام نیکوے من پایدار
 بماند بہ زن گفت۔ اسے زاہد اچوں پایاں این کار پیدا
 نیست۔ چراچوں تاوان خیال پرست حرف سے گوئی ؟
 تو بہ آن پارسا سے مائی۔ کہ یہودہ شہد و روغن برہنخت +
 زاہد پرسید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت زن گفت۔ کہ مروے پارسا در ہمسایگی بازگانے
 خانہ داشت + بازگان پیوستہ شہد و روغن فروختے۔ و ہر روز
 اندکے ازاں بہ پارسا فرمتاوست + پارسا چیزے ازاں خرج
 کردے۔ و باقی در سبہو نہادے + روزے سبہو پر یافت۔
 اندیشید۔ کہ اگر وہ من باشہ۔ + وہ دوم بفروشم و پنج کوسفند
 بخرم۔ تا ہر یک بہ سہش ماہ دو بچہ آرد + از نتائج ایشاں
 رہا پیدا آید۔ یعنی را بفروشم۔ و زننے خواہم۔ تا پلسرے
 زاہد۔ و تربیت او کنم۔ و اگر بے ادبی نہاید۔ یہ ہمیں عصا
 کہ در دست دارم۔ اولش کنم + پناں در خیال فرو رفتہ۔
 کہ پلسر را بے ادب در حضور دانستہ عصا بر سبہو زد +
 چوں سبہو درہم شکست۔ شہد و روغن برہنخت۔ مصرع
 آں جملہ خیالہا بیکبار گزینخت

ایں داستان برائے آں آورد۔ کہ پشیں اندیشہاے نادرست نباید کردہ
 القصہ زاہد را پلسرے نیکو روئے پدید آید + شکر ہا بجا آورد۔ و نذرنا کردہ
 و شب و روز گرد گوارہ او بودہ در تربیت سے کوشید +
 روزے نادر او بہ حمام رفت۔ و پلسر را بہ پدر سپرد +
 زمانے ز گزشتہ کہ پادشاہ نہاں زاہد را طلب نمود + چوں
 چارہ نبود۔ پلسر را با راسوئے کہ ہمراہ خانہ بر امید او
 گزاشتندے۔ سپرد۔ و رفت۔ و مارے بہ گوارہ آمد +
 راسو چوں دید۔ بخت۔ و خلق او بگرفت۔ چندانکہ بخت +

چوں زاهد باز آمد - راسو غول آلوده بہ پیشوائے زاهد دیوید *
 زاهد پنداشت - کہ پسرش را کشته است - بے آنکہ پیروی
 نماید - عصا را بہ راسو آچنجاں زد - کہ در حال جاں سپرد -
 و چوں پسر را در گمبارہ بہ سلامت یافت - و مارے بزرگ
 مردہ افتادہ دید - فریاد کنایں مے گفت کہ این چہ نے خردی
 بود - کہ من کردم ؟ زن آمد - و گفت - کہ عاقبت شباب زدگی
 پیشانی باشد - چنانکہ پادشاہے باز خود را بے گناہے کشت -
 و در غم بماند * زاهد پرسید - کہ چگونه ؟

حکایت زن گفت - کہ پادشاہے باز خود را بسیار دوست
 داشتے * روزے آں را بدست گرفتہ بہ شکار رفتہ بود - آہوئے
 از پیش برخاست - ملک در پے سے تاخت - و آہو را
 دریافت * دریں تاختن از ملازماں بیچ کدام بہ شاہ رسید -
 تشنہ شد - تا بہ دامن کوہ رسید * دید - کہ از بالاے کوہ آب
 مے چکد * جام از ترکش بر آورد - و غزاشت - تا آب
 در آں فراہم آمد * خواست - کہ در کشد - آں باز پر بزد -
 و آب ریختہ شد * شاہ ازین معنی کوفتہ خاطر گرید - و بار
 دیگر جام را پس از زمانے دراز پر کرد * چوں خواست -
 کہ بہ لب رساند - باز ہماں باز جنبش کرد - و آب برنجت *
 شاہ بے آنکہ اندیشہ نماید - باز را بر زمین زد - و ہلاک
 ساخت * دریں میاں رکاب دار شاہ رسید - باز را کشتہ و
 شاہ را تشنہ یافت * مطہرہ از فتراک بکشاو - و خواست - کہ
 شاہ را آب وہد * شاہ فرمود - کہ مرا بدیں آب زلال کہ از کوہ
 مے چکد - رغبت بسیار است - تو بالاے کوہ بر آے - و از
 سرچشمہ جام پر کردہ فرود آر - دیگر طاقت نماندہ - کہ قطرہ
 قطرہ فراہم آید * رکاب دار چوں بسرچشمہ رسید - چہ بنید!

که از دماغ بر لب چشمه مرده است - و لعاب زهر آلود او
با آب چشمه آمیزش یافته قطره قطره از کوه می چکد - رکاب دار
سراییمه از کوه فرود آمد - و صورت حال بعرض رسانید - و
جام سرد از سطره به شاه داد - شاه اشک ببارید - و رکاب دار
را از سرگزشت باز آگاه ساخت - و بر شتاب زدگی
نکوهش نمود +

دور اندیشی آزادی از دشمنان

رای دایشلیم به بیدپای برهن فرمود - اکنون باز می -
که هر که به دام دشمنان گرفتار گردد - چگونه زیست نماید ؟ برهن
گفت - اگر بحیله دوست گرفتن یکی از دشمنان خلاصی خود داند -
فرد گزاشت نه نماید - مگر اعتماد فرادان روا نه دارد - چنانکه موش
و گربه + رای پرسید - که چگونه ؟

حکایت برهن گفت - که در زیر درختی در سوراخ موشی
بود تیز ذهن زود فهم - و در نزدیکی آن درخت گریه نیز خانه
داشت + روزی صیاد اندکی از گوشت بر روی دام بسته
باز کشید + گربه حریص را بوی گوشت گرفتار دام ساخت -
و موش نیز در جستجوی روزی از سوراخ برآمد + ناگاه چشمش
بر گربه افتاد - نزدیک بود - که موش از سر رود + چو نیک
نگریست - او را بسته دام صیاد یافت + شکر بهجا آورد - و
یک جانب را سوسه دید - که در کمین او نشسته است - و
بر درخت آورد - زانمی دید که از بالای درخت میل گرفتن
او دارد + بخود اندیشید - که مرا بیج تدبیر درست تر ازین نیست -
که نزد گربه روم - آن چنانکه مرا باو احتیاج است - او نیز
به مدد من محتاج + امید که به برکت راستی هر دو از چنگ

اندوہ خلاص شویم * پس نزدیک گریہ رفت - پرسید -
 کہ چہ حال داری ؟ گفت - چہ مے پرسی ؟ کہ تنہ
 دارم بستہ بند مشقت * موش گفت - اندوہ مدار کہ سخن
 ولہبیر دارم * گریہ آرزوے شنیدن کرو * موش گفت - بدانکہ
 ہمیشہ من بہ نعم تو شاد بودہ ام - امروز در بلا شریک توام -
 خلاص نحو را تدبیر کن اندیشیدہ ام - کہ خلاص تو نیز در آن
 است * بنگر - راسو پس من در کمین نشستہ - و نازغ بالاے
 و رخت انتظار من مے برو * ہر آئینہ از بس دو دشمن جانی
 خلاص بیام - و بہ اندک زمانے بند مے ترا ببرم * گریہ در
 فکر شد و چپ و راست این سخن نگریست * موش فریاد
 بر کشید - کہ اے وانا ! وقت مے گزرو * تو ہم بہ حیات من
 خوش باش - کہ رستگار مے ہر یک از ما بحیات دیگرے
 فرو بستہ است - چنانکہ بہ کوشش کشتیاں کشتی بہ کنارہ
 رسد - و کشتیاں بہ پشتے کشتی کار کند * پس گریہ دل
 بہ صلح نہاد - و پرسید - کہ ما را چہ باید کرد * موش گفت -
 چوں نزد تو آمم - باید کہ تعظیم بجا آوری مثل دوستان - تا
 دشمنان مے بہرہ باز گردند * پس بند از پاسے تو بردارم *
 گریہ قبول نمود * موش نزدیک گریہ شد - و گریہ دلجوئی نمود
 و نوازش ہا بجا آورد * راسو و نازغ از بس حال از شکار
 موش باز گشتند * موش شادی ہا نمود - و دشمنے قدیمے گریہ
 بخاطر آوردہ ہاں گرمی بند ہا نے برید * گریہ از آنجا کہ درین
 بود - نرسید - کہ موش بند نا بریدہ سر خود گیرد * زبان دوستی
 بر کشود - و گفت - در وفاے عہد کاہلی مے نمانی - و ہر کہ
 سر رشتہ وفا از دست گزارد - بند بلا بر پاسے دل نہادہ
 باشد * موش گفت - مے دامن - کہ پیاں شکنی بہ بزرگاں

نسبت نداشت۔ لیکن دوستانہ دوستی اندھ دیکھے آنکھ
 نے غرض رشتہ دوستی استوار رہا۔ ہشتاد و دوم آنکھ بغرض
 طرح دوستی اندازند کہ گروہ اول انکار و شاید۔ اما اثر جماعت
 دوم خاطر جمع نتوان کرد کہ تو از گروہ دہم ہستی۔ من
 نیز دور اندیشی بکار بردہ بند ترا ہشایم۔ و خود ہم از
 زبان تو ایمن ہاشم کہ خیال من آن است کہ بند ہاے
 ترا ہیرم۔ مگر یک بند ترا کہ استوار ترین بند ہا باشد ہزارم۔
 تا آنکہ کہ ترا اضطرابی ہم رسد۔ من نتوانی پرداخت۔
 پس آن نیز ہیرم کہ گریہ داشت۔ کہ ہمیش بہ فریب از راہ
 سخاوت رفت۔ راضی شد کہ موش بند ہا آہستہ ہریدن گرفت۔
 تا آنکہ بند استوار را بحال خود گزاشت کہ چوں روز شد۔
 ضیاء پیدا آمد۔ و گریہ سرایتہ شد کہ موش آن بند استوار
 را بہرید کہ گریہ از بیم ہاں بالاے درشت رفت۔ و موش
 بہ سوراخ خود شہید کہ ضیاء نا امید برگشت کہ پس از زمانے
 موش سر از سوراخ ہیروں کرد کہ گریہ را دید۔ مے خواست
 کہ باز در سوراخ شود کہ گریہ آواز بر کشید۔ کہ از من
 چرا مے ترسی؟ شکر ہر بیہاے ترا بہ کدام زبان ادا کنم؟
 موش از آنجا کہ ہشیار دل بود۔ گفت۔ ہماں بہتر کہ دو
 آشنائی بر بندم۔ و در گیشہ تنہائی ہاشم کہ گریہ گفت۔ ہر کہ
 دوستی بدست آورد۔ و بہ آسانی از دست دہد۔ دوستان دیگر
 از وے نا امید شوند کہ موش جواب داد۔ ہر گاہ کہ دشمنے
 ذاتی باشد۔ دوستی بغرض چہ کار آید۔ و ہر کہ با غیبر جنس
 خود در آمیزد۔ بدو آن رسد۔ کہ ہاں بخوب رسد کہ گریہ
 پرسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت موش گفت۔ کہ بر لب چشمہ بہاے درختے

موش خانہ گرفتہ بود۔ و غوکے نیز در آل آب بسرے نمود۔
 روزے بر لب آب آمدہ نغمہ سرائی آواز نہاد۔ موش برآں
 آواز دل خراش از خانہ برآمدہ نشاٹے مے کرد۔ و سرے
 مے بجنبانید۔ غوک با او طرح آشنائی افکند۔ روزے موش
 با غوک گفت۔ تو زیر آب قرار داری۔ اگر فریاد کنم۔ از
 شور غوکان دیگر بہ گوش تو نمی رسد۔ چارہ آں چیست؟
 غوک گفت این کار بر دل داناسے تو حوالہ است۔ موش
 گفت۔ چناں بنحاطر آوردہ ام۔ کہ رشتہ دراز پیدا کنم۔ یک
 سر آں بر پاسے تو بندم۔ و سرے دیگر بر پاسے خویش
 محکم کنم۔ تا چوں بر لب آب آیم۔ و رشتہ بجنبانم۔ از آمدن
 من آنگاہ شوی۔ و اگر تو نیز بہ در خانہ من تشریف آوری۔
 مرا معلوم شود۔ آخر بریں قرار داد از حال یک دیگر با خبر
 بودند۔ روزے موش بر لب آب آمد۔ تا غوک را طلب کند۔
 ناگاہ نانے از ہوا فروز آمدہ موش را برداشت۔ و روے
 بہ بالا نہاد۔ چوں رشتہ استوار بود۔ غوک نیز از خانہ خود
 آوارہ شد۔ و مگونسار آویختہ مے رفت۔ مردماں فریاد برکشیدند۔
 کہ زانے بر خلاف عادت غوک را شکار کردہ است۔ غوک
 فریاد کرد۔ کہ از شوئے مصاحبت موش بدیں بلا گرفتار شدم۔
 موش این داستان بر گریہ خواند۔ و گفت۔ مرا ہرگز با تو
 اعتماد نباشد۔

پاداش کارما

راے دابشلیم از بید پاسے حکیم گفت۔ اکنون باز گوے
 حال کسے را۔ کہ براسے فائدہ خود از زیان دیگران پرہیز نہ
 بید پاسے فرمود۔ کہ پاداش نیکی و بدی در ہمیں جہان است۔

ہر کسے ہر گھمے کہ بکار دے۔ بسے بر نیاید۔ کہ بر آں بر وارد
مناسب این مقام داستان شیر صف شکن و مرد شیر انگن
است بہ راسے پر سید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت بید پایے حکیم گفت۔ کہ در نواسے حلب بیشہ
بود۔ در آں شیرے بر سر بر فرماں روائی نشسته ہموارہ
بہ خون ناحق ریختن مشغول بودے + سپاہ گوشے ملازم درگاہ
بود۔ از عاقبت کار اندیشیدہ مے خواست۔ کہ ترک ملازمت
نماید + دریں فکر با خود گفتگوئے داشت + ناگاہ در کنار بیشہ
دید۔ کہ موشے بہ کوشش تمام بیخ درختے مے برود۔ و درخت
بہ زبان بے زبانی مے گوید۔ کہ اے ستمگار ! چرا در پئے
بنیاد انداختن من کوشش مے نمائی ؟ و موش گوش بہ زارے
او تنہادہ بہ ہماں بریدن مشغول بود۔ کہ ناگاہ مارے دہن کشادہ
از کیں بیروں آمد و بیک دم موش را فرو برد + مار از
خوردن موش قانع شدہ در سایہ درخت حلقہ زدہ بود۔
خار پشے در آمد۔ و دم مار را بہ دہاں گرفتہ سر در کشید +
مار از غایت اضطراب ہر ساعت خود را بر وے مے زد۔
تا آنکہ ہمہ تن بہ نوک خار پشت سوراخ سوراخ شد۔
بصد زاری جاں بداد + چوں مار از کار بہفتاد۔ خار پشت
سر بروں آورد۔ و آنکہ لائق خوردن خود دانست۔ از مار
بخورد۔ و باز سر در کشید + ناگاہ رو بہتے بدانجا رسید گرنہ
خار پشت را کہ لقمہ چرب او بود۔ بدان صورت دیدہ دانست
کہ با وجود آزار خار از گل مقصود بوسے نتوان شنیدہ پس
مکرے در کار کرد + خار پشت را بہ پشت افکند۔ و قطرہ
از شائشہ خود بر شکم او ریخت + خار پشت بخیال آنکہ
باران است۔ سر از دروں بیروں آورد + سر بر آوردن

یہاں بود۔ و جستقن روباه و سرش بر کندن ہماں + آنچہ خواست
 از و بخورد۔ و ہنوز روباه از خوردن ناسرغ نشدہ بود۔ سگے از گوشہ
 در آمد۔ و روباه را از ہم بدید۔ و در گوشہ بخت + ناگاہ پلنگ پدید
 آمد۔ و سگ را از ہم گزرا نید۔ و ہنوز کار تمام نہ کردہ بود کہ صیاد
 رسید۔ و خدنگ دل دوز بجانب پلنگ انداخت۔ چنانکہ بہ پہلوئے
 راستش آمد۔ و از طرف چپ بیرون رفت۔ و صیاد بہ سبکستی
 پوست از تنش بر کشید + در ہمیں نماں سوارے در رسید۔ خواست
 کہ پوست پلنگ را از و کشیدہ بگیو + صیاد بجانب پیش آمد +
 مرو سوار بہ شمشیر آبدار سر صیاد را جدا ساخت۔ و پوست پلنگ
 را گرفتہ روئے براہ آورد + چند گام نہ رفتہ بود۔ کہ اسبش بسر آمد
 و سوار بر زمیں افتاد۔ و گردنش بشکست + سیاہ گوش را پندے
 تمام شدہ + اندیشہ جدائی از خدمت شیر قرار دادہ بہ ملازمت شیر
 آمد۔ و رخصت رفتن از آں بیشہ طلبید + شیر فرمود۔ کہ سبب رفتن
 چہ چیز تواند بود؟ سیاہ گوش جواب داد۔ کہ اگر ہمت پادشا مانہ پیمانے
 کند۔ کہ بہ ہیچگونہ شکستن آں بخاطر نگذرو۔ و تسلی من شود۔ براستی
 دا نیام + شیر او را اماں داد۔ قول بہ سوگند ما استوار کرد + سیاہ گوش
 گفت۔ اسے ملک! ہمارہ نیت تو بہ آزدون جانوران است۔ نہ خود
 مے فہمی۔ و نہ کسی داری کہ سخنان نصیحت آمیز با تو بگوید۔ و ترا
 از آں باز دارو + شیر ازیں سخن بر آشفٹ۔ لیکن چوں عہدے
 تازہ بستہ بود۔ بضرورت صبر نمود۔ و گفت چوں بر تو تھے نے رود۔
 کنارہ کردن تو بر اسے چسیت؟ سیاہ گوش گفت۔ از دو ہمت +
 یکے آنکہ طاقت دیدن ظلم نیست۔ و مروت نے گزارو۔ کہ نالہ ستم
 رسیدا بشنوم + دوم آنکہ مبادا شومے ایں کار بہ تو رسد۔ و من
 نیز بہ آتش تو بسوزم + شیر گفت۔ تو جہاں را ندیدم + و تجھو
 نداری۔ شومے کار بد از کجا دانستہ؟ و نموبے پاداش کار نیک

از کہ آموخته؟ سیاه گوش گفت۔ بہ رہنمائی خرد خدا داد این را
 دانستہ بودم۔ لیکن امروز مکافات و پاداش را بہ چشم ظاہر ہم دیدم
 پس قصہ موش و مار و خار پشت و روباه و سگ و پلنگ و
 صیاد و سوار کہ دیدہ بود۔ باز نمود۔ شیر از آنجا کہ غرور در سر
 داشت۔ نصیحت سیاه گوش را افسانہ پنداشت۔ چون سیاه گوش
 دانست کہ افسانہ من سووے نئے کند۔ آہستہ بہ گوشہ بیرون رفتہ
 شیر از غصہ در پیے جستن او رواں شد۔ سیاه گوش خود را
 در تہ پوئے خارے پنهان کرد۔ شیر از در گذشتہ دو آہو برہ
 دید۔ کہ در آن صحرا بچہا مشغول بودند۔ و مادر ہرماں متوجہ
 حال ایشان۔ شیر قصد گرفتن ایشان کردہ۔ مادہ آہو فریاد
 بر کشید۔ کہ اسے ملک! چشم مرا بہ فراق نور دیدہ گریاں مسانہ
 شیر زارے او را گوش نہ کردہ آنها را در برد۔ و طعمہ خود
 ساخت۔ مادہ آہو در غصہ نے دوید۔ ناگاہ بہ سیاه گوش رسید۔
 و آغاز نالہ کرد۔ سیاه گوش سخنان تسلی بخش درمیان آورد
 و گفت۔ نغم غور۔ کہ در اندک زمانے پاداش این بشیر خواہد
 رسید۔ قضا را شیر دو بچہ داشت۔ در آن زمان کہ شیر قصد
 بچگان آہو کردہ بود۔ صیادے بر آشیانہ شیر بگزشت۔ و ہر
 دو بچہ او بکشت۔ و پوست کشیدہ با خود برد۔ و چون شیر
 شکار کردہ بخانہ رسید۔ بچگان خود را بدانگونہ افتادہ
 دید۔ و خروشے بر آورد۔ کہ ودان آن بیشہ را دل برو سوخت۔
 در ہمسایگی شیر شغالے بود گوشہ نشین پرہیزگار۔ بہ عزا پرسی
 نزدیک شیر آمد۔ و گفت۔ صبر پیش آر۔ و زمانے دل باخود
 دار۔ و گوش ہوش بکش۔ تا سخنے چند از دفتر الٰہی فرو خوانم۔
 و اندکے از بیوفائے روزگار نے اعتبار بیاں کنم۔ شیر
 بہ گوش پندہ شنو سخنان او را شنید۔ و اندکے تسلی یافت۔

شغال چوں دید۔ کہ شیر از غفلت برآمد در مقام شنیدن سخن است۔ دلیر تر پیش آمد۔ و گفت۔ اے ملک! ہر آغازے را آخرے قرار یافتہ است۔ و پس ہر سودے نیانے آمدہ۔ شیر گفت۔ اے داناے روزگار! ہر بدی کہ مے رسد۔ آں را سببے خواہد بود۔ بگو کہ ایں بد از کجا بہ بچگان من رسید؟ شغال گفت۔ آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است۔ بچگان صیاد تیر انداز با تو کردہ است۔ صد مثل آں تو یا دیگران کردم۔ بیک مانند است قصہ تو باں ہیزم فروش۔ شیر پرسید۔ کہ چگونہ؟ حکایت۔ شغال گفت۔ در زمان پیشین ستمگارے بود۔ کہ ہیزم درویشاں با ستم خریدے۔ و بہ بہاے گراں بدست توانگراں فروختے۔ روزے ہیزم درویشے گرفت۔ و نیمہ ہا بیاں فقیر داد۔ فقیر نالیدن گرفت۔ صاحبے رسید۔ و زبان نصیحت بیاں ظالم بکشود۔ و آں ستمگر چوں مستے غفلت در سر داشت۔ روے در ہم کشید۔ و بہ خانہ خود رفت۔ قضا را ہماں شب آتش در انہاں ہیزمش افتاد۔ و از آنجا بخانہ او آمد۔ ہر متاعے کہ داشت۔ پاک بسوخت۔ باداواں افسوس بر مال خود مے کرو۔ و مے گفت۔ کہ ایں آتش از کجا در ہیزم من افتاد؟ و آں طالب رضاے الہی کہ دوش او را نصیحت مے کرد۔ گورش افتاد۔ و گفت۔ اے ستمگار! ہنوز نے دانی۔ کہ آتش از دوو دل ستم رسیدہ است؟ ظالم را ایں سخن در دل گرفت۔ و از کار نکوہیدہ خود در گزشت۔ اے شیر! ایں داستاں ہر اے آں آوردم۔ تا دانی۔ کہ آنچه بہ فرزندان تو رسید۔ در پاداش آن است۔ کہ با بچگان دیگران کردم۔ شیر گفت۔ اے شغال دانا! ایں را روشن تر باز گوے؟ شغال گفت۔ عمر تو چند است؟ گفت۔ چہل سالہ۔ گفت۔ دریں مدت چہ مے خوردی؟ گفت۔ گوشت چانوراں۔ شغال گفت۔

آں جانوراں کہ تو چندیس سال از گوشت ایشان غذا ساخته آیا
 پدر و مادر و خویش نداشته اند۔ کہ در نعم این قضیہ جاں گذار
 فریاد و زاری کنند ؟ اگر آں روز اندیشہ اندوہ خاطر آنها نمودہ
 از سختن خوں پرہیز مے کردی۔ ترا این روز پیش نئے آمد ؟
 شیر را سخنان شغال خوش آمد۔ و داشت۔ کہ عمر گلامی را از
 مسنہ جاہ و ہمنشینہ خوشامد گویاں در تہہ کاری گزرا نیدم ؟ کنوں
 کہ بہار جوانی بہ خزان پیری مبدل شدہ است۔ رضائے الہی
 بدست آورم ؟ پس از خوردن خون و گوشت باز البتاد۔ و بہ میوہ
 قناعت کرد ؟ چوں شغال دید۔ کہ شیر بہ میوہ خوردن درآمد ۔
 اگر ہموارہ چنین نماید۔ آں بیشہ بزودی از میوہ خالی شود ۔
 و آنچه روز مے یکسالہ جانوران است۔ بدہ روز خوردہ مے شود۔
 بار دیگر پیش آمد۔ و گفت۔ ملک بہ چه مشغول است ؟ شیر
 جواب داد۔ کہ بہ میوہ خشک و تر قناعت کردہ ؟ شغال گفت۔
 نہ این چنین است۔ کہ ملک مے فرماید۔ بلکہ زبان خلق حالا
 بیشتر است ؟ شیر گفت۔ بہ چه سبب ؟ شغال گفت۔ کہ اگر
 میوہ این بیشہ مے خوری۔ در وہ روز تمام شود۔ جانورانے کہ
 خوراک یکسالہ آنهاست۔ اگر از گرسنگی ہلاک شوند۔ و بال این
 ہر گردن تو ماند۔ زود مکافات آں بتو رسد۔ و من مے ترسم۔
 کہ حال تو ہمچو حال آں خوک نشود۔ کہ میوہ بوزنہ را بہ زور
 گرفت ؟ شیر گفت۔ کہ چگونه ؟

حکایت۔ گفت۔ وقتے بوزنہ بہ کنج بیشہ قرار گرفت۔ و درآں
 بیشہ چند درخت انجیر بود ؟ با خود اندیشید۔ کہ جان وار را از
 روزی چارہ نیست۔ و دریں بیشہ جز انجیر یافتہ نئے شود۔ اگر
 تمام انجیر ہا خوردہ شود۔ در زمستان پے برگ و نوا باید بود۔ بیج
 بہ اذآں نیست۔ کہ ہر روز یک درخت انجیر افشانم۔ و آنچه

ضرور باشد۔ ہر روز از آن بخورم۔ و باقی را خشک ساخته
 بہ گوشہ بنہم۔ تا ہم تابستان بہ فراغت گزرد۔ و ہم در زمستان
 رفاہیت باشد۔ ہمچنین چند درخت را باز پرداخت۔ و اندکے
 از آن مے خورد۔ و باقی ذخیرہ مے ساخت۔ روزے بالائے
 درخت انجیر ہر آمدہ بود۔ پارہ از آن مے خورد۔ و پارہ را
 نگاہ مے داشت۔ کہ ناگاہ خوکے از پیش صیاد جستہ خود را
 در آن بیشہ افکند۔ و بہ ہر درخت کہ مے رسید۔ بر آن میوہ
 نئے دید۔ تا بہ پای آن درخت آمد۔ کہ بوزنہ بر آن انجیر
 مے چید۔ چوں چشم بوزنہ بر خوک افتاد۔ دلش بہ پیچید۔
 و با خود گفت۔ کہ این بلاے سیاہ از کجا آمد! خوک بوزنہ
 را دیدہ آداب بجا آورد۔ و گفت۔ کہ مہمان تو ام۔ بوزنہ
 نیز جواب مہربانانہ از روے نفاق باز داد۔ و گفت رسیدن
 تو بہ کلیہ این نا مراد مبارک باشد۔ اگر پیشتر از آمدن اشارت
 مے رفت۔ چندین شرمندگی نہ بایستہ کشید۔ و سامان مہمانے تو
 کردے۔ خوک گفت۔ تکلف درمیان نہ گنجد۔ از راہ مے رسم
 ہرچہ داری۔ بیار۔ بوزنہ ناچار درخت انجیر بیفشاند۔ و خوک
 بہ میل تمام بخورد۔ تا بر درخت و زیریں بایسج نہاند۔ و روے
 بہ بوزنہ آورد۔ کہ اے میزبان گرامی! بسیار گرسنہ ام۔
 درختے دیگر بیفشان۔ بوزنہ خواہی نا خواہی درختے دیگر
 بیفشاند۔ و بہ اندک زمانے از میوہ آن درخت نیز اثرے
 نہامد۔ خوک بہ درخت دیگر اشارت کرد۔ بوزنہ گفت۔
 اے مہمان عزیز! رسم مروت فروگذار۔ کہ آنچه ایشار تو
 کردہ ام۔ یک ماہہ روزے من بود۔ مرا دیگر قوت ایشار
 نہاندہ است۔ خوک در غضب شد۔ و گفت این بیشہ مدتی
 در تصرف تو بودہ است۔ حالا بہ من متعلق باشد۔ بوزنہ

جواب داد - کہ غضب کردن مناسب شان تو نیست - کہ آزدون
 ضعیفان نتیجہ خوب ندهد - خوک را بدین سخن خشم زیادہ شد -
 پس بہ درخت بر آمد - تا بوزنہ را بنیز افکند - ہنوز بر
 شاخ اول قرار نہ گرفتہ بود - کہ شاخ بشکست - و سرنگوں
 افتاد - و جاں بداد - این داستان برائے آن آوردم - کہ
 تو نیز میوہ دیگران بہ زور مے خوری - و چون این گروہ
 بمیرند - وبال بہ تو رسد - و این چہ درویشی باشد - کہ تو
 ہمچنان بہ تن پروری مشغول باشی - چون شیر این سخنها
 بشنید - از خوردن میوہ تر پرہیز نمود - و بہ آب و گیاہے
 قناعت کردہ بہ گرد آورئے رضائے الہی مشغول شد -

انتخاب از خطیۃ الانس وذخیرۃ القدس

اگر چندے چنان گزراں میسر آید۔ و آن قدر زمانہ مساعدت
نہاید۔ کہ نانے بعافیت خوردہ شود۔ و جانے بہ تندرستی و ایمانے
بسلامت تا لب گور بروہ شود۔ و خجائے در خاطر آوردہ نشود۔
و انسانے از ما آزرده نگردد۔ بہتے سعادت دارین۔ و شے فراغت
کونین۔ باقی ہمہ حرص و وہم است۔ و دلیل بر قصور درک و عدم
فہم۔ ریاعی

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد در گوشہ شہر آشیانے دارد
لے خادم کس بود نہ مخدوم کسے انصاف بکن چہ خوش جہانے دارد

نظم ابن یسین

دو نان خشک گراز گندم است یا از جو دو تاسے جاہ گراز کہنہ است یا از نو
بچار گوشہ دیوار خود بخاطر جمع کہ کس نگوید ازین جا بخیزد آنچارو
ہزار مرتبہ بہتر بنزد ابن یسین زفر سلطنت کیقباد و کیخسرو

ایضاً

نان جوین و خرقة پشیم و آب شور سیارہ کلام و حدیث پیہمبی
ہم شخہ سہ چار ز علمے کہ نافع است در دین نہ لغو بو علی و ثراؤ عنصری
با یک دو ہم نفس کہ نیزو بہ نیم جو در پیش چشم ہمت شاں ملک سنجری
تاریک کلبہ کہ پئے روشنے آس بیہودہ منہنی نہ نہد شمع خاوری
ایں آں سعادت است کہ برے حسد دارے تاج فیصر و تخت سکندری

نظم جمالی و ہلوی

لنگے زیر و لنگے بالا لے غم و زد و نے غم کالا
گزکے پوریا و پوسکتے دیکے پر ز درد دوستکے
ایں قدر بس بود جمالی را عاشق زند لا ابالی را

سبیل موت یکایک مے آید۔ و تا خبردار شوی۔ ترا از تو
مے رباید۔ پس چنان زندگانی مے پاید کرد۔ و آن گونه دائم آگاه
مے باید بود۔ کہ چون قاصد اجل مستطی بر سر وقت برسد۔ ترا
از طرف بطرف دیگر متوجہ نیاید۔ و ایں دے صورت بند کہ ہر دم
متوجہ الے اللہ باشی۔ و اوقات عمر عزیز در فکر و ذکرش بسر آری
و پردہ ساختگی و پرداختگی و تکلف و تصنع از میاں برداری۔
دل بہ یار۔ دست بہ کار کہ مے گویند۔ ایں معنی دارد +

رضائے مولے از ہمہ اولے۔ انساں چوں مدعو علم آمد۔ باید
کہ سر رشته امتیاز از دست ندہد۔ و نگاہداشت آواب مراتب
چنانکہ شاید نہاید۔ بندگی عبارت از ہمین است۔ و شرع شریف
مبنی بریں۔ دنیا بیش از مہماں سرای نیست۔ آنچه حاضر کنند۔
بنوشد۔ و برضائے میزبان کوشد۔ رباعی

گر زہر دہند نوش مے باید کرد و شنام دہند گوش مے باید کرد
در کوزہ عشق سنجگی آسان نیست خود را ہمہ صرف جوش مے باید کرد
علاوہت نے خواہد۔ کہ از کسے بر خود بار منت گیرد۔ پس ز نہار
تا ممکن است۔ پیش کسے احتیاج خود ظاہر نہاید ساخت۔ کہ
اظہار احتیاج ہم نوعے از سوال است۔ و در سوال ذلت +
بر کسے منت نہاید نہاد بامید آنکہ زیادہ تر از مے بجے ارزانی دارد +
آدمی ہرچہ خواہد۔ از خدا خواہد۔ کہ وے بر ترک سوال بخشم مے گیرد۔
و دیگران بر سوال +

بیچ دل را نہاید آزد۔ کہ تو نیز دل داری۔ بلکہ بشادی و
خوشی پیش باید آمد۔ تا خود باغ و بہار خویش باشی۔ دنیا جائے
سہل است۔ و تکبر شیوہ جہل۔ بر کسے معترض مشو۔ کہ باعث
اعراض گردد۔ و ہر کہ بر تو معترض شود۔ جز سلام ہیچ جوابش مگو۔ فرو
و شنام خلق را ندہم جز دعا جواب ابرم کہ تنخ گیرم و شیریں عوض دہم

رفعت نزد خدا در انکسار است۔ و تکبر و سرکشی سبب ادبار آدمی آن است۔ کہ پیچ آدمی را بنظر حقارت ننگد۔ و خود را بر احدی پایہ بالا تر نہ نهد *
 محبت خدا و رسول و الفت حق مقبول۔ کہ آنجا بجاصل بخشید۔ نور افزای باطن مومنان دیں پرور سراپا ہوش است۔ و در درو الفت الہی و لذت اتباع رسالت پناہی و دوام حضور و آگاہی جنس دکان این فنا پیشگان سر فروش۔ فرو
 از داغ الفت است دل و سینگل فروش غیر از متاع درو ندارد دکان ما زوریکہ تن ناتوان ریاضت گزیناں دارد۔ جلاست۔ و قوتیکہ پہلوانان طاقتور را حاصل است۔ علیحدہ۔ چہ ہاں قوت نخستین شغل اموریکہ بر خاطر ہا گران است۔ کردہ مے شود۔ و یابن زور دو میں برداشتن چیز ہائیکہ بر اہل دشوار است۔ نمودہ مے آید۔ و آں را نفس توانا مے شاید۔ و این را جسم قوی مے باید۔ فرو رستم کجا بزور ضعیف مے رسد کوی غم است کای تن ناتوان ما بہترین طاعات توحید باری تعالیٰ است۔ و نخستین عبادات یاد خالق کائنات۔ و آں را سہ درجہ است۔ درجہ اول یاد او تعالیٰ است بکلماتی کہ بشرع وارد گشتہ۔ ہیچو کلمات تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر و تہجد و استغفار و جز آں از مناجات و دعوات مانورہ۔ و ہر یکے را ازین ہا فضائل بے شمار است۔ لکن اکثر اہل اللہ غالباً تخریص بکلمہ تہلیل کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است۔ کردہ اند۔ و نفع آں بسیار دیدہ۔ و تاثیرش در جہادت باطن بنایت درجہ فصیدہ اند۔ و درجہ دوم یاد او سبحانہ است بخواندن کلام پاک او۔ و در تہلو نش صحبت تمام است باو تعالیٰ۔ امام ہمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بارے باری تعالیٰ را در خواب دید۔ و پرسید۔ کہ ای رب کدام عمل در قرب بجانب تو اکمل است؟ فرمود۔

خواندن کتاب من - پرسید بفهم یا بغیر فہم - فرمود بفہم باشد
 یا بغیر فہم - و لہذا آمدہ - کہ افضل ذکر تلاوت قرآن است - و رچہ سوم
 جامع این ہر دو درجہ است - و آں یاد داشت او تعالیٰ است ہا دلے
 نماز فریضہ و کثرت نوافل بعد از اکل حلال و صدق مقال و اجتناب
 از بیع و منکرات رجال - چہ نماز متضمن تلاوت قرآن مجید و محتوی بر
 اذکار سدید است - مثل تکبیرات و تسبیحات و شہادتین و تہلیل و درود
 و سلام بر سید انام صلی اللہ علیہ وسلم - و نیز متضمن و عاست کہ
 از اعظم عبادات است - و خشوع و خضوع و آداب و اظہار لوازم
 بندگی کہ مقصود از خلقت آدمی است - علاوہ است بر آں - و نیز
 متضمن سجدہ است کہ از اعظم مواطن قرب الہی است - و نیز متضمن
 توجہ مصلی بسوئے کعبہ معظمہ است - کہ موطن ظہور اصل است - و
 محتوی است بر تحریم ہو و لعب و جز آں - و ہر کہ نماز مے گذارد
 و نمازش او را از فحشاء و منکر باز نئے دارد - بداند - کہ نمازش پذیرا
 نیست - و نیز مشتمل است بر اسماک از اکل و شرب و جماع - و
 این نوع از صوم است - و نیز موجب است از ہماے اجتماع مسلمانان
 از ہر خدا - کہ منہم ہرکات بسیار و بے شمار است - و نیز در آں
 طہارت است از انجاس و احداث - و مشی است الے بیت اللہ
 ولایت ضد عداوت است - و اصل ولایت محبت و تقرب باشد - و اصل
 عداوت بغض و بعد - و ولی بمعنی قریب است - پس ولی کیسے است -
 کہ موافق و متالبع او سبحانہ است در محبوبات و مرضیات و بغض و
 سخط و امر و نہی او - و عداوت با چنین کس ہماں عداوت با خدا
 و مبارزہ از ہر اسے حرب او ست - و ہر کہ مدعے محبت خدا و رسول
 است - و اتباع فرمان واجب الاذعان او نئے کند - وے ولے شیطان
 و عدو رحمان است - اگرچہ بجائے خود خود را ولی اللہ مے گرفتہ باشد
 و در دوستان خدا شمرده ۛ

ایں جہاں کشت آں جہاں است - ہرچہ درین جا کارند - انجا بردارند - پس ہرکہ دریں خاکداں راسخ الایمان شد - او را در آخرت ہم ثبات و ایقان است - و ہرکہ دریں کمنہ رباط تہیدت است - انجا سرسبز و کفران نعمت موجب سلب بقائے اوست - و انکار رحمت باعث زوال ہر دشمن و دوست - شکر است کہ دام مزید است - کفر است کہ شیوہ ہر شیطان مرید است *

در تنزیل از برائے زندگئے دنیا مثالے ذکر کردہ - و ماہیت حیانتش را چنان بیاں فرمودہ - کہ ایں زندگی ہمیں لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در مال و اولاد است - و انجاش درین جا حطام بودنش و در آں جا لعذاب سخت گرفتار آمدن *

نظم عمر خیام

دوش با عقل در سخن بودم	کشف شد بر دلم مثالے چند
گفتم اے بایہ ہمہ دانش	دارم الحق بتو سوالے چند
چسیت ایں زندگانے دنیا	گفت خوانے است یا خیالے چند
گفتم از وے چه حاصل است بگو	گفت درد سر و وہالے چند
گفتم ایں نفس کے شود رمم	گفت چون یافت گوشمالے چند
گفتم اہل ستم چه طائفہ اند	گفت گرگ و سگ و شغالے چند
گفتم ایں بحث اہل دنیا چسیت	گفت بیہودہ قبیل و قالے چند
گفتم اہل زمانہ در چه فن اند	گفت در بند جمع مالے چند
گفتش چسیت کہ خدائی گفت	ساعتے عیش و غصہ سالے چند
گفتم او را مثال دنیا چسیت	گفت زالے کشیدہ خالے چند
گفتش چسیت گفتہ ہائے خیام	گفت پند است حسب حالے چند

دنیا کہ موجب شقاوت است و باعث عذاب آخرت - دانی کہ چسیت؟ ہمہ مال و جاہ - بزن و فرزند - تجارت و حرفت - کشت و مواشی و غیر آں کہ سرمایہ ایں جہانی است - اگر خلاف مرضئہ خدا بکار آری -

نا بکاری - و اگر برضای و حکم خدا و رسول بزد مشغولی - مقبول -
 جہد کن - کہ در ہر دو جہاں مقبول گردی - نہ مخدول *
 خردمندی آن است - کہ دل از دنیا برداری - و غفلت از سر بگاری -
 اہل جاہ در بازار پگاہ - و بسجہ گاہ گاہ - و شب و روز در انواع
 گناہ - دنیا سے شہا آباد و دین شہا تنہا - نہ شرم در جوانی - نہ ندامت
 در شیخوخت فانی - عمر سے بکاستی - عذر سے سخواستی با آنکہ مرگ در
 کین است - و مقام در زیر زمیں - و بازگشت سو سے رب العالمین -
 دنیا جاسے ترک است - و آدمی از براسے مرگ - واسے بر کسے کہ چراغ
 ایماں را کشت - و بار مظالم پر پشت - نظم

فغان و نالہ بعرض بریں بیندازد
 ز سوز سینہ تیرے کہ ناوک اندازد
 کہ گر بجوہ زند روزنے درآں سازد
 ہزار ہیچ تو از خانہاں بر اندازد
 برائے گردن آں کس کہ گردن افرازد
 ز آہ گرم غریبے چو موم بگدازد
 کہ دست فتنہ ایام بر سر تازد
 بدانکہ روز جزا ہست با تو پرخازد
 جزا دہندہ ترا در جہنم اندازد

مکن کہ آہ فقیرے شبے بروں تازد
 ز تیرہ بخت بیتیاں مگر نے ترسی
 حذر ہے کن از آں ناوک سحر گاہی
 بوقت نیم شبے گر بگوید او اللہ
 ہزار دشنہ کشید است و تیغ زہر آلود
 ہزار جوشن فولاد گر تو سے پوشی
 متاز بر سر مظلوم ساکن لے ظالم
 درون سینہ مخرج مینوا مخراش
 اگر بکل نمکد ساکلی ستم دیدہ

جہدے کن - کہ مروے شوی - و صاحب بخیر و دروے گردی -
 دنیا نہ جائے آسایش است - بلکہ محل آزمایش - پیکے راہت بہشت
 است و دیگرے را ہمت دوست - اسے فعلے آں کس کہ ہمتش
 دوست - طالب دنیا رنجور است - و طالب عقیقے مزدور - و طالب
 دوست مسرور - چوں از خود بریدی - بدوست رسیدی - اگر واری
 طلب کن - و اگر نداری طلب کن - گل باش و خار مشو - یار باش و
 انبیاء مشو - چوں یار اہل است - کار سہل است - اگر درویش از

و باظهار کلمه حق خاموش - همه را گلیم شقاوت بر دوش - و حلقه
 بند گئے شیطان در گوش - همه را روز جزا فراموش - و همه از ياد
 مکر و تزویر بيهوش - سخن مختصر همه گندم نا جو فروش - ہر کرا
 مے بینم شہوت پرست است و زيانکار - با ہر کہ آمیزشے نہا - کم
 غدار است و مردم آزار - چراغ ايمان ايس قوم بے نور است -
 و خانہ اعتقاد خانہ زہور - و ايس عوام کالانعام جنيس سہ کار
 نداند - چوں گرسنہ شوند - طعام سير خورند - و چوں شہوت غالب
 گردد - وقایع کنند - و چوں در خشم شوند - ضعیفے را برنجانند میان
 دو کس اگر دوستی بینند - اول بتفحص و تجسس بہ عیوب آں ہر دو
 مطلع گردیدہ و اکثر از خود تراشیدہ در لباس دوستی از زبان ہر یک
 بیکدیگر ظاہر کنند - و میان آنہا بغض و عداوت را بدرجہ کمال
 رسانند - غرض حال اہل عالم بدین منوال است - مصرع

آثار انس در گہر آدمی نہاند

جہاں را سرتا سر نگاہ میکنم - نہ کار فرمائے دیدہ مے شود نہ کار گزار
 بہ شنیدن مے آید - از گردش روزگار نہ کار فرما را کار گزار بدست مے آید -
 و نہ کار گزار را کار فرما پیسر مے شود - منتہم از بے جوہرے نائب ہمیشہ
 در پیچ و تاب - نائب از بد گوہرے افسر پیوستہ جگر کباب - سوء ظن
 در خاطر ما بحدے جا گرفتہ - کہ اگر کسے میناے سرکہ در کنار داشتہ
 باشد - کیست کہ برو گجان شراب نکند - و اگر مرد و زن بیکجا دیدہ شوند -
 ظن ہر کس بفساد شود - پسر صاحب جمالے را اگر پہلوے پدر بینند -
 از خبث باطن بہ بد کاری قیاس کنند - و اگر مرد پرہیزگارے را در
 کسوت شرع نظر کنند - او را ریاکار و مکار دانند - راستی پیشہ را
 سادہ لوح و نادان دانند - فریب کردار بازیگر را پاک طہیت و آزمودہ
 کار گویند - اگر در شخصے ہزار ہنر بینند و یک عیب - آں ہنر را
 چوں عیب خود بہوشند - و عیب را بمشایہ ہنر خود چوں ببل ہزار دانند

بهزار زبان سراپند - بهنر بینی را عیب خوانند - عیب چینی را هنر دانند -
 مکنون خاطر این تیره درو ناں آن است - که وقینہ کسے یافتہ شود -
 یا ہمایان کسے بدست افتد - جریان شیطان در رگہائے مردم ہمہ
 رسیدہ - کہ در لہو و لعب بحضور دل شب بروز آزند - و روز شب
 رسانند - و اگر از راه رسم و عادت گاہے بہار و روزہ قیام نمایند -
 دل را بنصو بہائے دیگر مشغول سازند - و صد ہزار منت بر خدای
 عز و جل گذارند - و رسول را منت پذیر خود شناسند - و دوسرے است -
 کہ سیئہ بر حسنہ خروہ مے گیرد - و حرام بر حلال خندہ مے زند - زمانہ
 ایست کہ محقق بر عقل برتری مے جوید - و جمل بر علم تفوق مے خواہد
 فضلا یا بوالفضول ہمدوش - علما یا بیدانشی ہم آغوش - حرف شناساں
 را دعوے اجتہاد و تجدد - بد قہاں را در معرکہ مکاہرہ لغو بل مں میند
 ہر کرا بینی - غم چوں سایہ بدنبال اوست - و شادی مانند جمعیت دور از
 خیال - اندوہ عالمگیر است - و عیش را پاسے در زنجیر - بلا نا خواندہ
 مے آید - و طرب نا ماندہ مے رود - و رہی ہنگام غریب اسلام و فقہ ایماں
 و انعام احسان در رنگ یکمیا و عنقا ست - مرگ محبت و برگ ریز مروت
 و خشک سائے انصاف و قحط وفا ست - شورش حسد و طغیان نفاق
 و طوفان بے تمیزی و آشوب تیرہ رالی و ہنگامہ ہرزہ درائی و نازخالی
 و سراب نمائی طبائع کوچک و بزرگ را بجائے رسانیدہ کہ پیش ایشان
 در ناقص و کامل - عامی و عارف - شریف انصاف و نکوہیدہ اعمال
 طالب دنیا و آخرت قلند و حریص - عالم سوء و عالم ربانی - سیر چشم و
 شکم بندہ - مخلص و منافق تفاوت و امتیاز باقی نماندہ - رباعی
 امروز بہائے ہیزم و عود یکیت ہم مرتبہ خلیل و نرد یکیت
 در گوش کسانے کہ بغفلت مستند آواز خر و نغزہ داؤد یکیت
 اسکندر ارسطاطالیس را پرسید - اسے استاد از خدا چہ باید خواست؟
 گفت خیریت دارین - گفت زندگی چہ قسم باید کرد؟ گفت ہضمندی

و خوشنویسے دلا۔ گفت عمر کدام شغل باید گذرانید؟ گفت تحصیل علم۔ گفت دانا تر کیست؟ گفت آنکه آخرت را بر دنیا گزیند۔ گفت بلند همت کیست؟ گفت آنکه از مخالفت روزگار ملول نشود۔ پرسید چه شیرین است۔ که خورنده را بکشد؟ گفت شهوت پرسید کدام آتش است که فروزنده را بسوزد؟ گفت حسد۔ پرسید کدام بناست که خراب نشود؟ گفت عدل۔ پرسید چه تلخی است که آخر شیرین گردد؟ گفت صبر۔ پرسید چه شیرین است که آخر به تلخی گراید؟ گفت شباب۔ گفت کدام پیرهن است که هرگز کهنه نگردد؟ گفت نام نیک۔ گفت چه بیماری است که طیبیاں از علاجش عاجز اند؟ گفت ابلهی۔ پرسید چه چیز بر مردمان نیکو است؟ گفت راستی۔ پرسید راه راست بچه شناخته شود؟ گفت بروشنائی علم۔ گفت دنیا کرامے گویند؟ گفت هرچه در آخرت بکار نیاید۔ پرسید راه روشن سلوک بچه معاوم شود؟ گفت باندک خوردن۔ پرسید حسد بکه باید کرد؟ گفت با نفس خود۔ پرسید رضای خدا چگونه حاصل شود؟ گفت به نیکوئی کردن با داور و پدر پرسید سنجیده کرامے گویند؟ گفت آنکه اندک گوید و بسیار شنود۔ پرسید نیک بختی چگونه حاصل شود؟ گفت بسبب بخیر۔ تحصیل علم و خدایا روی و سخاوت۔ گفت روشنائی دل از چیست؟ گفت بیاد کردن موت۔ پرسید تاریکے دل از چیست؟ گفت بخت و حب دنیا و درم۔ پرسید در دنیا چگونه مے باید بود؟ گفت چوں رهنده مے۔ پرسید بمنزل چگونه باید رسید؟ گفت بسبب باری +

انتخاب از تاریخ ملکم

عقائد اہل اسلام

اصول دین اسلام در قرآن مذکور است - و اساس دین بر وحدت و یگانگت خداوند است - و پیغمبر نیز گفت که مقصد کلی و سہ ہدایت مردم باین صراط مستقیم است - و همچنین گفت کہ دین در ہر وقت و زمان و عہد و آواں یکے بودہ است - و چون بمرور دہور تغیر و تبدیل در قواعد و مراسم شریعت راہ یافتہ و فساد در دین پیدا شدہ است - خداوند انبیا و رسل فرستادہ است - تا مردم را براہ حق دعوت کنند - و از اعظم انبیا یکے موسیٰ و دیگرے عیسیٰ است و خود او خاتم پیغمبران کہ کسے بعد از وے مبعوث نخواہد شد - و همچنین گفت کہ در کتب سادہ بنظور وے خبر دادہ اند - چنانچہ در سورۃ صف از زبان عیسیٰ گوید **وَ اِذْ قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيَّ اِشْرَاقِيْ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِسْمُهُ اَحْمَدُ** - بناے ایں آیہ بر ترجمہ جملہ ایست کہ از فصل شانزدہم انجیل یوحنا کردہ اند کہ دو آن فارقلیطا موعود است *

علمائے ایں ملت اسلام را بر دو قسمت معین کردہ اند - قسم اول را دین خوانند و آن عبارت است از ایمان بخدا و ملائکہ و رسل و کتبہ و اعتقاد بمعاد و روز حشر - و خدا را قادر علی الاطلاق و احکام وے را ازلی و تقدیر خیر و شر از جانب وے دانند - و قسم ثانی را شریعت گویند و آن عبارت است از صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ *

ہیچ چیز عالی تر و نیکو تر از عقیدہ اہل اسلام در توحید نئے شود -

از آن رو که از هر طرف رو بیکه دارند- چنانچه از آیات و اخبار و آثار و اشعار و اقوال و افعال شاں همه ظاهر است- آیه تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَجْهَ الْكَوْنِ- مصرعه- هر جا که نظر کردم سیاه تو می بینم-
 او تعالی را مخصوص و شائسته بندگی می دانند و بس- و هیچ
 یک را از مخلوقات درین باب با و می شریک و سهیم نمی سازند-
 و از جمله عقائد شاں بحکم قرآن اعتقاد بوجود فرشتگان است- فرشتگان
 را مخلوق از نور و از اکل و شرب و تولید و تولد بری میدانند- و
 هر صنف ملائکه را شغله مخصوص معین کرده اند- کار بعضی فقط
 تجمید و تجمید خالق است- و زمره ناظر افعال و راوی اعمال عباد
 اند- و برخی شفاعت عند الله- و همچنین ایشان را عقیدت
 آنست- که شیطان نیز وقتی در جرگه ملائکه بود و بهشت اینک
 از سجده آدم ابا کرد- او را از آسمان راندند- و بر این عقیدت مرتب
 است اعتقاد بوجود ارواح مقدسه و نجیثه که جن خوانند و مخلوق از
 نار دانند و گویند که این طبقه را مانند انسان اکل و شرب و تولید
 و تولد و معاد و ثواب و عقاب است- اما اعتقاد در کتب الهی این
 است- که خداوند در ازمنه مختلفه بواسطه انبیا و رسل کتب عذیه فرستاد-
 و چون محمد خاتم پیغمبران است- بعد از و س که وحی و انزال کتب
 منقطع شد- و جمیع کتب انبیا همه مفقود الاثر اند الا چهار تورات و زبور
 و انجیل و فرقان که بموسی و داود و عیسی و محمد علیهم السلام نازل گشته اند
 در باب معاد و قیامت اعتقاد مسلمین است که چهل شخصی را موت
 در رسد و او را در قبر گذارند- فرشته باد خرد و دود بکبر و منکر میدهد-
 و منکر و منکر دو فرشته اند سیاه و حبیب و عظیم الحیثه- و چون این
 دو ملک در رسد- مرده را به نشستن حکم میدهند- و بعد از آن از
 وحدت خدا و رسالت محمد علیه السلام سوال کنند- اگر جواب بر حق
 ماحول داد- او را آرام گذارده و بچند از بهشت بر و س باز می شود-

تا رانج جنت یوسے پرسد۔ والا گرز ہائے آہنیں چٹاں پر فرق دے
 میگویند۔ کہ نالہ او را از مشرق تا مغرب تمام مخلوقات بجز جن و انس
 سے شوندد۔ بعد از آل زمیں را بر دے تنگ سے سازند۔ و نو و نہ
 اژدہا سے ہفت سر بر دے میگذارند۔ تا روز قیامت او را مضطرب
 دارند۔ و بعضے بر آئند کہ معاصی خود شخص بصورت جانوران گزندہ مجسم
 سے شوندد۔ چنانچہ گناہان بزرگ بصورت اژدہا و متوسط بصورت افاعی
 و کوچکتر مثل عقارب سے شود۔ و بیچارہ بایں حال تا روز قیامت
 سے ماند۔ کہ حکم آخر بر دے جاری شود۔ و چوں روح از بدن متوسط
 قابض ارواح جدا شد۔ در عالم برنخ بنابر نتائج اعمال یا مشاب
 خواہد بود یا معاقب۔ مگر ارواح انبیا کہ بدون وجہ بہشت سے روندہ
 انا قیام ساعت یعنی روز قیام بر کسے بجز خدا معلوم نیست۔
 چنانچہ پیغمبر علیہ السلام سے گوید۔ کہ از جبرئیل سوال کرد۔ او نیز
 نے دانست۔ لاکن ظہور قیامت را علامتے مخصوص است۔
 اگرچہ با وجود ایں علامات نیز کما ینبغی مختص نئے شود۔ از آئینہ
 است طلوع شمس از مغرب۔ و سطوح و خان و گرفتن آں تمام
 ارض را۔ و ظاہر شدن یاجوج و ماجوج۔ و تکلم کردن جانوران۔
 و چوں صدائے صور اول بلند شود۔ جمیع سکان آسمان و زمیں بمیرند
 و بہ لغزہ دیگر دوبارہ زندہ شوندد۔ و روز محشر در وقتے کہ آدم و
 نوح و ابراہیم و عیسے علیہا السلام ہمہ نفسی گویند۔ محمد بشفاعت
 بندگاں قدم پیش نہد۔ و ہر یک از عباد را جزائے عمل و کفر
 گناہ مقرر شود۔ کفار مغلہ در جہنم خواہند شد۔ و مومنین بہ بہشت
 جاوید خواہند رفت۔ در قرآن زحمات و عقوبات جہنم را قسطیے دادہ
 شدہ است۔ ہر گناہے را عذابے مقرر است۔ خفیف تر از ہمہ
 این است کہ کم گنگارہ را با نعل آتشیں نعل سے کنند۔ چنانکہ
 از حرارت آں مغزش چوں دیگ سے جوشد۔ لاکن دوام عذاب فقط

برای کفار است۔ مسلمین بعد از چندی از دوزخ رهایی یافته
 بهشت روند۔ مابین جنت و جحیم پی است که آن را اعراف
 گویند۔ منزل کسانی است که حسات و سیات ایشان مساوی است۔
 پی دیگر است که آن را صراط خوانند که بر روی جحیم است۔ در
 اخبار وارد است که از موسی باریک تر و از شمشیر برنده تر است۔
 نیکوکاران از آن چوں برق گذرند۔ و بدکاران چوں خواهند بگذرند۔
 بفرزند و بقدر دوزخ جائی گیرند۔ و بر در بهشت چشمه ایست که
 آن را چشمه محمد علیه السلام گویند۔ هر کس جائی از آن چشمه
 بنوشد۔ ابد الآباد نشسته نشود۔ خاک بهشت مشک و زعفران است۔
 و سنگریزه های آن در و مردهاید۔ و دیوار آن از طلا و نقره۔ ساقه و
 تنه درختهای همه از طلای ناب است۔ از آن بعد درخت طوبی
 است که در مقام محمد علیه السلام رسته و شاخهای آن بامیه های
 لذیذ در منازل مومنین است۔ و از انار و انگور و خرما و سایر
 اقسام میوه ها از آنچه بخواهند۔ فی القدر از آن درخت حاصل میشود
 یا بزرگی و لذتی که هیچ چشم در دنیا مثل آن ندیده و هیچ ذوق مانند
 آن ندیده۔ و همچنین اگر از اقسام اطعمه چیز بخواسته باشد۔
 مثل گوشت کباب و مرغ بریاں و اشال آن۔ هم در ساعت
 بر شاخه آن درخت ظاهر شده خود شاخ نزدیک می شود۔ و کذاک
 اگر مومنین را میل بسواری باشد۔ هم اسبهای با ساخت و ستام
 مرصع از شاخ بیرون می جمد۔ و در پای آن رود خانهای شیر
 و شراب و غسل جاری است۔ و بغیر از این آنها چشمه های و
 رودهای بیشتر اند۔ که چمنها و مرغزارهای بهشت را تر و تازه
 میدارند۔ که زمین آنها از مشک و کافور و سنگریزه های آنها از زعفران
 و یاقوت و اطراف آنها از زعفران است۔ نیز مومنین را وعده کرده
 شده است که ایشان در بهشت بر صخره های چهر نذهب آرام خواهند کرد

در چنین باغ که در بعضی از مخصوصات آن گذشت - دخترهای
سیاه چشم بخندمت ایثاں خواهد بود که هرگز چشم به دیگرے نگردانند -
کترین درجه مومن آن است که او را هفتاد و دو حدی میدهند
بغیر از زمانیکه در دنیا داشته است و سرپرده مرتضی و اطعمه گوناگون
و اسباب و اثاث در ثور بهجت و سیه میا دارند - و او ابد الابد جاں باشد
و ازین نعمت برخوردار - و هر خواهش که از شادش سر برزند - در ساعت
روا شود - تا این که هیچ یک از خواش بے لذت نماند - این جزای
کترین درجات مومنان است - اما پاداش اعلیٰ طبقه مومنان را لذت
است که نه چشمه دید و نه گوشه شنیده و نه بخاطر خطر کرده است -
لَا حَیْثُ سَرَاتٍ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرٌ یَبَالِ اَحَدٍ +

از احکام اولیه شریعت نماز است که ستون دین خوانده اند - و
لزوم آن مکرر در قرآن وارد شده است - و از جمله احکام شریعت
چنانکه قبل ازین سمت نگارش یافت - زکوة است - یعنی مبلغی
که هر کس از مال خود از روی وجوب باید بدهد - و آن از هر پهل
یک است - که بعبارة اخرے از هر صدی دو و نیم باشد باین قسم
که چوں مبلغ پهل رسد - نصف است - باین معنی که زکوة بر آن
تعلق می گیرد - و تعلق زکوة بر اس مال است بشرط مضی سته - یعنی
گذشتن یک سال بر آن - و زکوة تعلق میگیرد بر دو اب و گوسفند
و نقدینه و غله و میوه و هر چه در معرض بیع و شرے در آید -
فقها را در مقدار و طریقه اخذ زکوة از اشیای متضمنه اختلاف آرا
ست - و وجهیکه ازین ممر حاصل شود - صرف فقراست است و
غازیان ملت باید کرد - و جمیع فقها بر آن اند که تزکیه مال مودث
ثروت و عزت دینی و سحاح و سخات اخروی است - از عمر ابن
عبد العزیز منقول است - که نماز مارا تا نیمه راه بخداوند نزدیک
میکند - و روزه بدگاه و سیه میرساند - و زکوة بحضور او میبرد - و

از جمله احکام صوم است - سلیمین را عقیده آن است که در ماه رمضان قرآن از آسمان نازل شد - و در این ماه از طلوع فجر تا غروب شمس از اکل و شرب و سائر لذات شهوانی باید پرهیزند - و زنان آبستن و زنان شیرده باید یا در اوقات دیگر روزه بدارند یا اطعام فقرا و سائکین کنند - و دیگر از احکام زیارت کعبه است در صورت استطاعت - در تعیین استطاعت اقوال است - مشهور این است که هر کس حیوانی که بر آن سوار شود و مؤثرت راه داشته باشد - مستطیع است +

شراب و قمار هر دو بنص قرآن منوع است بدین دلیل که *اَلْكَوْثَرُ مِنْ لَفْجَةٍ* و همچنین غول مطلقاً و گوشت خنزیر و میته منوع است - روز جمعه سلیمین باید در مسجد جمع شده نماز گذارند - از اعیاد دو عید دارند - یکی عید فطر که نغره شوال است پس از انقضاء ماه صیام - و دیگر عید اضحی که عید قربان نیز گویند - که دهم ذی الحجه است - و آن روزی است که ابراهیم پسرش اسمیل را بجهت قربانی بدرگاه خداوند عرضه کرد - رسم ختنه در قرآن وارد شده است و سلیمین را عقیده آن است که از ابراهیم رسیده است - و اصحاب رسول بدان عمل کرده اند - و خود حضرت رسول مختول متولد شده است - علی ای تقدیر این رویه معمول بجمیع الایة اسلام است - و ترک آن را ردائی دارند مگر در حالت شخص جدید الاسلام که مسن باشد یا بجهت دیگر که سبب مخاطره شود - و آن را علامت نظاهر اسلام دانند - زیرا که اگر شخصی در حرب کفار کشته شود و این علامت باو مسن نباشد - تشخیص نخواهد یافت +

انتخاب از کیمیاے سعادت

رکن سوم در پیدا کردن عقبات راه ہیں کہ آں را مہلکات گویند
اصل اول در ریاضت نفس و طہارت از خلق پدر

ایزد تعالیٰ بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ! ثنا کرد بخلق نیکو-
و گفت اِنَّكَ لَعَلَّاهُ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم !
گفت مرا فرستاده اند تا محاسن اخلاق را تمام کنم و گفت عظیم ترین
چیزے کہ بہ ترازو نهند۔ خلق نیکو ست +

در حقیقت خلق نیکو سخن بسیار گفته اند۔ یکے میگویند۔ روسے
کشاده داشتن است۔ و یکے میگویند۔ ریخ مردم کشیدن است۔ و
یکے میگویند۔ مکافات ناکردن ست۔ و امثال این۔ و این ہنم
بعضے از شاخہائے آن ست نہ تمامی و حقیقت آں۔ و ما تمامے
آں و حقیقت و حد آں پیدا کنیم +

بدانکہ آدمی را از دو چیز آفریدہ اند۔ یکے کالبد کہ ہجشم سر
توان دید۔ و یکے روح کہ جز ہجشم عقل در نتوان دید۔ و ہر یکے
را ازین دو نیکوئی و زشتی است کہ یکے را حسن خلق گویند و یکے
را حسن خلق۔ و حسن خلق عبارت از صورت باطن ست۔
چنانکہ حسن خلق عبارت از صورت ظاہر است۔ و چنانکہ صورت
ظاہر نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چشم و دہان و بینی نیکو نہ بود۔ چنانہیں
صورت باطن نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چہار قوت در وسے نیکو نہ بود۔
قوت علم۔ قوت تعشیم۔ قوت نہوت۔ قوت عدل میان این ہر سہ +
نیکوئی قوت علم ہداں بود کہ باسانی راست از دروغ باز داند
در گفتار۔ و نیکوئی از زشت باز داند در کردار۔ و حق از باطل

پاز داند در اغنفا و لا - چون این کمال حاصل شد در آدمی - دل آدمی
را ازین جا حکمت پیدا آید که سر همه سعادت لا ست *
نیکوئی قوت غضب بآں بود که در فرمان حکمت و شریع باشد
و بدستوری بر خیزد و بنشیند *

نیکوئی قوت شهوت بآں بود که سرکش نه بود و بدستوری عقل
و شریع بود چنانکه طاعت ایستای بر روی آساں بود *
نیکوئی قوت عدل آں بود که غضب و شهوت را ضبط می کند
در سخت اشارت دین و عقل - و میخیزد عدل آں بود که این هر دو
در طاعت عقل و دین دارد - و گاه شهوت را بر خشم مسلط کند -
تا سرکش او بشکند - و گاه خشم را بر شهوت مسلط کند - تا
شره او بشکند *

و چون این هر چهار باین صفت باشد - این نیکو خوبی مطلق
باشد - و اگر بعضی ازین نیکو بود - نیکو خوبی مطلق نه بود - همچنان
که کسی را دماغ نیکو بود و چشم زشت - یا چشم نیکو بود و بینی
زشت - او نیکو روئے مطلق نه بود *

و بدان که این هر یک چون زشت بود - خلقهای زشت و
کارهای زشت ازاں تولید کند - و زشتی هر یک از دو وجه بود -
یکی از زیادتی خیزد که از حد بگذرد - و یکی از کمی که ناقص بود -
و چون معتدل بود - ازاں تدبیر نیکو و راهی درست و اندیشه
صواب و فراست خیزد *

و قوت خشم چون از حد بگذرد - آں را نهور گویند - و چون
ناقص بود - آں را بدلی و بی همتی گویند - و چون معتدل بود -
آزرا شجاعت گویند - و از شجاعت کرم و بزرگ همتی و دلیری
و حلم و بردباری و آهستگی و فروخوردن خشم و امثال این اخلاق
خیزد - و از نهور کبر و عجب و لاف زدن دکنه آدمی و خود را

را در کارهای باخطر انداختن و امثال این خیزد - و از بد دلی خود
را خوار داشتن و بیچارگی و جزع و تملق و مذلت خیزد *
چون قوت شہوت بافرط بود - آزا شرہ گویند و ازاں شونجی و
پمیدی و بے مروتی و ناپاکی و حسد و خواری کشیدن از توانمندان و
حقیر داشتن درویشان و امثال این خیزد - و اگر ناقص بود - ازاں
ستی و نامردی و بے خیزشتی خیزد - و چون معتدل بود - آزا عفت
گویند - و ازاں شرم و قناعت و مساحت و صبر و ظرافت و مروت
خیزد *

و ہر یکے را ازیں دو کنارہ است کہ مذہوم است و دشت - و
میانہ آن نیکو و پسندیدہ است - و آن میانہ در میان آن دو کنارہ
از موعے باریک تر است - و صراط مستقیم آن میانہ است و بیابری
ہمچون صراط آخرت است - و ہر کہ بر این صراط راست برود - فردا
بر آن صراط ایمن باشد - و برائے این است - کہ خداے تعالیٰ در
ہمہ اخلاق میانہ فرمودہ و از ہر دو طرف منح نمودہ *

پس ہاں کہ نیکو موعے مطلق آن بود کہ این ہمہ معنی دروے
معتدل و راست بود - چنانکہ نیکو موعے مطلق آن بود کہ ہمہ اذہا موعے
و موعے راست و نیکو بود * و خلق دریں معنی چہار گروہ اند - یکے
آنکہ این ہمہ صفات او را بہ کمال حاصل باشد و او نیکو موعے بہ کمال
بود و ہمہ خلق را بہ موعے اقتدا باید کرد - و این نبود الا مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ! را چنانکہ نیکو موعے مطلق یوسف بود علیہ السلام
دوہم آنکہ این ہمہ صفات در موعے بغایت زشتی بود و این بد موعے
مطلق بود و واجب بود او را از میان خلق بیرون کردن کہ او
نزدیک بود بصورت شیطان کہ شیطان بغایت زشت است و زشتی
شیطان زشتی باطن و صفات و اخلاق است - سوہم آنکہ در میان
این دو وجہ باشد - بہ نیکو نزدیک تر بود - چہارہم آنکہ در میان باشد -

لیکن بہ زشتی نزدیک تر بود *

پس ہر کسے را جہد باید کرد۔ تا اگر بہ کمال نرسد۔ بارے بدیہ
کمال نزدیک تر نشود۔ و اگر ہمہ اخلاق او نیکو نہو۔ بارے بعضے یا
بیشتر نیکو بود۔ و چنانکہ تفاوت در نیکو روئی و زشت روئی نہایت
دارد۔ دل خلق نیز ہچنین بود۔ این است معنی خلق نیکو بہ تمامی
و این نہ یک چیز است و نہ دہ و نہ صد۔ بلکہ بسیار ست *
علامات خوے نیکو چنین گفتہ اند کہ نیکو خوے آن بود کہ شریکین
و کم بوج و راست گوے و صلاح جوے و بسیار طاعت و اندک ذلت
و اندک فضول و نیکو خواہ بود ہمگناں را۔ و در حق ہمگناں نیکو
کردار و باوقار و متفق و آہستہ و صبور و قانع و شکور و بردبار
و متنگ دل و رفیق و کوتاہ دست و کوتاہ طبع باشد۔ نہ دشنام دہد
نہ لعنت کند۔ نہ سخن چینی و غیبت کند و فحش گوید۔ و نہ
شتاب زوگی کند و نہ حسود و کینہ دار بود۔ پیشانی کشادہ و زلفاں
خوش و دوستی و دشمنی و عنشم و خوشنودے او برائے حق تعالی
بود و بس *

اصل دوم در علاج شہوت شکم و فرج و شکستن شرہ این ہر دو

بدانکہ معدہ عوض تن است و عروق کہ اہاں سے رود بہ
بہشت انعام چوں جوشماست۔ و منبع ہمہ شہوتہا معدہ است۔ و
این غالب ترین شہوتے است بر آدمی۔ آدم کہ از بہشت افتاد
بہ سبب این شہوت بیفتاد۔ پس این شہوت اصل شہوتہائے دیگر
است کہ چوں شکم سیر شد۔ شہوت نکاح و حرکت آید۔ و
بشہوت شکم و فرج قیام نتوان کرد۔ الا بہ مال۔ پس شرہ مال
پدید آید۔ و مال بدست نتوان آوردن الا یہ جاہ۔ پس شرہ جاہ

پدید آید - و جاه نگاه نتوان داشت الا به خصوصت با خلق - و
 ازان حسد و تعصب و عداوت و کبر و ریا و کین پیدا آید -
 پس معده را پر کردن اصل همه معصیتهاست - و زیر دست
 داشتن آن و به گرسنگی عادت کردن اصل همه خیرهاست +
 و فصل گرسنگی نه ازان است که در آن رنج است - و
 نه ازان است که تلخ است و لیکن در گرسنگی فوائد چند است
 فائده اول آنکه دل را صافی کند و روشن گرداند و به غلافش
 سیری مردم را کور دل و کند اندیشه کند - و بخارهای ازان به دماغ
 رسد که مردم را کالیبه کند + فائده دوم آنکه دل رفیق شود
 چنانکه لذت ذکر و مناجات بیاید - و از سیری قسوت و سخت
 دلی خیزد - تا هر ذکر که کند - بر سر زبان باشد و درون دل نرزد -
 فائده سوم آنکه بطرف غفلت دروازه دوزخ است و نکستی
 و بیچارگی و محجز درگاه بهشت است - و سیری بطرف غفلت آورد
 و گرسنگی محجز و نکستی + فائده چهارم آنکه اگر سیر بود - گرسنگی
 را فروش کند - و بر خلق خدا شفقته نبرد - و عذاب آخرت
 را فراموش کند - و چون گرسنه شود - از گرسنگی اهل دوزخ یاد آورد -
 و چون تشنه شود - از تشنگی اهل قیامت یاد آورد - و خون آخرت
 و شفقت بر خلق از درگاه بهشت است + فائده پنجم آنکه سر
 همه سعادتها آنت که کسی نفس را زیر دست خود کند - و شقاوت
 آن است که خود را زیر دست نفس کند - و چنانکه ستور سرکش
 را جز به گرسنگی رام و نرم نتوان کرد - نفس آدمی همچین باشد
 و این نه یک فائده است بلکه کیمیا فواید است - چه همه معاصی
 از شهوت خیزد و همه شمولی از سیری خیزد + فائده ششم آنکه
 اندک خسپد که اصل همه مناجات و عبادات و ذکر و فکر است -
 خاصه به شب - و هر که سیر خورد - خواب بر دے غالب بود و

چون فردا سے بیفتند و عمر او ضائع شود + قائمہ مستقیم آنکہ ہرک اندک
 خورد - تندرست باشد - و از هیچ بیماری و مژنت دارو و ناز طبیب
 و هیچ رگ زدن و حجامت کردن و دعوے تلخ خوردن رستہ شود -
 و حکما و اطبا اتفاق کرده اند کہ هیچ چیز نیست کہ ہمہ نفع است
 و در آن هیچ زبان نیست - مگر اندک خوردن + قائمہ مستقیم آنکہ ہرک
 اندک خورد - هیچ او اندک بود و بے زالی بسیار حایتہا نباشد - و ہمہ آفتہا
 و معصیتہا و دل مشغولیا از حاجت بخیزد + قائمہ نہم آنکہ چون
 بر لشکر خود قادر شد - بصدقہ دادن و ایثار کردن و کرہم و رزیدن
 قادر باشد - کہ باعث لطف حق تعالی باشد +

اصل سوہم در علاج شرہ سخن گفتن و آفت زبان

زبان از عجایب صنم حق تعالی است کہ بصورت پارہ گوشت
 است - و بحقیقت ہرچہ در وجود است در تحت تصرف اوست -
 بلکہ آنچه در عدم است - نیز بے تصرف دارد - چہ او ہمہ از عدم
 عبارت کند و ہمہ از وجود - بلکہ او ثابت عقل است و هیچ چیز از
 احاطت عقل بیرون نیست - ہرچہ در عقل و وہم و خیال آید -
 زبان از ان عبارت کند - و دیگر اعضا چنین نیست - چہ جز
 اوان و اشکال در ولایت چشم نیست - و جز آواز در ولایت گوش
 نیست - و دیگر اعضا ہچنین - و ولایت ہر یکہ بر یک گوشہ مملکت
 بیش نیست - و ولایت زبان در ہمہ مملکت روان است - ہچو
 ولایت دل - و چون او در مقابلت دل است کہ صورتہا از دل
 مے گیرد و عبارت مے کند - ہچنین صورتہا نیز بدل مے رساند -
 و از ہرچہ او گوید - دل از ان صفت مے گیرد - مثلاً چون سخنہا
 زشت گوید - دل تاریک شود - و چون سخن حق گوید - دل روشن
 شود - پس از شرہ آفت زبان حذر کردن از حمات دین است -

چون آفت زباں بسیار است و خود را از آن نگهداشتن دشوار است -
 بیج تدبیر نیکوتر از خاموشی نیست چندانکه بتوان - پس باید که آدمی
 سخن جز بقدر ضرورت نگوید +

سخن گفتن چهار قسم است - یکم آن است که همه ضرر بود -
 و دوم آنست که در آن بهم ضرر باشد و بهم منفعت - و سوم
 آنست که نه ضرر دارد و نه منفعت - و آن سخن فضول باشد و
 ضرر آن همان کفایت است که روزگار ضائع کند - و قسم چهارم
 آنست که منفعت محض است - پس سه ربع از سخن ناگفتنی است
 و ربع گفتنی +

حقیقت این سخن که رسول صلی الله علیه وسلم گفت هر که
 خاموش بود - سلامت یافت - مدانی و نشناسی - تا آفت زباں ندانی -
 و با آن را شرح دهیم و یک یک بگوئیم انشاء الله تعالی +
 آفت اول آنکه سخنی گوئی که از آن مستغنی باشی که اگر نگویی
 هیچ ضرر نبود بر تو در دین و دنیا - مثل این چنین سخن آن
 بود که با قوسه بنشین و حکایت سفر خود کنی - یا حکایت کوه و
 باغ و بستان و احوال که گذشته باشد - و این همه فضول بود -
 چه اگر نگویی - بیج ضرر نبود +

آفت دوم سخن گفتن در باطل و معصیت - اما
 باطل آن بود که در بدعتها سخن گوید - و معصیت آن بود که
 حکایت فسق و فساد خود گوید و از آن دیگران بهم بگوید +
 آفت سوم خلاف کردن در سخن و جد کردن و آن را غلام
 گیرند + و کس بود که عادت او آن بود که هر که سخنی گوید - بزرگ
 رو کند - و گوید - نه چنین است - و میخندد آن این بود که تو احمق
 و نادان و دروغ زن - و من زیرک و عاقل و راست گویم - ام -
 و باین یک کلمه دو صفت همک را قوت داده باشد - یکم تکبر

و یکے سبعیت *

آفت چہارم خصومت در مال کہ در پیش قاضی رود یا ہائے دیگر۔ و آفت این عظیم است۔ چنانکہ گفتہ اند۔ بیچ چیز نیست کہ دل پر آگندہ کند و لذت عیش ببرد و مروت دین را بکاهد۔ چنانکہ خصومت در مال *

آفت پنجم فحش گفتن است۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔ بہشت حرام است بر کسی کہ فحش گوید۔ و دشنام آں بود کہ کسی را بہ بدی نسبت کند۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔ لعنت بر آن باد کہ مادر و پدر خود را دشنام دہد۔ گفتند۔ این کہ کند۔ گفت آنگہ مادر و پدر دیگران را دشنام دہد۔ تا مادر و پدر او را دشنام دہند۔ آں او را دادہ باشد *

آفت ششم لعنت کردن است۔ بدانکہ لعنت کردن مذموم است بر ستور و جامہ و مردم و ہرچہ بود۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ہمہ گوید۔ مومن لعنت نکند۔ لعنت نشاید کردن بر مردمان الا بر بجلہ کہانیکہ مذموم اند۔ چنانکہ گوئی لعنت بر ظالمان و کافران و فاسقان و سبندگان۔ اما شخصی را گفتن لعنت بر تو باد یا بر فلان باد! این بر کسی روا باشد کہ بشرع داند کہ بر کفر مژدہ۔ چوں فرعون و ابو جہل *

آفت ہفتم شعر است و سرود۔ و این حرام نیست۔ کہ پیش رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! شعر خواندہ اند۔ اما حرام است آنچه در دے دروغ بود یا بجلے مسلمانے باشد *

آفت ہشتم مزاح است۔ و نمی کرد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! از مزاح کردن بر جملہ۔ و لیکن از آن گاہ گاہ مزاح است و شرط نیکو خوئی بشرط آنکہ عادت و پیشہ نگیرد و جز حق نگوید۔ چہ مزاح بسیار روزگار ضائع کند و خندہ بسیار آورد و دل از

خنده سیاه شود - و نیز ہیبت و وقار ببرد - و باشد که ازل وحشت
نیزد - و هرچند خنده بسیار آورد - مذموم است - و خنده بیش از بیستم
نباید *

آفت نهم استهزا و خندیدن بر کسی و سخن و فعل او حکایت
کردن به آواز و نغمه او - چنانکه خنده آید - و این چوں آنکس رنجور
خواهد شد - حرام بود - و حق تعالی می گوید لَا يَسْتَحْزَنُ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا حَيْرًا مِّنْهُمْ - بر هیچکس خندید - و بیستم
حقارت منکبد که باشد که او خود از شما بهتر بود *

آفت دهم وعده دروغ دادن - رسول صلی الله علیه وسلم
میگوید - سه چیز است که هر که دروے یکے ازیں سه بود - منافق باشد
اگرچه نماز کند و روزه دارد - چوں سخن گوید - دروغ گوید - و چوں وعده
دهد - خلاف کند - و چوں امانتی بوی دهد - خیانت کند *

آفت یازدهم سخن دروغ و سوگند بدروغ - و این از گناهان
بزرگ است - رسول صلی الله علیه وسلم گفت - دروغ باجی است
از باب نفاق * و گفت دروغ روزی را بکاهد - و گفت بخار فجار
اند - یعنی بازگای نابکار اند - گفتند چرا یا رسول الله! بیع حلال
نیست؟ گفت از آنکه سوگند خورند و بزه کار شوند و سخن گویند و
دروغ گویند * و گفت وای بر آنکس که دروغ گوید - تا مردمان
ببغندند - وای بر وے - وای بر وے *

آفت دوازدهم غیبت است و این نیز بر زبانها غالب بود -
و هیچ کس الا ماشاء الله ازیں خلاص نیابد - و بال این عظیم
است - و حق تعالی در قرآن این را پداں مانند می کند - که
کسی گوشت برادر مردی خورد - و رسول صلی الله علیه وسلم گفت
دور باشید از غیبت که غیبت از زنا بدتر است - توبه از زنا پذیرند
و از غیبت نه پذیرند - تا آنکس بجل نکند * و صحابه بروے کشاده

یکدیگر را دیدند و غیبت یکدیگر نکردند و این از فاضل ترین عبادات دانستند و خلاف این از نفاق شمرند *
 غیبت آن بود که حدیث کسی در غیبت او که اگر بشنود - او را کراهیت آید اگر چه راست گفته باشی - و اگر دروغ گفته باشی - آنرا زور و بهتان گویند - و هر چه به نقصان کسی باز گردد و بگویی - غیبت است اگر بهم در بدن و نسب و جاه و در ستور و سراسر - و در کردار و گفتار او گوئی - چنانکه گوئی دراز است یا سیاه - گریه چشم است یا احوال - همدردی است یا حامی بچه - منکر و دراز زبان است یا بد دل و عاجز - مزد و خائن است یا رکوع و سجود نماز تمام نکند - و قرآن خطا خواند - زکوٰۃ ندهد - و حرام خورد - فراخ آستین و دراز دامن است - در جمله رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت - هر چه گوئی کسی را که او بشنود - مکروه دارد - آن غیبت است اگر چه راست باشد *

غیبت نه همه بزبان بود - بلکه بچشم و بدست و به اشارت و بنوشتن همه حرام بود * و غیبت کردن بدل بهیچان حرام است که بزبان - و چنانکه نشاید که نقصان کسی به دیگری گوئی - نشاید که بخود نیز گوئی - و غیبت بدل آن بود که گمان بد بری یکسے بے آنکه از وی بچشم چیزی بینی یا بگوش شنوی یا یقین دانی *

آفت سیزدهم سخن چیدن و نمانی کردن - حق تعالی می فرماید هَآيَا مَسَآءٍ يٰٓيٰمُؤْمِنِيْنَ و می گوید وَبِئْسَ لِكُلِّ هَمَزٍ و بایں همه نمانی می خواهد رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت تمام در بهشت نرود - و گفت خبر دهم شما را که بدترین شایسته کسان که میان شما نمانی کنند و تخیل کنند و مردم را برهم زنند * آفت چهاردهم دورویی کردن میان دو دشمن - چنانکه با هر

کسے سخن چنای گوید که او را خوش آید - و بود که سخن آن بای
 رسا و سخن این بای - و با هر یکے نباید که من دوست تو ام -
 و این از نهای بدتر است - رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت -
 بدترین بندگان حق تعالی در دوسه است - پس انی هم پرہیز باید کرد +
 آفت پانزدہم ستودن مردماں و شنا گفتن - و درین شش آفت
 است چهار در گویندہ دو در شنودہ کہ ممدوح بود - اما آفت مادح
 اول آن باشد کہ زیادت گوید و دروغ گوے گردو - دوم آنکہ
 باشد کہ در آن نفاق بود و مدح نماید کہ ترا دوستدارم و باشد کہ
 ندارد - سوم آنکہ باشد کہ چیزے گوید کہ تحقیق نداند - چهارم آنکہ
 باشد کہ ممدوح ظالم بود و بسخن او شاد شود و نشاید کہ ظالمے را
 شاد گرداند + اما ممدوح را از دو وجه نریاں دارد - یکے آنکہ کبرے
 و عجبے در وے پیدا آید - دیگر آنکہ چون بصلاح و علم بر وے
 ننا گویند - کابل شود در مستقبل +

انتخاب از اخلاق محسنی

باب اول در عبادت

و آن پرستش حق سبحانہ تعالیٰ باشد بادائے فرائض و واجبات و ترک تبایح و محرمات و انقیاد ادا و نواہی و اتباع سنن حضرت رسالت پناہی۔ و مقرر است کہ عبادت حق سبحانہ تعالیٰ در دنیا واسطہ سلامت است و در عقبہ رابطہ نجات و کرامت۔ بیت سرایہ سعادت دنیا عبادت است پیرایہ کرامت عقبہ عبادت است

باب دوم در اخلاص

و آن پاک ساختن عمل است از ریا و غرض و سائم عمل۔ و راست کردن بیت با خداے عز و جل۔ بیت

ہر کہ باخلاص قدم می زند عیسے وقت است کہ دم می زند پس باید در ہر کارے کہ سازی۔ بیت تو طلب خوشنودے حق سبحانہ باشد۔ و نفس خود را در آں دغل ندہی۔ کہ غرضائے نفسانی علمائے حقانی را تباہ کند

باب سوم در دعا

و آن عرض نیاز است بدرگاہ الہی و درخواستن مرادات از فیض و فضل نامتناہی۔ و ہر صاحب دولتے را کہ کلید دعا بدست آمد۔ ہر آیینہ بوعده اذ غوبنی اشیعت ککم در اجابت بر رویے وے کشودہ می شود۔ چنانچہ حضرت مولوی رومی قدس سرہ در مثنوی فرمودہ نظم اے کہ خواہی کہ بلا جان و آخری جان خود را در تضرع آوری با تضرع باش تا شاداں شوی گریہ کن تا بے داناں خنداں شوی کیس تضرع را بر حق قدر است و آن بہا کا خواست زاری را کجاست اے خوشا چشمے کہ آں گریان دوست دے ہمایوں دل کہ آں بریان دوست

آخر ہر گریہ یا خندہ ایست مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست

باب چہارم در شکر

و آن سپاس و ستایش باشد مرمتعم را یا نعام او۔ و شکر ہم بدل باشد و ہم بزبان و ہم باعضاء و جوارح۔ اما شکر بدل آنست کہ منعم حقیقی را بشناسد و داند کہ ہر نعمت کہ بدو رسیدہ۔ از فیض بیغایت و لطف بے نہایت اوست۔ اما شکر بزبان آنست کہ بہرستہ حق را یاد کند و کلمہ الحمد لہ بسیار گوید کہ گفتن این کلمہ وفاست بشکر نعمت۔ اما شکر بجوارح آنست کہ قوت آن نعمت را در طاعت منعم صرف کند۔ و ہر عضوے را از اعضا بطلعت کہ بدان عضو مخصوصست۔ مشغول گرداند۔ مثلاً طاعت چشم آنست کہ نظر در مخلوقات بعبادت کند۔ و در علما و صالحا بنظر عزت بنگرد۔ و در ضعیفا و زبردستان بشفقت نگاہ کند۔ و طاعت گوش استماع کلام الہی و اخبار حضرت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام و قصص اکابر دین و پند و نصائح مشائخ و اہل یقین۔ و طاعت دست احسان یا فقیراں و محتاجاں۔ و طاعت پاے رفتن بہ مساجد و معابد و مزارات اولیا و تقدہ درویشان خالص و گوشہ نشینان بے طمع و زیارت علما و علما ہذا۔ چوں بحکم لیتن شکرکم لایزالکم فکر گزائی سبب زیادتی نعمت است۔ حق سبحانہ ملک و مال و جاہ و جلال را زیادت گرداند۔ بیت

شکر سوے شہر سعادت برد ہر کہ کند شکر زیادت برد

باب پنجم در صبر

و آن شکیبائی باشد بر مکارہ و بلیات کہ از حق تعالیٰ بہ بندہ مے رسد۔ و صبر صفتی بغایت مقبول و مرضی است۔ و منقبت صبر ہمیں بس است کہ بمضمون اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ عون الہی در دنیا باپیشاں باشد۔ و بہ فوائے اِنَّمَا یُوقِ الصّٰبِرُونَ اَجْرَهُم

یَقْدِرُ حَسَابِ مُزِدِ ابْتِشَانِ در غنچه بسیار و بے پایاں +
 هر که در تیر باران حوادث سپهر صبر بر رو کشد - هر چند نودتر خدنگ
 امیدش به دقت مراد پیاورد - زیرا که صبر مفتاح فلاح است - و در
 خانه راحت جز بدین کلید نکتاید - قطعه

کلید در گنج مقصود صبر است در بسته آئینس که بشود صبر است
 چه خارای کوه و چه دینای گردل لباس که هرگز نه فرسود صبر است
باب هشتم در رضا

و آن خوشنودی باشد هر چه از قصای خداوند سبحان به بنده رسد -
 و باید دانست که تیر قضا را هیچ سپری شایسته تر از رضا نیست -
 هر که سر بر آستانه رضا و تسلیم نهاد - زود بر صدر مسند سروری
 و سرفرازی نژاد نشست - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ تَرْضَوْا عَنْهُمْ نموید این
 حال است - وَ مُقِيتَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ تَابَ اللَّهُ الْأَعْظَمَ موکده
 این مقال - شعر

تقدیر چه سابق است تسلیم چه سود جز بندگی و رضا و تسلیم چه سود
باب نهم در توکل

و آن دل برداشتن است از اسباب و بحضرت مسبب الاسباب
 توجه نمودن و کفایت کارهای خود را از حق سبحان طلبیدن - و هر که
 کار خود بخدای تعالی تفویض نماید - در هر چه پیش آید - اعتماد بر
 کرم الهی کند - همه کار او بر وفق دلخواه ساخته و پرداخته گردد - مصرعه
 تو یا خدای خود انداز کار و دل خوش دار

باب دهم در حیا

و آن خصالتی شریف و سیرت مقبول است - و حضرت رسالت پناه
 صلی الله علیه و سلم حیا را شاخه از درخت ایمان گفته که اَلْحَيَاءُ
 شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ - و حیا از شرائط نظم عالم است اگر صفت
 شرم از میان افتد - و بیچکس را از بیچکس شرم نباشد - منظم

جہاں حیل پذیرد۔ و مصلح خلایق از یک دیگر فرد یزد۔ اما صفت
 حیا نے گزارد کہ ہر کس ہر چہ خواہد۔ بکند۔ بیت
 صفت شکن قلب نہانی حیا ست راہزن خیل طہی حیا ست
 پس معلوم شد کہ خاص و عام را از حیا فائدہ تمام است۔ و بے
 تاب آفتاب حیا ثمرات اخلاق نا رسیدہ و خام۔ شعر
 گر حیا بود بر اندر رسم عفت از میاں در حجابے در میان است از تفاضلی حیا ست

باب دہم در ادب

و آن صیانت نفس است از قول نا پسندیدہ و فعل نا ستودہ۔ و
 خود را و مردم را در پایہ حرمت داشتن۔ و آبروے خود و دیگران نا
 رعین۔ و حقیقت ادب آنست کہ در جمیع احوال متابعت حضرت
 رسالت پناہ علیہ الصلوٰات اللہ نمایند۔ کہ ادیب کامل اوست۔ چہ در
 کتب خانہ آذین ری قی قَاحَسَن تَآذِیْنِی کسے مانند او مؤوب و مذہب نشہ نظم
 ادب آموز ز آن ادیب کہ او ادب از حضرت خدا آموخت
 بر کسے خوال سبق کہ در ہمہ حال سبق از لوح کبریا آموخت

باب سہم و ہم در جد و جہد

جد سعی کردن است در تحصیل مطالب۔ و جہد رنج بردن است
 در اکتساب مقاصد و تارپ۔ و ایں صفت تابع ہمت ے باشد۔ ہر چند
 ہمت عالی تر بود۔ جد و جہد در طلب مقصود بیشتر واقع ے شود۔ و
 باید کہ مرد بلند ہمت از تحمل مشقت نترسد۔ چہ حال از دو
 بیوں نیست۔ اگر بجہد دامن مقصود بدست آید۔ فهو المراء۔ و اگر در
 حجاب توقف ماند۔ عذر او نزد عقلا واضح است۔ و علو ہمت او در
 طلب مفاخر و تأثر بر ہمہ ضائر ہویدا و لائح۔ بیت

در طلب میکوشم از ینم زبخت بلند و ینیم عذر من افتد بزرگاں را پسند

باب چہارم در ثبات و استقامت

و آن پایداری باشد در کفایت بہات و مداومت بر دفع مکارہ و

بلیات - و نه الحقیقت ثبات مثر میامن و برکات است - و منتهی فوائد
خلج و نجات - فرد

بناسے کار بنہ بر ثبات و ایمن باش کہ ہر بنا کہ بر اصل است پایدار بود
و مرد ثبات قدم آست کہ از راه و روش خود بدغدغہ هیچ موسوس
روسے بر نگرداند - و از رسم و طریق خود بوسوسہ هیچ موس اخلاف نوزد -
کہ مدد رفیق سخات جز بطریق ثبات روسے نیے نماید چنانکہ حکیم الہی عے فایده نظم
در تزدہ رہ سخات مداں بیچ خصلت بہ از ثبات مداں
میل داری برفعت درجات در معانی ثبات ورز ثبات
و نشاند ثبات وہ چیز است - یکے آنکہ در ہر کارے کہ شروع عے نماید -
اتمام آں بر فمہ اہتمام لازم داند - نظم

ہر طرح کہ انگنی چو مرداں جہدے بکن و تمام گرداں
یعنی علمے کہ بر فرازی باید کہ دگر گوں نسازی
و علامت دوم آست کہ سخنے کہ بر زبان او جاری شود - بنیقض
آں تا ممکن باشد - تکلم نمکند -

باب شانزدہم در عفو

و آں ترک عقوبت گنہگار است - در حال قدرت برو - و ایں
خصلت در فضیلت بر جملہ فضائل فائق است - و حق سبحانہ پیغامبر
خود را صلے اللہ علیہ وسلم! بدیں صفت امر کرد - کہ خُذِ الْعَفْوَ
فَرَاغِیر سِیرَت عَفْو را - و ازہیں بود - کہ حضرت رسالت صلوات اللہ
علیہ و السلام در روز فتح مکہ ہمہ صنادید قریش را کہ انواع ایذا
و آزار بدو رسانیدہ بودند - آزاد کرد و دہاے ایشان را بمزدہ عفو
شاد گردانید - رباعی

ما عادت خود بہانہ جوئی نمینم جز نیکیے خلق و نیک خوئی نمینم
و آنہا کہ بجایے ما بدیہا کردند ما بایشان بیخیز نمکوی نمینم
و حکما گفتہ اند - ہر چند گناہ بزرگتر است - فضیلت عفو کنندہ زیادہ

تر است - **لظلم**

عفو فرمودن مبارک خصلت است هر که دارد عفو صاحب دولت است
دل ز نور عفو روشن می شود و ز نیش سینه گلشن می شود
دوست دارد عفو را پروردگار آنچه ایزد دوست دارد دوست دار
اما عفو در حدی از حدود الهی نشاید - بلکه در آن محل قهر و
غضب بکار آید +

باب هفدهم در حکم

یکی از اخلاق الهی حکم است که قال الله تعالی إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ
حَلِيمٌ - و جمله اولیا را ازین صفت نصیب داده اند - تا بقوت آن
سورت غضب را که مفسد ایمان و پیشرو لشکر شیطان است -
بشکستند - و در حدیث آمده که قوی ترین شما آنکس باشد که
مردمان را بیفکند و از پاسه در آرد - قوی تر آنکس است که در حال
غضب خود را بیفکند و مالک نفس خود باشد - **بیست**

مردی گمان میبرد که بزرگوار است و پردلی یا خشمگر برائی داغ که کالی
مرد جلیم آنست که سیلاب غضب او را از چاه نتواند برد - و
نازده خشم در وی تصرف نتواند کرد - **لظلم**

چو حکم اندر آمد غضب گشت پست غضب را همین بردباری شکست
ستون خرد بردباری بود سبک سر همیشه بخواری بود
نوشیروان از بزرگوار پرسید که حکم چیست - گفت نهک خوان خلایق
است - چو حرف آن را چون برگردانند - بخ می شود - چنانکه بیج
طعامی بے ملح مزه نهد - بیج خلقی بے حکم جمال ننماید - نوشیروان
گفت علامت حکم کدام است - گفت جلیم را سه نشان است - یکی
آنکه اگر تزش رو می و سخت گو می با او سخن تمنخ در میان آرد -
او در برابر آن جواب شیرین بر زبان راند - و اگر بفعل نیز او را
برنجاند - باز می آن با او احسان نماید +

علامت دوم آنست که در عین آنکه آتش خشم برانگیزد خاموش
گردد - و این دلیل اطمینان دل و تسکین روح است *
نشانه سوم فرو خوردن خشم است اگر کسی نه الاق سستی عتوبت
بود - مشنوی

بدی را مکافات کردن بدی بر اهل صورت بود بخردی
بمعنی کسان که پے برده اند بدی دیده و نیکوئی کرده اند
و بپاید دانست که غضب در بسیار مواضع از حکم بهتر است - چه
غضبی که از جهت حرص و طمع یا بواسطه تکبر و خوشتن داری بود -
مذموم است - اما براسی اعلام معالم دین منبیس و جهت حفظ مراسم
شرع منبیس بسیار ستوده و پسندیده است - مثلاً اگر کسی از خیانت
محرمان حرم خویش حکم درزد - عقلاً و شرعاً و عرفاً مذموم بود - و
کمال مرد در آنست که محل حکم و موضع غضب را بنظر صیج تمیز
کند - تا هر جا آنچه مناسب بود - بکار برد - فرد
قدر و لطف اندر محل خود نکوست - بجای گل گل پاشد و جای خار خار

باب هشتم در خلق و رفق

مراد از خلق خوشخوئی است - و غرض از رفق نرمی و دلجوئی - یک
سازگاری باشد بملاطفت - و یک کار سازی بهدار و ملائمت - اما خلق
نیکو ترین نعمت و زیبا ترین فضیلت است - و چون حق تعالی ایماں
را آفرید - ایماں گفت الهی مراقب گرداں - حضرت حق جلالت عظمت
او را به نیک خوئی و سخاوت قوی ساخت - و در حدیث وارد است
که به بهشت در نیاید بخیل و بد خوے - بیت

من ندیدم در جهان جستجو هیچ ابلت به از خلق نیکو
حکما گفته اند نشان خوشخوئی ده چیز است - اول با مردمان در کار نیکو
مخالفت ناکردن - دوم از نفس خود انصاف دادن - سوم عیب
کسان ناچمتن - چهارم چون از کسی زلفتی در وجود آید - آن را

تاویل نیگو کردن - پنجم چوں گهنگار عذر خواهد - آں را در پذیرفتن -
 ششم حاجت محتاجاں بر آوردن - هفتم رنج مرواں کشیدن - هشتم
 عیب نفس خود دیدن - نهم با خلق روئے تازه داشتن - دهم با
 مردماں سخن خوش گفتن - فرد

همه خلق جہاں خلق پسندیدہ بکے کہ سوسے خلد بیس راه پداں خواهد بود
 و چه زیبا گفته است ہمدیس معنی - بیت

خوش است عالم آزادی و خوشنوی بدیں مقام در آگر بہشت میجوی
 اما رفیق سازگاری و مدارا باشد - و در خبر آمدہ کہ رفیق بیچ چیز نہ
 پیوندد - و الا کہ آں را بہشت دہد - و تا سازگاری بیچ کارسے مقرون
 نشود - الا کہ آں را بہم زند و ناخوش گرداند - و حضرت عزت بدیں
 صفت حبیب خود را صلے اللہ علیہ وسلم تعریف مے فرماید قَیِّمًا
 رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ لَئِنْ لَمْ یَخُنْ دَرَسَتْ سَبَبُ فَطَرِیَّتِ اِست و تری
 و ملاحت و پیادہ مروت و وصیت - بیت

بشیریں زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بمولے کشی

یاب یست و یکم در سخاوت و احساں

سخاوت سبب نیکنامی و احسان موجب دوستکامی و نجات فرجامی
 است - و بیچ صفت آدمیاں را و خصوصاً اشرف و اجماد ایشان
 را بہ از جو و سخاوت - بیت

شرف در سجود است و کرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدش بہ از جو
 سکندر از اسطو پرسید - کہ سخاوت دین و دنیا در چه چیز است -
 گفت در جو و کرم - اما سعادت دین آنست - کہ حق سبحانہ میفرماید
 مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امَّاَلِهَا - ہر کہ یک حسنہ بیارد - او را
 دہ حسنہ کرامت کنم - نظم

آنکہ ترا توشہ رہ مبدد از تو یکے خواهد و دہ مبدد
 بہتر ازین مایہ نہایت نیست سو کن آخر کہ نہایت نیست

اما سعادت دنیا آنست که مرغ دل خلق را بحکم آلاءش آن عجبیست
 الا حیات بکرم حید توان کرد - چون دل که سلطان است - در قید
 کس افتاد - قالب به تبعیت قلب در دام می افتد - و چون کرم
 مالک الزام جسد شد - ابواب سعادت برو گشاده و اسباب مرادات
 براسه او آماده شود

باب بیست و دوم در تواضع و احترام

تواضع سبب رفعت است - چه در حدیث آمده است - که مَنْ
 تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ یعنی هر که فروتنی نماید براسه خداست تعالی -
 خدا تعالی او را برادر - و درجه او بلند گرداند - بیست

تواضع نرا از بزمندی و بد ز راسه شرف سر بماندی و بد
 و تواضع آنست که کسی مقدار خود را از مقدار دیگران کمتر بیند - پس
 عزت و حرمت خود بر طرف نهاده دیگران را عزیز و محترم سازد -
 و انیس معنی کسی اجتناب می نماید - که شرف ذات و علو قدر او
 در معرض اشتباه مانده باشد - فاما آنکه فی نفس الامر بزرگی قدر
 و عالی مرتبه است - او از تواضع منتهی - زیرا که تواضع از بزرگی
 و جلالت او بیج کم نکند - بلکه تباہست و شوکت او نزدیک خالق و
 خلایق می افزاید - بیست

تواضع ز گردن فرازاں نکوست گداگر تواضع کد خوسه است

باب بیست و سوم در امانت و دیانت

علمای دین و عرفای صاحب یقین چنین گفته اند - که امانت
 رکن اعظم است از خصال حبیه و دیانت اصل محکم از اخلاق
 پسندیده - بنیاد ایمان امانت تمام گردد - چنانکه فرموده اند - لا اِیْمَانَ
 لِمَنْ لَا اِمَانَةَ لَهُ - قاعده شرع بحفظ قواعد دیانت نظام پذیرد - مثوی
 شرع که بنیاد جانت نهاد قاعده دین پدیانت نهاد
 در دلت از میل دیانت بود از شر دوزخ امانت بود

ہر کردار سے و گفتار سے کہ در آں نگری و در ہر دیدنی و شنیدنی
 کہ اطراف آں را مثال کنی۔ حد سے باہات دارد و حد سے بخیان۔
 چوں کہ در آں امانت نگاہ ندارد۔ خیانت کرده باشد۔ و ہر چہ
 خدا یہ بندہ دادہ۔ امانت است۔ کہ در آں خیانت روا نیست۔ مثلاً
 دیدہ امانت کہ یدان در آثار قدرت نگرند۔ و گوش امانت کہ
 یدان سخن حق گوش کنند۔ و زبان امانت کہ یدان ذکر خدا گویند۔
 و دست امانت کہ یدان نفع بخلق خدا رسانند و علیٰ ہذا چوں کہ
 دیدہ بنظر حرام بکشاید۔ و گوش بر استماع اقرار نا شناید نہد۔ و
 زبان بہتان و دروغ گوید۔ و دست بازار مسلماناں بکشاید ہر آئینہ
 در امانت الہی خیانت کردہ باشد۔ و نہی ربانی کہ فرمود **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا زُيْضًا بَعْدَ مَا نَبَّأْنَا بِالْحَقِّ** مثنوی

اے شدہ زایمان و امانت بری دین تو فارغ و دیانت گری
 ترس نداری کہ فنایت ہست شرم نداری کہ خدایت ہست

باب بست و چہارم در وفا یہ عہد

وفا کار جو اندران صاحب کمال است۔ و حسن عہد از خصال
 بزرگان ستودہ حال۔ و رضادہ ہر عہد سے کہ آرایش از خال وفا یابد۔
 مرغ دل پہنچ کس گردن از رشتہ دام نیست او بر شاید۔ حق سبحانہ
 تعالیٰ فرمود کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا بِالْعُقُوبِ** یعنی اے مومنان وفا
 کنید بچند۔ کہ با یکدیگر رہے بندید۔ و چاہے دیگر رہے گوید۔ تو کہ تعالیٰ
 ی **أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ** یعنی وفا کنید بچند کہ با من
 بندید۔ تا وفا کنم بچند شما۔ یعنی جزا سے پیر و عوض آں بشما
 دہم۔ و در حدیث آمدہ۔ کہ **لَا دِينَ لِمَنْ لَا يَهْدِي لَهُ كَمَال**
 دینداری نیست کہ را کہ رعایت عہد نکند۔ پیٹ

نہست بر مردم صاحب نظر
 خدمت از عہد پسندیدہ تر

باب بست و پنجم در صدق

راستی و راستگاری سبب یمنی و راستگاری است - قطعه
 راستان رسته اند روز شمار جد کن تا ازاں شمار شوی
 اندرین رسته راستگاری کن تا در آن رسته راستگار شوی
 بزرگان گفته اند - عرصه سخن از آن قراخ تر است که گوینده
 را پائے بیان در سنگ خلاف آید - تا نکل صدق در چمن سخن
 بوسے برنخوره اری میدهد - نفس ناطقه را دسته بخار دروغ بر بستن
 نشاید - قطعه

زبان پاک را جفت است بسیار که از لوث دروغ آلوده سازی
 اگر پاندری از ره صدق سر از گردون گرواں بر فرازی
 بیکه از بزرگان دیں فرموده - که بر تقدیرے که در دروغ گفتن خوف
 عقاب و در راستی امید ثواب نمودے - بایسته که عاقل از دروغ
 احتراز نمودے - و بجانب راستی میل کردے - از آنکه دروغ مرد را
 خوار و بیمقدار گرداند - بیت
 از کجی افتی به کم و کاستی از همه غم رستی اگر راستی

انتخاب از حبيب السیر

حمد و ثنوت

اقتراح سخن تمام قاور سے کہ داخلہ افراد نورانی اشانی در موارد خلافت جهانی، بعض حکمت شایعہ دوست - و ارتطاف اعلام عدالت و کشور ستانی سے سالکان کامرانی از مشیت قدرت کاملہ اویستوتی

حال ضعیف از تو توانا شده
کے ہمکاشت بودش دست رس
حافظ احکام ہدایت قوی
یافت شرف بر ہمہ سرداران
نکشت گوی رایت کفر و عناد
قتلہ جهانی کے قبضہ سنانہ
زلزلہ در خانہ کسریہ فکند
رہے زبیں رونق اسلام یافت
تربت آں سرور عالی مقام

اے ہمہ ہستی از تو پیدا شدہ
گر ندہ لطف تو قوت یکس
داسب اسباب خلافت قوی
از کرمست خاتم پیغمبران
چونکہ بر اخراجت اوانہ جہاد
شاہ مجسم را یسر الشہ شامہ
غلغلہ شوکت او بلند یاند
نور جیش تو ہدایت یافتہ
باد مشور و درود و سلام

ذکر امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

او ابن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیمم بن مرہ است کہ در سلسلہ انبیاء غیر الہیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القیام انتظام داد - و در حدیثی ام المومنین سیدہ بنت صخر بن عامر است کہ دختر عم ابو قحافہ بود - و ولادت آں جناب بعد از واقعہ اصحاب نبیل بدو سال و چہار ماہ در آخر روز دو شنبہ

دست داد۔ و تائش در ایام چاہلیت عبد الکعبہ بود۔ اما چون
بشرف اسلام مشرف گشت۔ حضرت رسالت آپ آں اسم را
بعہد اللہ تغیر فرمود۔ و اول کسی کہ تصدیق معراج کرد۔ ابوبکر
بود۔ بنا بران لقب بصدیق شد۔ در زمان خلافت او را خلیفہ
رسول اللہ می خوانند۔ جمیع از اہل حدیث روایت کرده اند۔ کہ
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ عرض منکرم اسلام را
بر بیچ احدی۔ مگر آنکہ او را در قبول ترددی و تفکری نمود۔
مگر ابوبکر کہ بے توقف ایماں آورد۔ و باتفاق ارباب فضل و محال
او اول کسی است از رجال احرار کہ جمال حال او بحلیہ ایماں
زینت یافت۔ و انوار ہدایت پر وجہات روزگارش تنافت۔ و
نخستین شخصی است کہ بر مسند خلافت نشست۔ و در حین وفات
خلیفہ تعیین کرد۔ و اول کسی است کہ در حضور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ خواندہ مشرکان را باسلام دعوت نمود۔ و نخستین
مومنی است ازین است کہ بہ بنای مسجد پرداخت۔ و صاحب
شرط و حاجب مقرر ساخت۔ دفع شر سیلہ کذاب و ارباب
ازنداد در زمان خلافت او بوقوع پیوستہ۔ و فتح از بلاد عراق
و شام ہمدراں ایام واقع گشتہ۔ وفات آں خلیفہ نجستہ صفات
بقولے در روزہ و ثنہ ششم جمادی الآخر سال سیزدہم از ہجرت
دست دادہ۔ و بروایت اکثر مؤرخان آں واقعہ در روز جمعہ بست
و دوم یا بست و سوم ماہ مذکور اتفاق افتادہ۔ و در روزہ منورہ
حضرت خیر البریہ علیہ السلام والتجیہ مدفن گردیدہ۔ مدت
خلافت بقول اصح اشہر دو سال و سہ ماہ و چند روز بودہ۔
و زمان حیاتش شصت و سہ سال۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیعت ابوبکر بن ابی قحافہ

کافہ علمائے امام و علامہ فضلاء اعلام مرقوم گردانیدہ اند۔

کہ چون حضرت رسول علیہ و علی آلہ السلام از عالم غم اسخام
 بریاض دار السلام انتقال فرمود۔ جمیع کثیر از انصار در تظیفہ بینی
 ساعدہ کہ مہات کلیہ را آسجا قرار میدادند۔ مجتمع گشتند۔ و داعیہ نمودند
 کہ امر خلافت را بر سعد بن عبادہ مقرر سازند۔ چون این خبر بمساج
 اشرف مہاجر رسیدہ۔ صدیق و فاروق و ابو عبیدہ بن الجراح با دیگر
 از اصحاب خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم! بدان مجمع شتافتند۔ و
 میان مہاجراں و انصار در باب تعیین شخصے کہ متصدی امر خلافت
 گردد۔ گفت و شنود بسیار واقع شدہ۔ ہر یکے از فریقین در ذکر
 مفاخر و مناقب خویش سخاں بر زباں آوردند۔ و چون انصار دانستند۔
 کہ اکابر مہاجر خلافت سعد بن عبادہ قبول نہ نمایند۔ گفتند۔ مَیْتًا
 آمِیْنُ و مَکْمَلُ آمِیْنُ۔ مہاجراں بر زباں راندند۔ کہ تعداد امرا مستلزم
 ہیجان مواد فتنہ و فساد است۔ بالآخر فاروق گفت۔ اے گروہ
 انصار شما از سید ابرار صلی اللہ علیہ و علی آلہ اطہار! تظنید
 کہ فرمودہ۔ آلاَیْمَةُ مِنَ الْقَدَرِیْنِ۔ بشر ابن سعد انصاری جواب
 داد۔ کہ بخدا سوگند کہ من این حدیث را از حضرت خاتم
 النبیین صلی اللہ علیہ وسلم! شنیدہ ام و میدانم۔ کہ این ہم
 بر یکے از قریشیاں قرار یابد۔ ابو بکر گفت۔ اَحْسَنْتُ اَحْسَنْتُ
 یَقْمُ الرَّحْلُ۔ اے گروہ مسلماناں! من این منصب را طالب
 نیستم۔ باید کہ با یکے ازین دو بزرگوار یعنی عمر ابن الخطاب یا
 ابو عبیدہ بن الجراح بیعت نماید۔ ایشاں گفتند۔ با وجود فضیلت
 و سبقت تو در اسلام چگونه متصدی این امر گردیم۔ دست
 بیرون آر۔ تا با تو بیعت کنیم۔ و سخت فاروق مباہلت نمود۔
 و روایت آنکہ اول کہ با بکر بیعت نمود۔ بشر بن سعد انصاری بود۔
 و بعضے از مورخین گویند۔ نخستین شخصے کہ با صدیق بیعت نمود۔
 عباد بن بشر بود۔ و العلم عند اللہ الودود۔ بصحت پیوستہ۔ کہ در

تقیه بنی ساعده حضار مجلس از مهاجر و انصار بخلافت صدیق اطاع
نموده بیعت کردند - و روز دیگر بیعت عام بوقوع پیوست - و چون
امر خلافت بر ابوبکر قرار یافت - چنانچه خیر البشر فرمود - اسامه بن
زید را با لشکر فرخنده اثر بجانب دیار شام ارسال فرمود - و از آن
جیش کسی غیر فاروق تخلص ننمود - روایتی آنکه اسامه تا بدان
منزل که پدرش شهید شده بود - رفته به از آنکه با مخالفان ملاقات
نماید - باز گشت - و قتل آنکه سیان او و مخالفان مصاف اتفاق
افتاد - و اسامه بفتح و ظفر اختصاص یافت - آنگاه عثمان مراجعت
بصوب مدینه تاهت +

خروج اسود عنسی در یمن و کشته شدن او

اسود عنسی که ملقب به ذو الحجار است - در اواخر اوقات حیات
سید کائنات علیه و آله افضل الصلوات در حدود ولایت یمن دعوت
نبوت کرد - و چون او در فن کفایت و شعبه مهارت تمام داشت
و امور غریبه بمردم می نمود - جمعی کثیر از قبائل عرب بنیوتش
اعتراف آوردند - و اسود بآن جماعت مستظرف گشته با هفت صد
سوار و سی صد پیاده جوار بجانب صنعاء توجه نمود - و حاکم آن
ولایت شهر بن باذان که مسلمان بوده - مقابله کرده بقتل شهادت یافت
گشت - و اسود بشهر صنعاء رفته زن شهر بن باذان را بجهالة نکاح
در آورد - چون خبر خروج آن مدعی کذاب بسبع شریف حضرت
رسالت آپ رسید - آن جناب به بعضی از امرا و نگاشته گان
خوایش که در حدود یمن بودند - نامه نوشته ایشان را بر قتل اسود
تحریر فرمود - فیروز که پسر عم مشکوئه شهر بن باذان بود - پیش
دختر عم خود که حالیا زوج اسود بود و متابعت دست محمدی می نمود -
رفت - و داعیه کشتنش که داشت - باو گفت - آن مومنه بر زبان
آورد - که من شخصی ازین کذاب و فاسق تر ندیدم - شب همه شب

بشرپ شراب قیام می نماید - و تا چاشنگاه در خواب مانده غسل
 جنابت بجا نمی آرد - اکنون باید - که شما در فلاں شب به فلاں
 موضع آمده دیوار خانه را سوراخ کرده بسر بالین اسود روید - و همیشه
 را با تمام رسانید - فیروز گوید - در شب موعود من با شخصی دیگر داد و ده
 نام بداں سو شافه دیوار خانه بشکافیم - و من جرأت نموده
 بدانجا در آدم - و چون از غایت خوف و دهشت شمشیر خود را
 در پیروں فراموش کرده بودم - سر و ریش آن ملعون را گرفتم -
 و بقوت هر چه تمامتر گردنش را چنان تاب دادم که بشکست -
 پس سر اسود را از تن جدا کرده بمنازل خویش باز گشتم -
 چون صبح صادق طلوع نمود - مؤذنی را فرمودند - که یا ذرا قیام
 نماید - و او پس از آنکه آن تحتاً رسول الله گفت - أَشْهَدُ
 أَنْ عِنْفَةَ كَذَّابٍ - و جمله نام اسود است - متابعان اسود از
 شنیدن آن کلمه در خروش آمده - فیروز سر اسود را به جانب
 ایشان انداخت - و آن جماعت پراکنده گشته بمنیای از ایشان
 نجات یافتند - گریند مدت استیلائے اسود بر یمن سه ماه پیش
 نبود - و قتل او قبل از وفات سید کائنات علیه افضل الصلوات
 بیکروز بوقوع انجامید - و آن حضرت را ایں صورت معلوم شد -
 و اصحاب را خبردار گردانید - و بر زبان معجز بیان گذرانید - که
 قَدْ فُيُذَذُّ - و روایتی آنکه بعد از انتقال پینمبر آخر الزماں بریاض
 رضواں صدیق لشکرے مجدد بامرای یمن ارسال داشته - و ایشان
 را بمقتله اسود مامور ساخته - و میان اهل اسلام و اصحاب ظلام
 محاربه بوقوع پیوسته نسیم فتح و فیروزی بر پرچم علم امت سید
 عالم علیه السلام و سلم وزید - و اسود بر دست فیروز مقتول
 گردید *

ذکر از تعداد قبائل عرب از ملت محمدی و

بیان محاربه خالد بن ولید با طلحه اسدی

چون واقعه انتقال سید اختیار صلی اللہ علیہ و علیہ آلہ و سلم در اطراف بلاد و دیار انتشار یافت - اکثر قبائل عرب قدم در دامن از تعداد بنی نضله - فرقه اولی زکوة را مکروه داشتند - و طائفه تن آسانی اختیار کرده صوم و صلوة را بگذاشتند - و مهم طلحه بن خویلد اسدی و مسيلمہ کذاب کہ دعوی نبوت میکردند - توت یافت - جمعی کثیر در رایت نکبت آیت ایشان مجتمع گشتند - و طلحه در زمان حیات سید کائنات علیہ رولح الصلوات و فرائض التلبیبات ہمیشہ طبیب شفا شرف صحبت آن حضرت را دریافت - و ایمان آورده بقیلہ خود باز گشت - آنگاه مرتد گشته آغاز دعوی نبوت کرد - و مجموع بنی اسد ترک مسلمانان داده بر سالت و سے اقرار نمودند - ابو بکر در اوائل سال دوازدهم از ہجرت خالد بن ولید را با سہ ہزار مرد شمشیر زن بقتال ارباب ردأت نامزد کرده - خالد بمسکہ طلحه نزدیک رسیدہ ناثرۃ قتال مشتعل گردانید - و طلحه کشتی بر سر انداختہ در گوشہ بنشست - و ہر دم گفت - کہ محل نزول وحی است - عتبہ بن حصین قرازدی کہ باو پیوستہ بود - در اثنای جنگ چند نوبت نزد طلحه رفتہ پرسید - کہ جبرئیل نازل شدہ یا نہ - او بجواب مے گفت - کہ ہنوز نیامدہ - مگر دو نوبت آخر گفت - کہ جبرئیل نزول نمود - و با من گفت إِنَّ لَكَ بِمَاءٍ كَرِيمٍ ۖ لَا تَنْسِيَهُ ۖ بِعَنِي أَمِيدٌ تُو بَامِيدِ خَالِدِ هَمْدُوشِ نشود - و میان شما حالتی است کہ ترا آن فراموش نکرود - عتبہ بعد از شنیدن این سخن آواز برآورد - کہ اے بنی قرازه فرار اختیار نہائید - کہ این بد بخت دروغ گو است - آنگاه آن قوم بگریخت - و خالد بن ولید بر سپاہیان طلحه حملہ کرد - و ایشان

بیشتر از میدان ستیز رو بود اسے گریز نہادند - و طحی بجانب شام
شافت - و بالاخر باسلام مساعد گشته در حرب نہادند شربت
شہادت چشید +

ذکر ششم از حال میسمہ و سجاح و بیان

از دواج ایشان بے وقوع نکاح

میسمہ کہ نام او ثابت بن قیس است - در پیامہ آغاز دعوی
نبوت کرد - و بنا بر آنکہ از فن سحر و شعبدہ وقفہ تمام داشت -
امور عجیب بر مردم خود نمود - و در برابر آیات بیانات الہی کلمات
مفرغہ سجع ترتیب دادہ بر اتباع خویش بخواند - بعد از فوت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کارش قوت گرفت - و صد
ہزار کس در ظل علم شقاوت شمیم او مجتمع گشتند - در خلال این
احوال سجاح بن حارث ثعلبہ کہ عورتی نصرانیہ بود - بنا بر حسب
ریاست آغاز دعوی نبوت کرد - و سخنان مسجع بر زبان آوردہ -
جموع بنی ثعلب کہ قوم و سہ بودند - دیں دعوی او را تصدیق
نمودند - و ناگاہ بر سر قوسے از عرب تاختہ بنہاب احوال آن قبیلہ
پرداختند - و اکثر ایشان را دغین خاک ساختند - آنگاہ ارباب تدبیر
صلاح چنان دیدند - کہ بحاریہ متابعان ملت حضرت رسالت صلی
اللہ علیہ اقدام نہایند - اما سجاح کلہ چند مسجع خواند مبنی بر آنکہ
اول بجانب پیامہ رفتہ مہم میسمہ را فیصل مے باید داد - و آن
جماعت طریق متابعت سلوک داشتہ - سجاح رایت غریمت بطرف
پیامہ بر افراشت - و میسمہ ازین معنی وقوف یافتہ جمعے را برسم
رسالت نزد سجاح فرستاد - تا کیفیت حال او را معلوم نہایند -
و بعد از آمد و شد رسل و رسائل آن کذاب و کذابہ را حقیقت
مہم یکدیگر معلوم شد - و بین الحائنین مصالح بوقوع پیوست -
و سجاح بر لشکر پیشی گرفتہ با دہ کس از خواص نزد میسمہ رفت -

و او در خیمه که نزدیک بقعه خود نصب کرده بود - با و سه ملاقات نمود - و آن دو کذاب در آن خلوت کلمات مسیح و عبارات مزخرفه بر یکدیگر خوانده مائل بمواصلت بهم گشتند - و سه شبانه روز بکام دل گذرانیدند - آنگاه سجاح طبل رحیل کوفته بقوم خویش پیوست - اصحاب او از و سه سوال کردند - که ملاقات سیله با تو چگونه اتفاق افتاد - جواب داد - که سیله را مانند خود پیغمبر مسل یافتم - و بموجب و سه سمای عنان توسن نفس بمناجحتش تانقم - آن طائفه پرسیدند - که مر تو چه بود - گفت ای سچ - گفتند عیب نمام باشد که مثل تو عقیقه بے مهر شوهر کند - اکنون بیامه باز گشته طلب مهر نمایی - سجاح بطح خام بار دیگر متوجه بیامه شد - و چون سیله از قدم او خبر یافت - فرمود - تا ابواب قلعه را مضبوط ساختند - و بنقش شوم بر زبر دروازه برآمده از سجاح پرسید - که بچه سبب رنجه شده - سجاح صورت حال را بیان کرد - سیله مؤذن سجاح را طلبیده گفت - که در میان قوم خویش ندا کن که سیله رسول خدا نماز بآدا و نماز نختن را جهت مهر سجاح از شما برداشت - آنگاه سجاح بمسک خود معاودت نمود - و بروایتی چند روز در آن لاجی رحل اقامت انداخت - تا سیله نصف خرامی بنی بیامه را برسم کابین نزد او فرستاد - القعه از بی واقعات در میان قبائل کذب سجاح ظاهر گشته از متابعت پشیمان گشتند - و رو بمنازل خود آورده بدین اسلام رجوع کردند - و سجاح با چهار صد نفر عنان عزیمت بموصل که مسکن او بود - منعطف گردانید - و تا زمان حکومت معاویه زنده مانده جمال حاش بحلبه ایماں زیور یافت - آنگاه بعالم آخرت شافت .

واقعه بیامه و قتل سیله

خالد بن ولید چون از قضیه یمن فراغت یافت - بهت بست هزار

نفر جانب یمامه شتافت - در آن وقت سیلیم چهل هزار مرد چزار
 فراهم آورده در نواح بلخ که آن را حدیقه الرحمن می گفتند - و
 بالاخر به حدیقه الموت موسوم شد - مستعد جنگ و پیکار نشسته بود -
 چون تقارب فریقین بتلافی اینجامید - و تاثره حرب و تالش بباد حمله
 ابطال رجال مشتعل گردید - خشیت ارباب ضلال را استیلا دست داده
 فوجی کثیر از قرای اصحاب بعر شهادت ناظر شدند - و کفار خود را
 به عیبه خالد رسانیده آن را بشگافتند - چون ثابت بن قیس انصاری
 و زید بن الخطاب و برادر بن مالک غلیه کفار و فرار امت سید
 ابرار را مشاهده نمودند - زبان ملامت کشاده کمر شجاعت بر میان بستند -
 و بنا بر اتمام ایشان مسلمانان دلیر تر شده بر اتبار سیلیم حمله
 کردند - محکم بن الطیف که از اعظم شجنان یمامه بود - به قتل رسید -
 و بدان سبب کفار شکست یافته از میدان نیرو رو باده گریز
 نهادند - و به حدیقه الموت راه جسته مستحسن شدند - برادر بن مالک
 تیغ جهاد آخته و خود را در آن بارغ انداخته چندان کشتن و کوشش
 نمود - که اهل یمامه ابواب حدیقه را باز گذاشتند - و مسلمانان در آنجا
 ریخته بسیارے از کافران را بقعر جهنم فرستادند - و سیلیم بر دست
 وحشی قاتل سید الشهداء حمزه بن عبد المطلب رضی الله عنه و
 ابن عامر انصاری کشته شد - و نسیم فتح و ظفر بر پرچم اسلام
 وزید - و ااسے کفر و ضلالا نگوناد گردید - و مهم مردے که در قلعه
 یمامه مستحسن بودند - بطریق مصالحه فیصل یافت - و خالد خیر این
 فتح مبیین را با خمس غنائم نزد صدیق فرستاد - و التوابع فرج و
 سرور بر وجنات ارباب توبه یافت - و در آن جنگ از سپاه
 سیلیم چهارده هزار نفر به قتل رسیدند - و از مسلمانان بروایت
 مقصد نفر و به قول اکثر مورخان سی صد و شصت کس
 شربت شهادت پوشیدند *

در اسلام مثنیٰ بن حارثه شیبانی و قنق خالد
 بن ولید بجناب عراق هجرت تمهید مہلے مسلمان
 در سال دوازدهم از ہجرت پیغمبر آخر الزماں مثنیٰ بن حارثه
 کہ از اعیان بنی شیبانی بود۔ بنابر حب مسلمان بہ مدینہ شتافتہ
 زبان بکلمہ توحید جاری گردانید۔ و بعرض ابو بکر رسانید۔ کہ قوت
 و جمعیت ملوک عجم بہ صنعت و پریشانی سمت تبدیل گرفت۔ و
 دولت و اقبال آل طائفہ بہ ملکیت و ادبار صفت تغیر پذیرفتہ۔
 امید آنکہ مرا شرف اجازت ارزانی داری۔ تا باتفاق مردم کاری لشکر
 محدود کوفہ و سواد عراق برم۔ و آل دہار را از دست کفار اشرار
 بر آورم۔ ابو بکر او را نصحت داد۔ مثنیٰ برآں موجب بہ تعظیم رسانید۔
 و بسیاری از مراعی و مویشیہ فارسیاں را بہ تصرف در آورد۔ و جمعی
 در صدد منع آمدہ باجتماع سپاہ و ارسال رجال رزمخواہ اقدام نمودند۔
 و چوں این خبر بہ مدینہ رسید۔ ابو بکر بہ استصواب چارہبر ہماجر
 و مشاہیر انصار زمام سردارے سپاہ عراق و مقاتلہ اہل کفر و
 شقاق را در قبضہ اقتدار خالد بن ولید نهاد۔ و نامہ ہوسے
 نوشت۔ کہ از یرامہ رودے توجہ ہداں صوبہ آورد۔ و در اعلاے
 اعلام اسلام مسلحہ جمیدہ مبذول دارد۔ و خالد با قریب دہ ہزار
 سوار نامدار بسواد عراق درآمد۔ مثنیٰ بدو پیوست۔ در آن وقت
 حکامے کہ بہ سواد دخیلہ بودند۔ میان ایشان و مسلمانان ہم
 بمصالحہ انجامیدہ۔ و خالد جزئیہ بر ایشان مقرر ساختہ بجانب ایلہ
 شتافت۔ ہرمز در آن معرکہ بہ ضرب تیغ خالد کشتہ گشتہ نصرت
 نصیب اہل اسلام شد۔ و مقارن آن فتح قارن کہ امیر اہواز
 بود۔ و با سپاہ صف شکن بہ مدد ہرمز آمد۔ نزد بہ معرکہ
 مسلمانان رسید۔ و خالد او را استقبال نمودہ آتش قتال برافروختہ۔
 نوبت دیگر شیم فتح و ظفر بر پرچم ارباب توحید وزید۔ قارن در

پنجہ تقدیر اسیر گشت - و قریب سی ہزار از کفار خاکسار برقم شمشیر
 آبدار و ذک نیزہ شہاں کردار از پایے در افتادند - و بسیاری از ایشان بقتید
 اسار گرفتار گشتند - بعد ازیں واقعہ کمرے شخصی را کہ موسوم بہ ہزار مرد بود -
 با جمیع کثیر از دلیران میدان نبرد بہ جنگ خالد فرستاد - و مدت مقابلہ و
 مقاتلہ ایست روز امتداد یافت - و در روز آخر ہزار مرد بردست خالد با ہزار
 سالما برابر شدہ کفار بگریختند - آنگاہ جاپان نامی با سی ہزار مرد خنجر گذار
 بہ محاربت خالد مبادرت نمود - ہمہ او نیز مثل سائر جمعیان بہ فیصل انجامید -
 و خالد دریں محاربات غنائم موثر و اموال نامحصور گرفتہ شمس آل را بہ
 مدینہ فرستاد - و نئمہ بر لشکریان تقسیم فرمود - و ہم دہیں سال بہ عنایت
 ملک متغال ابتار و جین الترو و دوتہ الجندل نیز با ہتھام خالد بن ولید
 و مثنیٰ بن حارثہ شیبانی و سائر سامیان خرد مسلمانی مفتوح گشت -
 و رفعت ماچچہ اعلام اسلام از فرق فرقدین در گذشت -

ذکر نہضت سپاہ اسلام بحجاب ولایت شام و معاودت سفارت ہشام و فتح مسلمانان بجن ملک اعلام

در سال سیزدہم از ہجرت خیر الانام علیہ التبیۃ والسلام ابو بکر را داعیہ
 فتح شام در خاطر افتاد - ہفت ہزار مرد مقاتل را یراق نمود - و سردارے آن
 سپاہ را بہ عمرو عاص و ابو عبیدہ بن الجراح و یزید بن ابی سفیان و
 سرچیل بن حسنہ تفویض فرمود - و عمرو عاص را بامارت فلسطین نامزد
 کرد - و ابو عبیدہ را بابالیت حمص و یزید بن ابی سفیان را بحکومت
 دمشق و سرچیل را بریاست اردن - و چنان مقرر نمود - کہ چون امرے
 اربعہ در یک موضع مجتمع باشند - امارت تمامی لشکر تعلق بہ ابو عبیدہ
 داشتہ باشد - و اگر متفرق باشند - ہر یک بہ امارت سپاہ و ناحیہ
 خود قیام نمایند - الفصد چون آن جماعت طے مراحل و منازل کردہ
 بہ ملک شام در آمدند - ابو عبیدہ بمقتضای رائے خویش یا باشارات
 ابو بکر ہشام بن عاص را کہ برادر عمرو بود - یا دیگرے از خواص

نامزد رسالت قیصر فرمود تا او را به قبول دین اسلام و متابعت غیر الانام
 علیه الصلوة والسلام دعوت نموده لوازم نصیحت بجا آورده از عناد و لجاج
 نخی فریادند. از هشام مروی است که گفته بچوں از ابو غلبیده حضرت یافته
 بجانب مملکت هرقل شتافتیم - در غوط دمشق بهایه سر بر جیلد که در آن
 ولایت از قبل قیصر بر مسند کامرانی متمکن بود - رسیدیم - و او در آن وقت
 بر تخت بلند مسکن داشت - و بر چاهباز از راست و چپ او ایمل
 بر کرسیها نشسته و جامه‌های زرین پوشیده - او جیلد انواب سیاه در بر
 داشت - چون چشم جیلد بر ما افتاد - کسی باستقبال فرستاده پرسید - که بچه
 مهم قدم ریخته شده اید - گفتیم که ما سبب آمدن خود را نگوئیم الا به جیلد -
 جیلد ما را پیش طلبیده بے واسطه در تکلم آورده - ما او را باسلام دعوت
 کردیم - قبول نکرد - آنگاه سوال کردیم - که چرا کسوت سیاه پوشیده جواب
 داد که این کسوت را سواد خود ساخته سوگند خورده ام که آن را از تن بر نکشم -
 تا وقتی که شما را از نوحه شام بیرون نکنم - ما گفتیم - که غیب نذرے
 کردی و عجب امری بخاطر آوردی - و حالانکه ما بر آن عزیمت این
 مسافت پیوده ایم که ترا بیک پادشاهی را که از تو بزرگتر است - از ملک
 روم و شام اخراج نماییم - و درین دیار شعار ملت سید ابرار صلی الله علیه
 و علی آله الاخیار ظاهر فرماییم - جیلد گفت - این معنی طائفه سمر را میسر
 خواهد شد نه شما را - ما پرسیدیم که سمر کدام قوم اند - جواب داد که سمر
 جمیع اند - که بروز روزه دارند و بیشب نماز گذارند - گفتیم - و انند که
 صیام و قیام ما برین منوال است - و بعد از استماع این سخن تغییر
 تمام بجانش راه یافتند - در حال شخصی را رفیق ما گردانیده نزدیک بنفخه فرستاد -
 و پس از آنکه ما بدر الملک قیصر در آمیم - آن شخص گفت - که شتران شما
 قابل آن نیست که سوار شده بپایگاه پادشاه روید - اگر خواهید - هر اکب
 راهوار حاضر سازم - جواب دادیم - که بهمین وضع ما در خانه قیصر خواهیم
 رفت - و او ما را متوقف گردانیده صورت حال عرض داشت - از هر قله

جواب آمد - که هر نوع خواهند - ایشان را دستوری ده - تا بیایند - و
 ما چون بدرگاه پادشاه رسیدیم - شتران را بخوابانیدیم و گفتیم **إِنَّا إِلَهُ اللَّهِ وَ إِلَهُ اللَّهِ أَكْبَرُ** - و از گفتن این تکبیر غرغ و کوشک و
 بروایتی مجروح قصر قیصر مانند شعله تر از باد صرصر در حرکت آمد -
 قیصر این صورت را مشاهده کرده کسی نزد ما فرستاد - که شما را نرسد -
 که این جا اظهار ملت کنید - سخنی و پیغامی که دارید - اعلام نمایند -
 ما جواب دادیم - که بغیر قیصر سخن نگوییم - و قیصر این ملتس را
 مقبول داشته رخصت طاقت داد - ما به مجلس او آمده دیدیم - که بر
 تختی نشسته - و جمعی از مردم قوی هیکل در پاسه سرش استاده اند -
 که تمامی ارکان دولتش اند و لباسهای سرخ در بر دارند - و چون
 چشم او بر ما افتاد - تبسم نموده پرسید - که چرا مراسم تحیت بجا نیاوردید -
 جواب دادیم - که تحیت ما بر شما حلال نیست - همچنانکه تحیت شما بر ما -
 گفت - تحیت شما بر پادشاه چه باشد ؟ گفتیم که السلام علیک -
 گفت - او بچه کیفیت جواب گوید ؟ جواب گفتیم که همین لفظ را
 منتقل گرداند - باز پرسید - که بزرگترین الفاظ شما کدام است ؟ گفتیم
إِنَّا إِلَهُ اللَّهِ وَ إِلَهُ اللَّهِ أَكْبَرُ - درین وقت نیز دیگر باره آن غرغ حنین
 گرفت - برقل گفت - که هرگاه در خانهای خود این کلمه بر زبان رانید -
 این صورت مشاهده می شود ؟ گفتیم - که ما هرگز در میان خویش مثل
 این حالتی ندیده ایم - قیصر گفت - اے کاشکی در جین گفتن این
 کلمه خانها بر سر شما فرود آمدی و یک نیمه ملک من زائل گشتی -
 گفتیم که چرا ؟ گفت - که ذرت نصف از ملک بر من آسان تر است
 از ظهور دین محمدی - هشام گفت - قیصر بعد ازین قیل و قال و
 جواب و سوال فرما داد - تا ما را در منزله فرود آوردند و خدمات
 شایسته کردند - و پس از انقضای سه روز شبی ما را در غلوت طلب
 داشته حکایتی چند پرسید و جواب شنید - و گفت کاش خدا نعلی

بدرقه توفیق من گرداند - تا دست از تثبیت امور مملکت کوتاه ساخته
 به حجاز روم و لوازم عبودیت کمترین کس از شما بتقدیم رسانم -
 لیکن دریغ که دل از سلطنت و فرمانروائی بر من نمی توانم گرفت - بعد از
 وقوع این سعادت قیصر هشام را رخصت معاودت ازلانی داشت -
 و ایشان بر رواصل خویش نشسته رو بخدمت ابو عبیده آوردند - و
 پس از وصول آنچه در آن سفر دیده و شنیده بودند تفصیل معروض
 گردانیدند - و ابو عبیده بعد از استماع این سخنان قیصر متعجب گشته
 این آیه بر زبان راند - که خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ عَلَى سَمْعِهِمْ
 وَ عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةً وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ - و کیفیت حال را با دیگر
 عرض داشت نمود - و لشکریان را بتنبیه قتال اشتغال نمود -
 چون قیصر از در آمدن سپاه اسلام به ولایت شام خبر یافت -
 برادر خود مذاق را با پناه هزار یا هفتاد هزار مرد جراح جهت تدارک آن
 مهم بنواسه فلسطین فرستاد - و خود به انطاکیه شتافته به اجتماع سائر
 جنود نمکبت ورود فرماں فرمود - و عمر عاص کیفیت حال را بدار الخلافه
 نوشت - ابو بکر عجمه الوقت ماشم بن عتبہ بن ابی وقاص را با سینه هزار
 کس مجدد باعداد فرستاد - بعد از آن مکتوبی به خالد ولید در قلم آورد
 بدین مضمون که امارت سپاه شام را به جانب تو تفویض کردیم - تمام
 عراق را در کف کفایت بشیئه نهاده تو پدیدار شام روی و لشکر اسلام
 را در سایه اعلام نصرت انجام چای داده هست بر دفع کفر و روم و
 شام مصروف داری - و چون این نامه به خالد رسید - بموجب فرموده
 عمل نموده با سپاهی که در معرکه یمامه همراه داشت - علم توجه بطریق شام
 بر افراشت - و در آشنای راه به فتح بعضی از قلاع و قصبات پرداخته در
 منزل قناده بصری با ابو عبیده پیوست - و متوجه فتح آن بلده شد -
 مردم بصری جزیه قبول نمودند - بعد از آن خالد و ابو عبیده به مدد
 عمر عاص شتافته در فلسطین بوسی ملحق گشتند - و طائفه سپاه روم

که در حدود فلسطین بودند - بر جمعیت مسلمانان اطلاع یافته به طرف
 اجنادین که موضع است در میان رمله و بیت خیرین رفتند - و
 مسلمانان نیز بدان جانب توجه نمودند - و در آن وقت سی دشت
 هزار کس در ظل رایت خالد بودند و عدد جنود روم و شام را از هفتاد
 هزار یا سی صد و بیست هزار گفته اند - و بعد از تلاقی طرفین حربی
 صعب دست داده هریمیت بر لشکر کفار افتاد - خالد بعد
 ازین واقع با لشکر ظفر قرین متوجه دمشق شده آن را محاصره فرمود -
 در آن اثنا بد صفوح پیوسته که هشت هزار نفر لشکر روم جهت امداد
 دمشقیان سفر کرده در موضع مرج الصفر رسیده اند - و خالد متوجه
 ایشان گشته به یک حمله جمله آن سپاه را هزیمت داد و قریب هزار کس
 را به دوزخ فرستاده گریختگان را تعاقب نمود - بعد ازین فتح مبین
 خالد با سپاه ظفر قرین کثرت دیگر عنان عزیمت به جانب دمشق
 انطاف داد و به ظاهر آن بلده خود آمده در باره محاصره و محاصره
 شامیان اهتمام کرد - در خلال آن احوال معلوم شد - که چون غیر
 واقع احتیاجی به سمح هرقل رسیده لشکر بسیار ترتیب نموده بجانب
 خالد روان کرد - لاجرم خالد با اتفاق سائر سپه سالاران اسلام از ظاهر
 دمشق برخاسته روم برومیان آورد - و در کنار شهر بزموک
 بدیشان رسیده از جانبین بتسویه صفوف پرداختند - در آن معرکه
 جنود روم سی صد هزار بودند - و لشکر اسلام چهل هزار - و پیش
 از آنکه دلیران روزگار به هیچان غبار معرکه کارزار بردارند - قاصد
 از مدینه رسیده یازده یلند گفت - مژده باد ای مسلمانان که اینک
 از نزد خلیفه رسول الله دوازده هزار سوار خنجرگذار بمدد شما رسد -
 و در پهلوی خالد ایستاده آهسته او را از قوت ابوبکر و خلافت عمر
 خیر داد - خالد گفت بدین تقدیر من از امارت لشکر معزولم - قاصد
 جواب داد که بجز سردار من این سپاه با ابوعبیده تعلق گرفته - با وجود

استماع این اخبار خالد خود را از جانبرد - و باتفاق سائر مردان مرد بهبدان
 نبرد تاخت دود مرگ از کفار برآورد - نظم
 بهر سو که خالد برآورد تیغ فرو ریخت خون بهیچو باران در میخ
 گمے جانب چپ گمے سوء راست بزد تیغ و از کافران کینه خواست
 و سائر سرداران مسلمانان نیز شمشیر آخته بر شامیان تاخته - اعدا
 نیز لوازم کشتش و کشتش به تقدیم رسانیدند - نظم
 داده بر آمد ز هر دو گروه زمین شد ز سم ستوران ستوه
 بخون یلان خاک آغشته شد تو گفتی زمین از غواں کشته شد
 بالاخر ریاچ نصرت احدیت از مہب عنایت بیغایت بر شقہ علم سید
 عالم وزید و لشکر قیصر فرار بر قرار گزید - و در آن معرکہ قریب حد و بیست
 ہزار کفار کشته شد - و از اہل اسلام سہ ہزار نفر شہرت شہادت چشیدند
 و آن مقدار غنیمت بدست مسلمانان افتاد کہ بشان قلم از بیان آن
 بجز و قصور اعتراف مے نماید - شعر

ز بسیارے رخت و اسپ و شتر دل و دیدہ سفلسا گشت بر
 و بعد از اجتماع غنائم خالد نزد ابو عبیدہ رفتہ او را از فوت صدیق و
 خلافت عمر و عزل خود و نصب او بامارت لشکر خبر داد - و ابو عبیدہ
 بہ تقدیم غنائم پرداختہ خمس آن اموال را بہ مدینہ فرستاد - و بموجب
 نوشتہ عمر نصف جہات خالد را نیز گرفتہ ارسال داشت .

ذکر وفات ابو بکر

در روختہ الاحباب سطور است کہ سبب فوت صدیق اکبر آن بود کہ
 یکے از معارف یہود او را ضیافت نمود و زہر در طعام کرد - صدیق و
 حارث بن کلاہ متطیب از آن طعام خوردند - و ہر دو در ہماں روز بیمار
 گشتہ و مدت یک سال مریض بودہ در اواخر جمادی الاخری سال
 سیزدہم از ہجرت وفات یافتند .

انتخاب از پنج آهنگ غالب

بدان اے ہوشمند سخن پہنود کہ نامہ نگار را آں باید کہ
نگارش را از گزارش دور تر نبرودہ نبشتن را رنگ گفتن
دہد۔ و مطلب را بدان روش گذارد کہ دریافتن آں دشوار
نبود۔ و اگر مطلبی چند داشتہ باشد۔ در تقدیم و تاخیر ثبوت
نگاہی بکار برد۔ و از آں پرہیزد کہ در سخن گرہ در گرہ گردد۔
و ابزاری مدعا بہم دگر فرو خورد۔ زہمار استعارہاے لغات شکستہ
نامانوس در عبارت درج نکند۔ و در ہر نود رعایت زہت
مکتوب الیہ در نظر دارد۔ تا تواند سخن را درازی ندہد۔ و
از تکرار الفاظ محترز باشد۔ و بیشتر بمذاق اہل روزگار حرف
زند۔ و از احاطہ قواعد و قوانین کہ قرار دادہ این مردم است۔
بدر نرود۔ اما اندازہ خوبئے زبان نگاہ دارد۔ و ریوستہ در آن
کوشد کہ سادگی شعاری او گردد۔ در اقسام مکاتیب خاصہ در
خطوط و عرائض کہ بحکام نویسد۔ و مشغل بر معاملات باشد۔
از اغراق و اغلاق احتراز واجب داند۔ و سخن ہاستعارہ و
اشارہ نگذارد۔ نرم گوید و سنجیدہ گوید۔ و آسان گوید۔ بنا بجل
مراتب اعیان روزگار منحصر بر سہ پایہ است۔ اعلیٰ۔
اوسط و ادنیٰ * ۴

اما اعلیٰ آنانکہ فراز و بلند تر از خود اند۔ مثل پدر و
آقا و استاد و مرشد۔ و اوسط برادران و دوستان اند۔ و
ادنیٰ بسدراں و نوکراں۔ و باندک تامل دانستہ می شود
کہ این ہر سہ پایہ را پایہاے بیشتر است۔ لیکن شرط
چنان است۔ کہ مختصر گوئیم و زود گوئیم * ۴

اقاب پدر - قبلہ کوئین و کعبہ دارین حضرت ولی نعمی مدظلہ العالی
قبلہ دو جہاں و کعبہ جسم و جان حضرت ولی نعمی دام اقبالہ
حضرت ابوی مخدومی مدظلہ العالی ؟

ہیں اقباب بہ تغیر دو سہ لفظ برآمد و استاد و آقا نیز
توای نگاشت - چنانکہ مرقوم میگردد - قبلہ و کعبہ خافقین حضرت
پیر و مرشد برحق مدظلہ العالی - قبلہ جان و دل و کعبہ
آب و گل حضرت پیر و مرشد برحق مدظلہ العالی +

در عرضداشتہاے کہ بخداوند نعمت و فرماندیان عہد باید
نگاشت - قاعدہ چنین است کہ ورقے دراز بگیرند - و پارہ
بدرازی بگذارند - و در پینا خطے کشند - و فراز آن خط جناب
عالی و غیرہ الفاظ تعظیم و تکریم بنویسند و زیر آن خط مطلب
عرض نمایند + و باید دانست کہ در عرضداشتہا فقرات خیریت
نوشتن رسم نیست +

در میان احباب مراسلات متفاوت است - مجملہ اقباب یا
نگاشتنے ہے آید - ہر کہ در طور حفظ ہر مرتبہ باشد - رعایت آن
ملحوظ باید داشت - و آن این است کہ در میزان تصدیاں
شفیق بر مشفق و مشفق بر مہرباں ہے چربہ - و کرمقرعے مخلصاں بر
کرم فرماے دوستاں تفوق دارد +

اقباب - میر صاحب مشفق مہرباں شفیق عطاوت فرماے نیازمنداں زاد لطف -
مرزا صاحب مشفق مہرباں کرم فرماے مخلصاں سلمہ اللہ تعالیٰ -
شفیق عطاوت فرماے نیازمنداں سلامت - مشفق مکرم منظر
عنایت اتم سلامت +

در تعیین اقباب ثالثہ فروع بسیار است - اول برادران
و فرزنداں باشند - ثانیاً رفقاے ہمیشیں کہ در تعیین رتبہ
ہر یک برائے راقم خطوط است - ثالثاً ملازماں و متوسطاں

علی العموم *

اے برادران را بدیں طرز مینشواں نگاشت۔ برادر بجاں برابر
بلکہ از جہاں بہتر و نحوشتہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ برادر گرامی شش
فرخندہ سیر از جہاں گرامی تر زاد قدرہ و طال عمر۔ برادر عزیز
تر از جہاں سعادت و اقبال نشان مد عمرہ *

فرزندان را چنین مے توان نگاشت۔ فرزند دلہند سعادت مند
طالعمرہ۔ برنخوردار نجستہ دیدار سعادت و اقبال آثار زاد عمرہ۔
نور چشم و سرور دل طال عمرہ *

در انقاب نوکراں و ملازمان تفاوت بسیار است۔ اندازہ
ارزش ہرکس نگاہ توان داشت *

انقاب۔ اعتضاد دوستاں سلمہ۔ مہربان دوستاں سلمہ۔ عزیز القدر
فلانی محفوظ باشند۔ تہور و سنگاہ شجاعت پناہ حفظہ اللہ تعالیٰ *
نامہ کہ از بزرگان رسد۔ آں را بایں اسما نامزد باید کرد۔
نوازش نامہ۔ گرامی نامہ۔ شفقت نامہ۔ عنایت نامہ۔ والا نامہ۔
کرامت نامہ * نام نامہ کہ از اواسط رسد۔ این است۔ ملاطفہ
سامی۔ محبت نامہ۔ رقیۃ الطاف۔ نگاہیں نامہ۔ مودت نامہ۔ نامہ
نامی۔ مکاتبہ گرامی۔ مہربانی نامہ۔ محبت شامہ۔ صحیفہ گرامی *
نامہ کہ از فرداں رسد۔ بدیں نامہا ذکرش کردہ مے شود۔
خط بہجت نمط۔ مکتوب فرحت اسلوب۔ خیریت نامہ۔ خط فرحت
نمط *

نامہ اول کہ از دہلی بنام میرزا علی بخش خاں بہاور رقم شد

برادر صاحب مہرباں گرامی تر از جہاں سلامت۔ مدداری خاں میرزا
و نامہ را مے رساند۔ آنچه از کالائے ناروائے من در آنجا باشد۔ بوسے
بسیارند۔ و نیز آنچه نزو مٹنا حقہ برادر و دیعت است۔ ہم بنام

گرفتہ بدمانند * شنیدہ مے شود کہ نواب بدلی مے آئند۔ بارے
از صدق و کذب این خبر رقم کنید۔ و نیز آگهی دهید کہ
شما نیز ہمپای نواب مے رسید۔ یا نہ۔ من آں مے خواهم کہ
اگر خبر عزیمت نواب دروغ بودہ باشد۔ خود بہ فیروز پور رسم۔
و شرف قدمبوس عجم عالی مقدار و مسرت دیدار شما در یابم۔
عمر و دولت روز افزوں باد *

نامہ دوم بہ شیخ امام بخش تاسخ

کراما مطاعا۔ از نیاز و تسلیم آنچه بتقدیم مے رسد۔ ہماں قدر
است کہ نامہ و خامہ آں را بر تابد۔ و از شوق و آرزو ہرچہ
گذارش مے پذیرد۔ خود آں مایہ تواند بود کہ در کلک و ورق
گنجد * بتاریخ دوم اگست منتخب دیوان ریختہ در مویش جامہ
پیچیدہ بسبیل ڈاک انگریزی بوالا خدمت رخصت و رجعت فرستادہ
شد۔ و تا امروز کہ بست و ششم جمادی الاول و ندامت چندم
ماہ انگریزی است۔ بالحدہ این قدر بخاطر دارم کہ دو ماہ است۔
نہید رسیدن آں نہ رسیدہ۔ بارہا ہوائے این جنوں بسر پیچیدہ
کہ ہنگامہ بر انگیزم و باکار پروازان ڈاک در آویزم۔ این
اندیشہ عنان خواہش گرفت کہ این گروہ کفیل رسالہن کاغذ
و کتاب است نہ و بیل حصول پاسخ و جواب۔ اگر کوتہ قلبی از
جناب مخدوم است۔ اہل ڈاک را چہ گناہ آویزش را چہ
اثر۔ خدا را بمنظراں پرداختن است۔ و بہ نامہ یاد آوردن و
توید وصول و بشارت قبول فرستادن۔ والسلام مع الاکرام *

نامہ سوم بخجرت مبارک الدولہ ممتاز الملک حسام الدین حیدر خان بہاؤ

حضرت نواب صاحب قبلہ و کعبہ دو جہاں مدظلہ العالی۔ لا الہ الا

صاحب بسپاس کرمہا سے بے اندازہ عذب البیباں و نامہ نگار دین
وادی با ایشان ہم زباں۔ ہر گونہ مکرمتے کہ در بارۂ ایشان
بظہور سے رسد و خواہد رسید۔ منت آن بر من است و
خواہد بود۔ ہمان کہ ایشان از نا سازشے روزگار ستوہ آمدہ سر
آن دارند کہ در دنیا طلبی ہر ارباب بلند عروج نمایند۔ لاجرم
تفقد ملازماں را نردبان پایۂ رفعت جاہ شناختہ و سپارش و گذارش
نامہ نگار را ذریعۂ بدیعۂ حصول انتفات جناب انگاشتہ اند۔
چو خوش باشد کہ ایشان از گمان خود و من از روی ایشان
شرمسار نباشم۔ زیادہ حد ادب *

نامہ چہارم بذوالفقار الدین حیدر خاں عرف حسین خاں

عنایت فرمائی من۔ دوست ہم عمر ہم سبقی شما رقعہ مختصرہ
بنام شما فرستادہ است۔ و بنامہ کہ مرا نوشتہ است۔ ہمدریں
باب یعنی در طلب کتاب فراواں ابرام کردہ۔ من خود رقعہ
دوست شما را سے فرستم۔ مناسب آن است کہ کتاب و اگر دآں
باب عذر سے باشد۔ جواب ارسال دارید۔ تا ہرچہ فرستادہ باشید
فرستادہ آید۔ لیکن ہم امروز کہ فردا روندہ میرود *

نامہ پنجم بنام نواب مصطفیٰ خاں بہادر

جاں را از تن سپاس و خواجہ را از بندہ نیایش۔ روز آدینہ
چون شب شد۔ ہزم سخن آراستند۔ ازاں رو کہ غزل نہ گفتہ
بودم۔ از شرم تنہیدستی سرور پیش داشتم۔ و رفتن با بخت
مضمونے بود کہ ہرگز بخاطر نمی گذشت۔ والا جاہ نواب ضیاء الدین
خاں سلمہ اللہ تعالیٰ دو فرشتہ بر من گماشت۔ زمین العابدین
خاں عارف۔ و غلام حسین خاں جو۔ یعنی ایں ہر دو ابرام

پیشہ شامگاہ بخلوت کدہ تنہائے من آمدند۔ و قبل آوردند۔ و
 برانسان کہ شیر را چون شکار کنند۔ بز فیل بار کنند۔ مرا
 بانجمن پرورند۔ و بیدار مخدوم معظم و صدر اعظم مولوی محمد
 صدر الدین خاں بہادر تلافی رنج راہ کرو۔ بارے صرفہ
 بہرواں در آن بود کہ مولانا سحابی قدم رنج نہ فرمودہ بودند۔
 غزل مولانا صہبائی در زمین طرحی دو سہ بیت و نشیمن
 داشت۔ از یاران بندہ میرزا زین العابدین خاں عارف
 و جواہر سنگہ جوہر در زمین طرح دو غزل خواندہ نقش
 نغز گوئی بکرسی نشاندند۔ من بغزلبیکہ ہمدراں روز گفتہ بودم۔
 زمزمہ سراے آدم + نامہ نگار اسد اللہ۔ نگاشتہ پنجشنبہ بست
 و سوم مارچ ہنگام نماز عصر کہ ابر قطرہ فشاں بود و ہوا
 تگرگ بار +

نامہ ششم بنام مولوی سراج الدین احمد

مولائے من۔ رسیدن دلکشا نامہ رواں را بنوید تازگی بخواخت
 و دروں را بنور آگہی بر افروخت۔ دانستم کہ بیکس نیم و کسے
 دارم۔ سلامت باشید و جاوید بمانید۔ از جانب شما و بیرونقہ
 کار خانہ گونہ ملائے بدل راہ یافت۔ اہزو بخشایش گرہ شما کہ
 از نیکوانید۔ نیک نگاہ وارو۔ و در ہر گونہ انقلاب کہ رو
 وید۔ بہ ترغی تازہ رساند۔ خوش و ناخوش دہر را وقعہ نہادہ
 ربو با خلق و دل بخدا باید داشت۔ من و خدا ہر گاہ بر شما و
 حالماے شما نظرے اقتد۔ دل میسوزد۔ خاصہ وقتیکہ رنج این سفر
 و مصارف راہ مے سنجم۔ با این ہمہ خدا را شکر گویم کہ
 باراشکدہ رسیدید و رنج راہ سر آمد۔ مضامین گرامی مفاوضہ
 سر بسر خاطر نشان شد۔ در بارہ خویشم گمان آن است۔ کہ

نام نہا شتم و بداد رسم - چه طالب ظهور حق حقیقی ام و این
چنین کسی را محروم نگذارند +

نامہ ہفتم بمولوی سراج الدین احمد

سرت گردم بدل خواہی گفت کہ اسد اللہ داد خواہ مرا از
دیوانگی ستوہ آورده است - خدا را از نالہ ققان درو منداں
نباید رنجیدہ نالہ ششی حسن علی صاحب رسید و شرمسارم
کرد - پاسخش مے فرستم - تا خاطر شاں جمع گردد - و دانند کہ
دیگر آن آشفته سر زحمے نخواہد داد - در حقیقت این تدبیر
ہوس و طبع بیش نبود - کار ہداں عرضے انگریزی است کہ
من بہ شما فرستادہ ام - در رساندن آن بدل تواں کوشید - چه
اگر آن عرضداشت پذیرفتہ شد - البتہ کار رونق گرفت - و در
من و ناکاشے جاوید - اللہ بس ما سوسے ہوس نگاشتہ پنجم
جنوری روز شنبہ وقت شب پیش چراغ در عالم سر خوشے
وماغ +

نامہ ہشتم بمولوی سراج الدین احمد

قبیلہ حاجات - گوہر آگس نامہ دلنواز پس از روزگارے دراز
رسید - و دیدہ و دل را فروغ و فراغ بخشید - تا رسیدن نامہ
بافسردگئے شوقم حل گردید - چرا بمرگ من حل نہ گردید - تا
از اوا شناسی ماسے شما فرسند بودے و شما را اہل دل و دانش
شمرے - من و ایمان من کہ ریشہ مہر شما بمنزل دل و دیدہ -
و محبت شما با جاں در آمیختہ - تا زندہ ام - بندہ ام -
وفا آہین من است و مواسات دین من است - اگر در
نگارش نامہ درنگے رو دہد - ہر فراموشی محمول نشود - درود

در دل و شکم با در نظر - تفرقه پا در خاطر و سوداها در سر چه گوئیم
 چه میگویم و روز و شب چگونه بسر می بریم ؟ نامه موسومہ چننا داس
 اخبار نویس و نامه موسومہ لواب فتح اللہ بیگ خاں بہادر جابجا
 رسانده - و آنچه بر تر از آن نتوان گفت - گفته شد - سلامت
 مانید کہ مرا بخت دادید - سبکدوش هشتم و از کشاکش وارستم -
 اکنون چننا داس داند و لواب فتح اللہ بیگ خاں - دے داند و
 شیخ علیم اللہ - نیز پس من در میان و ناوک تقاضا را از
 پر سو نشانه بیستم - زیادہ جز اندوہ دل و شکوہ سخت و
 فزادنے مهر و استوارتے وفاچہ سرایم - والسلام بالوف الاحترام *

نامه نهم بمولوی سراج الدین احمد

مخلص لوازا - یاد خاطر خاطر خواهد بود کہ نامه بنام نامی مکرری
 مولوی نور الحسین سلمہ اللہ تعالیٰ فرستادہ بہ ملازماں رحمت
 آن دادہ ام کہ این را بہ لکھنؤ فرستند - و دائم کہ ہچنین
 شدہ باشد - لیکن چون از لکھنؤ نوید و وصول نرسیدہ - کتاب
 این اندیشہ سے گزارد کہ مبادا آن نامه بہ مکتوب الیہ نہ رسیدہ
 و او را بخاطر گذشتہ باشد کہ غالب آشفتنہ سر وفا ندارد - حق
 دبیریں صحبت نگہ نداشت - و در ایثار جنبش کلک تنگدلی
 کرد - چہ شود اگر پاسخ آن بتقاضا از لکھنؤ بطلبید و بفرستادن
 آن مرا از بند تشویش بدر آرید *

نامه دہم بمولوی سراج الدین احمد

وہ روز کہ یازدہم اکتوبر و چہارم جمادی الاولیٰ بود - قدسی
 صحیفہ نگاشتہ بہت و نهم ستمبر با یک نفاذ اوراق آئینہ سکند
 رسید - اما اوراق اخبار را در آن نفاذ ہر چند بیشتر جستم - کمتر

یا مخم - تنہا ورقی اشتہار بود و دیگر بیج - دانستم کہ ہنگام فرو بردن نامہ نرویدن اوراق از پاؤ رفت - بہر حال سخن این است - کہ مرا سعی در رواج این اخبار بیش از آن است کہ گفتہ اید - اما بدیں زودی ہر س مراد چیرہ نتوان شد - چہ اندرین روزہا آوازہ اند آمد بہمیں داور و کلاے اطراف را از جا پرده - برنے بسوے نگارندگان خود رقتہ - و گروہے را رو در رفتن است - تا این آشوب فرو نہ نشنید و این پرده از پیش نظر ہا بر شنجیز و مقصود روائی نگیرد + کار من بدادگاہ دہلی چنانکہ دانستہ باشید - تباہی گزیدہ - حایا بر آں سرم کہ اگر مرگ اماں و ہد - باز ہداں در رسم و درد دل ہداں زمزمہ فرو بریزم کہ مرخان ہوا و ماہیان وریا را بر خود بگیانم +

نامہ باز دہم بنام نواب مصطفیٰ خاں بہادر

مخلص نوازا - نامہ رسید - سرفراز گردید - اجزاسے تذکرہ باز پس مے فرستم و سخن میگویم - تا حق وفاسے یکے از احباب کہ رویش بہ مینو آسودہ - با دیگران نہاند - مرزا احمد بیگ خاں ابن ہادی بیگ خاں را بکلکتہ در یافتہ کہ ریختہ میگفت و تہاں مخلص میکرد - و آداب سخن پیوندی از مرزا جان تپش فرا گرفتہ بود - و این گزیدہ مرد کہ شنایش بر شمر دم - برادر زن نواب احمد بخش خاں مرحوم بود - لاجرم با من در مہر پیشگی دل باز ہاں یکے داشت - و مراسم یگانگی بجا مے آورد - در فن کلام سادہ گوے بود - و بکلکتہ جاہ مندان مے زیست - چار سال است کہ باغاز جا تھراسیدہ - بہنگامیکہ من بکلکتہ ہوم - چوں از من شنود کہ اعظم الدولہ نواب میر محمد خاں سر مخلص تذکرہ ریختہ گویاں انشا میکند - جزوے از منکج طبع خود بمن میدہد - تا چوں برہلی رسم - بنامہ گرد آور یعنی نواب میر محمد خاں سرور بدہم - من

ہمچنان سیکنم و چون اعظم الدولہ بدیدن من مے آید۔ آں سفینہ
پیش میکشم۔ و پیام آشنا میگذارم۔ کوئی سرور مرحوم ہنغم فراموش
و لب از ذکر آں آرزومند خاموش کرد۔ آوخ کہ مرا خود انہ
کلامش بیتے بضمیر نیست۔ اگر بسرگرے التفات ملازماں اوراق
اشعار مرحومی مرزا احمد بیگ خاں کہ از من بسرور رسیدہ است۔ از
گرامی فرزندان آں سخن گستر مرحوم بکف آید و نام احمد بیگ خاں
دربیں فروہیدہ جریدہ ثبت گردد۔ منت بر من خواہد بود۔ و اسلام ۛ

نامہ دوازدهم بنام مولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلہ خدا پرستان و کعبہ خن پشرواں سلامت۔ خود را فریاد خاطر
خطیر دادن از لوازم حصول سعادت انگاشتہ گذارش مرام نیاز را
تقریب کامیابی مے شمارد۔ حامل مکتوب کہ وجودش محض حسن
اتفاق است۔ گواہ این معنی است کہ نامہ در چہ عالم بہ تخریر
آوردہ ام۔ بہر حال روز پنجشنبہ در موڈہ رسیدہ تا یکشنبہ بارامش
گراخید۔ دو شنبہ کوس راجل کوفتہ شبے برونشا بسر بروہ سہ شنبہ
در چلد تارا رسیدہ۔ شدہ اکحد کہ زحمت صداع و حمی از ساحت
طبع رخت ہر بست۔ خاطر قرین جمعیت دارند۔ امشب در چلد
تارا رسیدہ۔ بامداداں اگر حیات باقی است۔ پیسچ راہ فتح پور
کرده خواہد شد۔ زیادہ حد ادب ۛ

نامہ سیزدهم بمولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلہ جان و دل سلامت۔ ادب و کورنش بجا آوردہ بعرض حال
سیگراید۔ شدہ اکحد کہ زحمت صداع و حمی ہم از باندا اثرے در
طبع نگذاشتہ۔ ضعف اگر باقی است۔ ترددے نیست۔ چہ ایں
رفیقے است کہ از وطن کمر ہمراہی بستہ است۔ ہم پایہ حق گذارش

قوی است - هم سایه وفاداریش کار فرمای مزاج ثانوی - با بجمه دوشنبه
از موذه بر آدم - گردونک که دریں ملک به لڑها موسوم است - برای
بار کشیدن یا فتم - چون از من ضعیف الخلقیت تر افتاده بود - آن
آهسته خرام بلکه مخرام دوازده کرده راه نتوانست برید - و از
موذه تا چله تارا نرسید - ناچار شبی بدیته اتفاق سمیت افتاده -
سه شنبه آخر شب روان شدم - من خود دو پهر روز برآمده
بکاروانسرای چله تارا رسیدم - و آن بیچ مخرام تا ساعتی از
شب نگذشت - بمن نه پیوست - همان زمان مکتوبی در سواد
ظلمت بیل که هنوز ملازمان رهبری چراغ نیفر وخته بودند - رقم
کردم - چون میرزا مغل صاحب به باندا فرموده بودند که عریفه موسو
جناب مولوی صاحب به تخته دار چله تارا حواله باید کرد که او خواهد
رسانید - اتفاقاً آخر روز بلکه اول شب بکاروانسرای چله تارا در انتظار
گردونک و دامندگان راه نشسته بودم - که ناگاه تخته دار
بکاروانسرای رسید - و هر سو خرامیدن آغاز کرد - در باب
ارسال نامه از وی اعانت جستم - اگر چه پذیرفت - اما پذیرفتنی
سخت سیفمانه - چنانکه طبع ابا کرد - و گوارا نشد مکتوب بوسی
داون - رهرو می مجمل الاحوال چون نام جناب از من شنود -
نامه بجز از من طلب کرد - همان سطرے چند که عجلانہ بتاریکی
نمبشنة بودم - بوسی سپردم - غالب که از نظر خواهد گذشت -
اما این عبودیت نامه که گردون بآں حامل است - اگر خواهد رسید -
زمان رسیدن او به باندا با هنگام ورود عاصی بگمکنه متعارف خواهد
افتاد - چه در کم ازیں عرصه از چله تارا به باندا رسیدنش باشد
که ممکن نباشد - دانسته علی کل شیء قدیر - خلاصه تھریر اینکه
آخر از بیداد گردون دوس سنوہ آمده خود را بدربار انداخته ام -
یعنی ہم ازیں مقام کشتی بکرایہ گرفته و متاع در وی گنجیده -

و بسم الله مجرایها و مرسلها هر خواننده سفینه در رود بحمن رانده ام.
 منظور این که باله آباد رسیده توقفی که در بنارس می خواستم
 کرد - بهمدیون بقعه کار بندم - و روزی چند آسایشی کرده مایحتاج
 بامضا رسانده رگرا شوم - و دیگر جز هر شد آباد به بنگاله دریج جا
 توقف نه گزینم - حال سفر دریا نیز دیرین دو سه روز پنهان
 نخواهد ماند - کشتیبانان گویند که در عرصه سه روز باله آباد
 رسیده خواهد شد - میتوان دید - اینک روز چهارشنبه قریب
 نیم روز در کشتی نشسته دل با خدا نه با نا خدا بسته ام -
 زیاده حد ادب *

انتخاب از بوستان

باب دوم در احسان

که معنی ز صورت بماند بجای
بصورت درش بیج معنی نبود
که خسپند زو مردم آسوده دل
برده نه پرواز از حرص خویش
که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
پراگندگان را ز خاطر مهل
که با خود نصیبی بعشتم بهود
که ستر خدایت بود پروه پوش
مبادا که گردی بدرها غریب
که ترسد که محتاج گردد بغیر
که بارے دل خسته باشی مگر
ز روز فروماندگی یاد کن
بشکرانه خواهنده از در مراں

اگر هوشمندی بمعنی گراے
کرا دانش و جود و تقوی نبود
کسے خسپد آسوده در زیر گل
غم خویش در زندگی خود که خویش
ز و نعمت اکسوں بدہ کانی تست
نخواهی که باشی پراگنده دل
کسے گوے دولت ز دنیا برد
پوشیدن ستر درویش کوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب
بزرگے رساند به محتاج غیر
بحال دل خستگان و مگر
فروماندگان را دروں شاد کن
نخواهند بر و دیگران

گفتار در ترجم ہر بیتہاں

غبارش بیفشان و غارش بکن
بود تازہ بے بیج ہرگز درخت
مدہ بوسہ بر روسے فرزند خویش
وگر عشقم گیرد کہ بارش ہر
بلرزو ہے چوں بگرید یتیم
بہ شفقت بیفشان از چہرہ خاک

پدر مردہ را سایہ بر سر فلک
ندانی چہ بودش فروماندہ سخت
چو بینی یتیمہ سراغندہ پیش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد
الا تا بگرید کہ عرش عظیم
برحمت بکن آتش از دیدہ پاک

اگر سایه او برفت از سرش من آنکه سر تاجور داشتم اگر بر وجودم نشسته مگس کنون گر بزنم برندم اسیر مرا باشد از درو طفلان خبر	تو در سایه خویشانی پرورش که سر در کنار پدر داشتم پربشاش شدی خاطر چند کس نباشد کس از دوستانم نصیر که در طفلی از سر بر فتم پدر
---	--

حکایت بر سبیل تمثیل

یکے خار پائے پیچے بکند همیگفت و در روضه مایه جمید مشو تا توانی ز رحمت بری چو انعام کردی مشو خود پرست اگر تیغ دورانش انداخت است چو بینی دعا گوے دولت هزار که چشم از تو دارند مردم بے	بخواب اندرش وید صدر جمند کز آن خار بر من چه حکما دمید که رحمت بر ندت چو زحمت بری که من سرورم و دیگران زیر دست نه شمشیر دوراں هنوز آخت است خداوند را شکر نعمت گذار نه تو چشم دار سی بدست کس
---	--

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم که یک هفتک ابن اسبیل ز فرخنده روئی منحور سے پنگاه بروں رفت و هر جانے بنگرید به تنها یکے در بیابان چو بید بدلداریش مر حباے به گفت که اے چشمه اے مرا مردک نعم گفت و بر جت و برداشت گام رقیبان محال سراسی خلیل بفرمود و ترتیب کردند خوان چو بسم الله آغاز کردند جمع چنین گفت اے پیر و برینه روز	نیامد به محال سراسی خلیل مگر بینوائے در آید ز راه در اطراف وادی نگ کرد و دید سر و مویش از برن پیری سپید برسم کریاں صلائے به گفت یکے مرد می کن به تان و نک که دانست خلقتش علیه السلام بعزت نشانند پیر ذبیل نشستند بر هر طرف هنگام نیامد ز پیرش حدیثه بمع چو پیران نے بینمت صدق و سوز
--	---

که نام خداوند روزی بری که نشنیدم از پیر آذر پرست که گبر است پیر تبه بوده حال که منکر بود پیش پاگان پلید بهیبت ملاست کناں کانه خلیل ترا نفرت آمد از و یک زمان تو واپس چرا می بری دستا چو	نه شرط است و قتی که روزی خوری بگفتا نگیرم طریقت بدست بدانست پیغمبر نیک فال بخواری براندش چو بیگانه دید سروش آمد از کروکار جلیل منش داده صد ساله روزی و جان که او می برو پیش آتش سجود
---	--

حکایت

بهر خطوه کردی دو رکعت نماز که خار مغیلاں ننگدے ز پای پسند آمدش در نظر کار خوبش که نتوان ازین خوبتر راه رفت غوروش سر از جاده بر تافتی که ای میکشت مبارک بناد که نزلے بدین حضرت آورد به از الف رکعت بهر منزله	شنیدم که مردی براه حجاز چنان گرم رو در طریق خدا بآخر ز وسواس خاطر پریش به تبیین ابلیس در چاه رفت گرش رحمت حق نه دریافته یکه یافت از غیب آواز داد مپندار گر طاعتی کردی باصناف آسوده کردن دله
--	--

حکایت در معنی احسان با مخلوق خدا

برون از رمق در جیانش نیافت چو جبل اندر آں بسته و ستاد خویش سگ ناواں را دمی آب داد که داور گنایان او عفو کرد کرم پیش گیر و وفا پیشه کن کجا گم کند خیر با نیک مرد جهانباں در خیر بر کس نه بست چراغی بنه در زیارت گسی	یخه در بیابان سگ تشنه یافت نگد واکرد آں پسندیده کیش بخدمت سیال بست و بازو کشاد خبر داد پیغمبر از حال مرد الا گر جفاکاری اندیشه کن کسی با سگ نیکوئی گم نه کرد کرم کن چنان کنت بر آید دست گرت در بیابان نباشد رحمت
---	---

<p>بظنار زر بخش کردن ز گنج برو هر کس بار و زور زور تو با خلق نیکی کن اے نیکبخت گر از پا در آید مانند امیر بازار فرماں مده بر رهبر چون تکبیر و جاهت بود بر دوام که افتد که با جاه و تکبیر شود نصیحت شنو مردم نیک بیس خداوند خرم زبیاں مے کند نه ترسا که نعمت بمسکین دهد بسا زورمند که افتاد سخت دل زیر دستاں نباید شکست</p>	<p>نچندانکه دینارے از دست رنج گراشت پائے بلخ پیش مور که فردا نگیرد خلا بر تو سخت که افتادگان را بود دست گیر که باشد که افتد بفرماندهی کن زور بر مرد درویش و علم چو بیدق که ناگاه فرزین شود نباشد درویش دل تخم کیس که بر خوشه چیس سرگراں میکند وز آن بار غم بر دل این بند بس افتاده را یاورى کرد بخت مبادا که روزے شوی زیر دست</p>
---	--

حکایت

<p>بنالید درویشی از ضعف حال نه دینار وادش سپه دل نه دانگ دل سائل از جور او خون گرفت توانگر نزش روئے بارے پراست بفرمود کوه نظر تا غلام به نا کردن شکر پروردگار شقاوت برهنه نشاندهش چو سیر نشاندهش قضا بر سر از قافه خاک سراپایه حاش وگر غمزه گشت غلامش بدست کریهے فتاد پدیدار مسکین آشفته حال شانه پیک بر درش لقمه جست</p>	<p>بر تند خوئے خداوند مال برو زد بسر باری از طره باگ سر از غم بر آورد و گفت اے شگفتا مگر مے نه ترسد ز تلخه خواست براندش بخواری و زجر تمام شنیدم که برگشت ازو روزگار نه بارش رها کرد و نه بار گیر مشعبه صفت کیسه و دست پاک بریں ماجرا مدته بر گزشت توانگر دل و دست و روشن نهاد چنان شاد بودے که مسکین مال ز سختی کشیدن قدماش سست</p>
--	--

<p>که خوشنود کن مرو خواهند را بر آورد بے خویشتن نعره عیاں کرد اشکش بدیباچه راز که اشکت ز جور که آمد بروی بر احوال این پیر شوریده بخت خداوند املاک و اسباب و سیم کند دست خواهش بدریا و راز ستم بر کس از گردش دور نیست که بروی سر از کبر بر آسمان بروز مش دور غیتی نشاند فرو شست گرد غم از روی من کشاید بفضل و کرم دیگرے بسا کار منعم زبر زیر شد</p>	<p>بنمود صاحب نظر بنده را چو نزدیک بروش ز خواں بهره چو نزدیک آمد بر خواجه باز پیرسید سالار فرخنده خوسے بگفت اندرونم بشورید سخت که ملوک و سے بودم اندر قدیم چو کوتاه شد دستش از عز و تاز بخندید و گفت اے پسر پور نیست ز آن تند خویست بازار گان من آنم که آن روزم از در پراند نگد کرد باز آسمان سوے من خدا را بحکمت به بند و درے بسا مفلس بینوا سیر شد</p>
--	--

اگفتار در طریق تشخیر مردم یا اخلاق و کرم

<p>باحسان توان کرد و وحشی بقید که نتوان بریدن به تیغ این کند نیاید وگر نجست زو در وجود ز روید ز تخم بدے بار نیک نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ بسے بر نیاید که گردد دوست</p>	<p>بخش اے پسر کادمی زاده صید حدو را با لطاف گردن به بند چو دشمن کرم بیند و لطف وجود کن بد که بد بینی از یار نیک چو با دوست دشوار گیری و تنگ وگر خواجه با دشمنان نیک دوست</p>
---	---

حکایت روباه و درویش

<p>فروماند در صبح و لطف خدای بدیں دست و پا از کجا میخورد که شیرے در آمد شغالے بچنگ بماند آنچه روباه ازو سیر خورد</p>	<p>یکے روبے دید بیدست و پاسے که چون زندگانی بسرے برد دیں بود درویش شوریده رنگ شغالے نگوں بخت را شیر خورد</p>
---	---

<p>که روزی رساں قوت روزش باد شد و تنکبه بر آفریننده کرد که روزی غمخوردند پیلان بزور که بخشنده روزی فرستند ز غیب چو چنگش رگ و استخوان ملد پوست ز دیوار محرابش آمد بگوشش میداد خود را چو روباہ شل چو روبہ چه باشی بوامانده سیر گر افتد چو روبہ سگ از وسہ بابت نہ بر فضلہ دیگران گوش کن که سعیت بود در ترازوے خویش مخنت خورد دست رنج کسان نہ خود را بیفتن کہ دستم بگیر کہ خلق از وجودش در آسایش است کہ دوش ہمتانند بیمفز پوست کہ نیکی رساند بخلق خداے</p>	<p>دگر روز باز افتاتے فتاد یقین مرد را دیدہ بیندہ کرد کزیں پس بجئے نشینم چو مور ز نغداں فرو برد چندے بجیب نہ بیگانہ تیار خوردش نہ دوست چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش برو شیر درندہ باش اسے دخل چنان سسے کن کہ تو ماند چو شیر چو شیراں کرا گردن خربہ است بچنگ آر دبا و دیگران نوش کن بخورتا توانی بہازوے خویشش چو مرداں بسر رنج و راحت رساں بگیر اسے جواں دست درویش پر خدا را بر آن بندہ بخشایش است کرم ورنہ آن سر کہ مغزے دروست کسے نیک بیند بہر دو سراے</p>
--	---

حکایت عابد سجیل

<p>شناساؤ رہ رو در اقصای روم بر فہیم قاصد بدیدار مرد بہ تمکین و عزت نشاند و نشست ولے بیمرات چو بے بر درخت ولے دیدگانش قوی سرو بود ز تسبیح و تمہیل و مارا ز جوع ہماں لطف دوشینہ آغاز کرد کہ با ما مسافر در آن ریح بود</p>	<p>شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم من و چند سالوک صحرا نورد سرو چشم ہر یک بہوسید و دست ز رش دیدم وزرع و شاگرد و رخت بخلق و کرم گرم رو مرد بود چہ شب نبودش قرار و ہجوع سحرگہ میاں بست و در باز کرد جوانے کہ شیرین و خوش طبع بود</p>
--	---

<p>که درویش را توشه از بوسه به مرا تاں ده و کفش بر سر بزن نه شب زنده داراں که دل مرده اند مقالات بیهوده طبل تپی است که معنی طلب کرد و دعوت بهشت دم بے قدم تنگیه گاه نیست سست</p>	<p>مرا بوسه گفتا به تصحیف ده بخدمت منه دست بر کفش من به ایشار مرداں سبق برده اند کرامت جوامردی و ناں دهی است قیامت بحسے باشد اندر بهشت بمعنی توان کرد دعوت در سست</p>
<p>حکایت در حکم پاوشاهاں</p>	
<p>ز سودانش خوں در دل افتاده بود فرو پشته ظلمت بر آفاق ذیل سقط گفت و لغزین و دشنام داد نه سلطان که آن بوم ویر آن اوست در آن حال منکر بر او بر گزشت نه صبر شنیدن نه روسته جواب که سوداے این بر من از هر چیست که نگذاشت کس را نه دختر نه زن خودش در بلا دید و خور و دحل فرو خورد و چشم سخنهاے مرد چه نیکو بود مرد در وقت کبیر عجب رستی از قتل گفتا خموش وے انعام فرمود در خورد خویش اگر مردی احسن اے من اسا</p>	<p>یکے را خرے در گل افتاده بود بیابان و باران و سرما و سبیل همه شب دریں غصه تا بامداد نه دشمن برست از زبانش نه دوست قضای خداوند آن پهن دشت شنید آن سخنهاے دور از صواب ملک خشکیں در حشم بنگریت یکے گفت شاه به تیغش بزن نگه کرد سلطان عالی محل بخشید بر حال مسکین مرد زرش داد و اسب و قبا پوشتیں یکے گفتش اے پیر بے عقل و هوش اگر من بنالیدم از درد خویش بدی را بدی سهل باشد جزا</p>
<p>حکایت توانگرے متکبر و ساعی صاحب دل</p>	
<p>در خانه بر روسته سائل به بست جگر گرم و آه از لف سینه سرد بگفتا چه در ثابت آورد و چشم</p>	<p>شنیدم که مغرورے از کبر مست به بختی فرو مانده بنشست مرد شنیدش یکے مرد پوشیده چشم</p>

<p>جفاٹے کز آں شخص آمد بروے یک امشب بہ نژد من افطار کن بمنزل در آوروش و خواں کشید بگفت ایزدت روشنائی و باد سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد ووش کہ برگشت درویش ازو تنگدل کہ چون سهل شد بر تو این کار سخت بگفت اے ستارگار آشفتنہ روز کہ مشغول گشتی بچند از ہماے کہ کردی تو بر روے او در فراز بہرودی کہ پیش آیدت روشنی ہانا کزین تو تیا غافل اند سر انگشت حسرت بدنداں گزید مرا بود دولت بنام تو شد فرو برودہ چون موش دندان باز</p>	<p>فرو گفت و بگریست بر خاک کوے بگفت اے فلاں ترک آزار کن بخلق و فریبش گریبان کشید بر آسود درویش روشن نہاد شب از نرگش قطره چندے چکید حکایت ہشہ اندر افتاد جوش شنید این سخن خواجہ سنگدل بگفتا حکایت کن اے نیک بخت کہ بر کردت این شمع گیتی فروز تو کوتہ نظر بودی و سست راے بروے من این در کسے کرد باز اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند چو برگشتہ دولت ملامت شنید کہ شہاز من صید دام تو شد کھے چون بدست آورد جڑہ باز</p>
---	---

در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

<p>الا گر طلبگار اہل دلی خورش دہ بہ کھنک و کبک و حمام چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی درے ہم بر آید ز چندیں صدف</p>	<p>ز خدمت مکن یکزماں غافل کہ یک روزت افتد ہماے بدام امید است ناگہ کہ باز افگنی ز صد چوہ آید یکے بر ہدف</p>
--	---

حکایت ہمدیں معنی

<p>یچے را پسر گم شد از راحلہ ز ہر نیمہ پرسید و ہر سو شافت چو آمد بر مردم کارواں</p>	<p>شبانچہ بگردید در قافلہ بتاریخی آں روشنائی یافت شنیدم کہ میگفت با سارباں</p>
---	--

<p>انسانی کہ چون راه بروم بدوست بشاخی بجان طالب هر کسند برند از برائے دے بارها</p>	<p>هر آنکس که پیش آدم گفتم دوست که باشد که وقتی بمردے رسند نوزند از برائے تکلے خارها</p>
<p>حکایت</p>	
<p>کسے دید صحرائے محشر بخواب ہے بر فلک شد ز مردم خروش پیچے شخص ازیں جملہ در سایہ پیرسید کانے مجلس آراے مرد ندے داشتیم بر در خانہ گفت وریں وقت نوبیدی آنمرد راست کہ یارب بریں بندہ بخشائیشے</p>	<p>چو س تفتہ روے نہیں ز آفتاب دماغ از تپش مے بر آمد بجوش بگردن بر از خلد پیرایہ کہ بود اندریں مجلس پایمرد بسایب درش نیک مردے بخفت گناہم نہ دادار واور بخواست کرد ویدہ ام وقتی آسائیشے</p>
<p>گفتار در بیان معنی سپاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد</p>	
<p>بجھتیم در باب احسان ہے بخور مردم آزار را خون و مال کسے را کہ با خواجہ تست جنگ بر اندازہ نیخے کہ خار آورد کسے را بدہ پایہ همشراں مہمٹاے بر ہر کہ آن ظالمے است چہانوز را کشتہ بہتر چراغ ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنی جفا پیشگان را بدہ سر بباد</p>	<p>ولیکن نہ شرطست با ہر کسے کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال بدستش چہا مبدی چوب و سنگ درختے بہ پرور کہ بار آورد کہ بر کمتراں سر ندارد گراں کہ رحمت برد جور بر عالمے است یکے بہ در آتش کہ خلقے بد مرغ بہاڑوے خود کارواں سبزی ستم بر ستم پیشہ عدلت و داد</p>
<p>گفتار دریں کہ احسان با کسے کہ سزاوار احسان نباشد نشاید</p>	
<p>شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد زنش گفت ازیناں چہ نواہی مکن</p>	<p>کہ زنبور در سقف او لاند کرد کہ مسکین پریشان شوند از وطن</p>

گرفتند بیک روز زن را به پیش
 همه کرد فریاد و میگفت شوی
 بران بے خرد زن بے طیره کرد
 تو گفتی که زبور مسکین کش
 بدای را تکل بد افزون کند
 بشمشیر تیزش بیزار خلق
 ستور کند زن گران بار به
 نیارو بشب خفتن از درد کس
 یکے مال خواهد یکے گوشمال
 چو خربه کنی گرگ یوسف درد

بشد مردان پس کار خویش
 زن بے خرد بر دور و بام و کوس
 بیاد ز دکان سوے خانه مرد
 کن روع بر مردم ای زن ترش
 کس با بدای نیکی چوں کند
 چو اندر سرے بینی آزار خلق
 چه نیکو زد دست این مثل پیره
 وگر نیکم دسی نماید عس
 نه هر کس سزاوار باشد به مال
 چو گریه نوازی کبوتر برد

باب سوم

فقیران مشتم گدایان شاه
 در مسجدے دید و آواز داد
 که چیزے و بندت بشوخی مایست
 که بخشایشش نیست بر حال کس
 خداوند خانه خداوند ماست
 بسوز از جگر نعره بر کشید
 ذریغ است محروم ازین در شدن
 چرا از در حق روم زرد روع
 که دائم نگر دم تهدیدست باز
 چو فریاد خواهاں بر آورد دست
 طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
 رمق دید زو چوں چراغ سحر
 دَمَن دَقِّ بَابِ الْکَلْبِ لَعْنَةُ الْفَلَّاحِ

چنین نقل دارم ز مردان راه
 که پیرے بدریوزه شد بامداد
 یکے گفتش این خانه غل نیست
 پرسید این خانه کجاست پس
 گفتا خموش این چه لفظ خطاست
 نگ کرد قنديل و محراب دید
 که جیف است از اینجا فرا تر شدن
 زرقم بنومیدنی از بیج کوس
 هم آنجا کنم دست خواهش دار
 شنیدم که سالے مجاور نشست
 شے پائے عمرش فرو شد بگل
 سحر برد شخصی چو اعشش بسر
 همیگفت غلغل کنان از فرح

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفا بر نگرود	
شبه تا سحر صلیح زنده داشت یکه با تفت انداخت در گوش پیر بریں در وعای تو مقبول نیست شبه دیگر از ذکر و طاعت خفت چو دیدی کز آن روئے بسته است بد بیاجه بر اشک یافت خام مپندار گر وئے غناں بر شکست بنو میدی آنکه بگر ویدے چو خواهنده محروم گشت از ورے شدیدم که راهم دریں کرے نیست دریں بود سر بر زمین فدا قبولست گرچه همنر نیستش	سحر و ستیا دعا بر فراشت که بیجاصلی رو سر خویش گیر بخواری برو یا بزاری بایست مریدے ز حاشی خبر داشت گفت به بیجاصلی سے چنداں مبر بحسرت بهارید و گفت ای ظلام که من باز دارم ز فزاک دست ادیں ره که داد وگر دیدے چه غم گر شناسد در دیگرے دے با بیج راپے وگر روے نیست که گفتند در گوش جانش ندا که جز ما پناھے وگر نیستش

حکایت

بچه در تشابور دانی چه گفت توقع دارد اے پسر گر کسی سمیدان جو بر نگیرد قدم طبع وار سود و بنرس از زیاں	بروے که ناموس را شب خفت که بے سعه هرگز بجائے زسی وجودیت بے منفعت چون عدم که بے بهره باشند فارغ زیاں
--	--

حکایت در معنی قدم درست مرداں

مرا یک درم بود برداشتند سیاهان برانند کشتی بچو دوو مرا گریه آمد ز تینار جفت محور غم بر اے من اسے پر خود بخشرد سوادہ بر روے آب	بختی و درویش بگذاشتند که آن نا خدا نا خدا ترس بود بر آن گریه تهنه بخندید و گفت مرا آکس آرد که کشتی برد خیالست پنداشتیم یا بخواب
---	---

<p>نگه بادادان بمن کرد و گفت ترا کشتی آورد و مارا خدا سے که ابدال در آب و آتش روند نگهداروش مادر مهرور چنین دال که منظور عین الحق اند چو تابوت موسی ز غرقاب نیل نه ترسد و گهر دجله پنهان درست چو مردان که بر خشک تر دامنی</p>	<p>ز مدح و شایسته دیده آتش سخفت عجب ماندی اے یار فرخنده رے مرا اہل صورت بدیں نگہ وند نه طفلی کز آتش ندارد خبر پس آنکند در وجد مستغرق اند نگهدارو از تاب آتش خلیل چو کودک بدست شاد در بر هست تو بر روے دریا قدم چوں زنی</p>
<p>بر عارفان جز خدا هیچ نیست ولے غرورہ غیرند اہل قیاس بہی آدم و دام و دو کیستند بگویم گر آید جوابت پسند پرسی آدمی زاد و دیو و ملک کہ با ہستیش نام ہستی برند بلند است گردون گردان باوج کہ ارباب معنی بہ ملکہ ورنند وگر ہفت دریاست یقطرہ نیست جہاں سر بجیب عدم بر کشد</p>	<p>رو عقل جز پیچ بر پیچ نیست ذواں گفتن این با حقائق شناس کہ پس آسمان در زمین چینیستند پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند کہ مامون و دریا و کوہ و فلک ہمہ ہرچہ ہستند ز آل کمترند عظیم است پیش تو دریا بہ موج ولے اہل صورت کجا پے برند کہ گر آفتاب است یک ذرہ نیست چو سلطان عزت علم بر کشد</p>
<p>بتابد شب کمرے چوں چراغ چہ بود کہ بیرون نیائی بروز جواب از سر روشنائی چہ داد ولے پیش خورشید پیدا نیم</p>	<p>مگر دیدہ باشی کہ در بارغ و راز یکے گفتش اے مرفک شب فروز بہیں کائناتیں کمرک خاک زاد کہ من روز و شب جز بہو نیم</p>

باب چہارم در تواضع

پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک ز خاک آفریدنت آتش مباح بہ بیچارگی تن بیند اخت خاک از آں سرفرازی نمود ایں کمی	ز خاک آفریت خداوند پاک حریص و جہانشور و سرکش مباح چو گردن کشید آتش ہولناک چو آں سرفرازی نمود ایں کمی
--	---

حکایت ہمدیں معنی

بخل شد چو پہنامے دریا بدید گر او ہست حقا کہ من میستم صدف در بخارش بجاں پروید کہ شد نامور لولے شاہدوار در نیستی کوفت تا ہست شد	بچے قطرہ باراں ز ابرے چکید کہ جائیکہ دریاست من کیستم چو خود را بچشم حفات بدید سپہر ش بجائے رسانید کار بلندی بجاں یافت کو پست شد
---	---

حکایت در حق نظر مردان حق در خویشی بخت

ز دریا برآمد بدر بند دوم نہادند رختش بجائے عزیز کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد بروں رفت و بازش کشاں کس ندید کہ پرواے خدمت نہاد و فقیر کہ نا خوب کردی براے تنباہ کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند کہ اے یار جاں پرور دل فروز من آنودہ بودم درآں جلع پاک کہ پاکیزہ بہ مسجد از خاک و مصل کہ انگندہ دارد تن خویش را کہ ایں بام را نیست سلم جزیں	جوانے خرومند پاکیزہ بوم درو فضل دیدند و فقر و تمیز سر صالحاں گفت روزے ببرد بجاں کیس سخن مردہ رو شنید بر آں حل کردند بر ناخو پیر و گر روز خادم گرفتش براہ نہانستی اے کوک خود پسند گرسنن گرفت از سر صدق دوز نہ گرد اندراں بقعہ دیدم نہ خاک گر نعم قدم لاجرم باز پس طریقت جز ایں نیست درویش را بلندیت باید تواضع گزین
--	---

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس سره در تواضع

<p>ز گریه آمد بروں بایزید فرو ریختند از سرائے بسر کف دست شکرانه ملاں برو بخاکسترے روئے درهم کشتم خدا بینی از خویشین بیس خواه بلندی بدعوی و پندار نیست تکبر بخاک اندر اندازد بلندی باید بلندی جوئے</p>	<p>شنیدم که وقتے سحرگاه عید بیچے طشت خاکسترش بیخبر همی گفت و ژولیده دستار و مو که اسے نفس من در خود آتشم بزرگان نمکروند در خود نگاه بزرگی بناموس و گفتار نیست تواضع سر رفعت افزاوت بگردن فتنه سرکش تندخوے</p>
---	---

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

<p>خدا بینی از خویشین بیس جوئے بچشم حقارت نگو در کساں که در سرگرا نیست قدر بلند که خوانند خلقت پسندیده خوے بزرگش نه بینی بچشم خرد نمایی که پیشست تکبر سخاں بر افتاده گر هوشمندی مخند که افتادگانش گرفتند جاسے تعتت کن بر من عیب ناک بیچے در خراباقی افتاده مست در آن را براند که باز آروش نه این را در توبه بستان پیش</p>	<p>ز مغرور دنیا ره دیں جوئے گرت جاه باید کن چون خساں گماں کے برو مردم هوشمند ازیں نامور تر محلتے جوئے نه گر چون توے بر تو کبر آورد تو نیز ار تکبر کنی بهچناں چو استاده بر مقام بلند بسا ایستاده درآمد ز پاسے تر فتم که خود هستی از عیب پاک بیچے حلقه کعبه دارد بدست گر این را بخواند که نگاروش نه مستفاد است آن باعمال خویش</p>
---	---

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

<p>گر یهاں گرفتش پیچے رند مست قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں</p>	<p>شنیدم که فرزانه حق پرست از آن تیره دل مرده صفائی دروں</p>
---	--

<p>بیچے گفتش آخر نه مردی تو نیز شنید این سخن مرد پاکیزه خوش دروست نادان گریبان مرد ز هشیار عاقل نه زبید که دست هنرور چنین زندگانی کند</p>	<p>تحمیل دریغ است ازین بے تمیز بدو گفت ازین نوع ناسن گوے که با شیر جنگی سگالد نبرد زند در گریبان نادان مست جفا بیند و مهربانی کند</p>
<p>شے پائے صحرا تشبیه گزید شب از درد بیچاره خوابش نبرد پدر را جفا کرد و تنہی نمود پس از گرمی مرد پراگنده روز مرا گرچه زد قوتے بود بیش محال است اگر تیغ بر سر خورم تو اں کرد با ناکساں بد رگی</p>	<p>بہ تشبیه که زهرش ز دندان چکید بہ فیصل اندرش دختری بود خرد که آخر ترا نیز دندان نبود بخندید کاسے مامک دل فروز دریغ آدمم کام و دندان خویش که دندان پائے سگ اندر برم ولیکن نیاید ز مردم سگی</p>
<p>بزرگے هنرمند آفاق بود چو ثعالبش آلوده دندان بزهر دراش بر آب چشم از سیل گره وقت پختن بر ابرو زوے بے وقت نان خوردنش ہم نشست کیر خار و شش در ره انداخته ز سیاهش وحشت فراز آمده هنے گفت ازین بندہ به خصال نیرزد وجودے باین ناخوشی منت بندہ خوب و نیکو سیر وگر پاک پیشیز آورد سر پیچ</p>	<p>علاش نیکو سپیده اخلاق بود گرو برده از زشت رویان شهر دویدے و بوسے پیاز از بغل چو پختند با خواجہ تان زوے وگر مردے آبش نداده بدست گئے ماکیاں در چه انداخته نه رفعتے به کارے که باز آمدے چه خواهی ادب یا هنر یا جمال که جورش پسندی و بارش کشی بدست آدم این را بنخاس بر گراست گراست خواهی به پیچ</p>

<p>بخت بد کاسے یار فرخ نژاد مرا زو طبیعت شود خوش نیک لزانم جفا بردن از هر کس بدیگر کس عیب بر گویش بسے به بود گر متحول کنم و لے شهد گردد چو در طبع رست</p>	<p>شغفد این سخن مرد بیکو نهاد بد است این پسر طبع و خویش و یک چو زو کرده باشم شغل بسے مروت ندانم که بفروشمش چو من در بلایش شغل کنم تخل چو زهرت نباید نخست</p>
<p>حکایت اندر محرومی خویششن بیناں</p>	
<p>ولیک از تکبر سر مست داشت دل پر ارادت سر پر غرور بیجے حرف او را نیاموختے بدو گفت دانای گرون فراز انائے که پر شد دگر چوں پرد تو از خود پری زان تھی میدوی تھی گرد و باز آے پر معرفت</p>	<p>بیجے در نجوم اندکے دست داشت سو کوشیار آمد از راه دور خردمند ازو دیده بر دوختے چو بے بهره عزم سفر کرد باز تو خود را گماں بردہ پر خرد ز دعوی تھی آے تا پر شوی ز ہستی در آفاق سعدی صفت</p>
<p>حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع</p>	
<p>کہ حاتم اصم بود باور ممکن کہ در چنبر عنکبوتی فتاد مکس قند پنداشتش قید بود کہ اے پایے بند طمع پایے دار کہ در گوشما دام باز است و بند عجب وارم اے مرد راه خدای کہ ما را بدشخواری آمد بگوش نشاید اصم خوانندت زیر سپس اصم به کہ گفتار باطل نبوش مرا عیب پوش و ہنر گستر اند</p>	<p>گروہے بر آند ز اہل سخن بر آمد طنین مکس بامداد ہمہ ضعف و خاموشی کید بود نگہ کرد شیخ از سر اختیار نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند بیجے گفت از آن حلقہ اہل رای مکس را تو چوں فہم کردی فروش تو کا گاہ گردی بہ بانگ مکس تبسم کنان گفتش اے نیز ہوش کسانے کہ با من بخلون در اند</p>

چو پوشیده داندیم اخلاق و دل فراموشیم که می نشنوم چو کایوه داندیم اهل نشست اگر بد شنیدن نیاید خوشم به جبل ستایش فرا چه مشو سعادت نجات و سلامت نیافت ازیں به نصیحت گریه بایست	کنند مستقیم زیر و نخوت زبوں مگر کز تکلف مبرا شوم بگویند نیک و بد هر چه هست ز کردار بد و امن اندر کشم چو حاتم اصم باش و نصیبت شنو که گردن ز گفتار سعدی بتافت ندانم پس از وے چه پیش آیدت
---	--

حکایت سید الطائفه حضرت جنید بغدادی قدس سره و سگ ضعیف

شنیدم که در دشت صفا جنید ز نیروی سر پنجه شیر گیر پس از غم و آه گرفتن به پله چو مسکین و بی طاقتش دید وریش شنیدم که میگفت و خون نمی گریست بظاهر من امروز ازیں بهترم گرم پاهای ایچاں نه لغزو ز جله وگر کسوت معرفت در برم که سگ با همه زشت نامی چومد ره این است سعدی که مردان راه ازیں بر ملائک شرف داشتند	سگ دید بر کنده دندان ز صید فرومانده عاجز چو روباه پیر لکه خورده از گوسپندان حے بدو داد یک نیمه از زاد خویش که داند که بهتر ز ما هر دو کیست وگر تا چه داند قضا بر سرم بسر بر نعم تاج عفو خداے نماند به بسیار ازیں کمتر مرا و را بدوزخ نه خوابند برد بعزت نه کردند در خود نگاه که خود را به از سگ نه پنداشتند
--	---

حکایت تواضع خلیفه ثانی

گداخته شنیدم که در تنگ جایی ندانست درویش بیچاره کوست هر آشفت بر وے که کوری مگر	نهادش عمر پاهای بر پشت پایے که رنجیده دشمن نداند ز دوست بدو گفت سالار عادل عمر
--	--

نه کورم و بیکس خطا رفت کار چه منصف بزرگان دین بوده اند قرو تن بود هوشمند گزین بنازند فردا تواضع کنان اگر می بترسی ز روز شمار مکن چیره بر زیر دستان ستم	نداشتم از من گنه در گزار که با زیر دستان چنین بوده اند منند شاخ پر میده سر بر زمین نگون از شجالت سر گر دنان از آن که تو ترسد خطا در گزار که دست است بالای دست تو هم
---	--

باب پنجم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم به حکم قضا

سعادتی به بخشایش داور است چو دولت نه بخشد سپهر بلند نه سختی رسید از ضعیفی به مور چو نتوان بر افلاک دست آختن گرن زندگی نیست است و بر وگر در حیانت نماند است بهر نه رستم چو پایان روزی بخورد	نه در جنگ و بازو زور آهست نماید به مردانگی در کند نه شیراں بسرنجه خوردند و زور ضرورست باگردشش ساختن نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر چنانست کشد نوشدارو که زهر شفاه اند نهادش بر آرد و گرد
--	--

حکایت

یکه روستائی سقط شد خرش جهاں دیده پیرے برو برگزشت مپندار جان پدر کیس حمار که این دفع چوب از سر و گوش خویش چه فائد طیب اند کسے رنج برد	علم کرد بر طاق بشتاں سرش چنین گفت خنداں به ناطور دشت کند دفع چشم بد از کشت زار نمی کرد تا ناخواں مرد و ریش که بیچاره خواهد شود از رنج مرد
--	---

حکایت مفلس

شنیدم که وینا به از مفلسه
بیفتاد و مسکین بختش بے

<p>بیچے دیگرش تا طلب کرده یافت بگردید و ما همچنان در شکم که سر پنچگی تنگ روزی تر اند</p>	<p>باخر سر نا امید بی بنافت به بد بختی و نیک بختی قلم نه روزی بسر پنچگی مے خورد</p>
<p>گفتار اندر اخلاص و برکت آل و ریا و آفت آل</p>	
<p>وگر نه چه آید ز بے مغر پوست چو مردی نمودی خنثیت سببش فجالت نبرد آنکه بنمود بود بماند کس جانم در برشش که در چشم طفلان نمانی بلند توان خرج کردن بر ناشناس که صراف دانا بگیرد به چیز پدید آید آنکه که مس یازد اند</p>	<p>عبادت باخلاص نیست نکوست کس عفت مردی نویلش فاش باندازه بود باید نمود که یوں عاریت برکشند از سرش اگر کوشتی پاسه چوپس مبد وگر نفقه اندوده باشد سخاس منه جانی من آب زر بر پیشیز زد اندودگان را آتش برمد</p>
<p>حکایت</p>	
<p>بروے که ناموس را شب سخت که نتوانی از خلق بر بست بیج هنوز از تو نقش بروں دیده اند که زیر قبا دارو اندام پیس که بازت رود چادر از روے زشت</p>	<p>نمانی که بابای کوهای پند گفت برو جان بابا در اخلاص بیج کسانے که فعلت پسندیده اند چه قدر آورد بنده حور و یس نشانید به دستاں شدن در بهشت</p>
<p>حکایت طفل روزه دار</p>	
<p>بصد محنت آورد روزے به چاشت بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد فشاندند با دام و زر بر سرش فتاد اندرو آتش معده سوز چه داند پدر غیب یا مادر دم نمان خورو و پیدا بسر برد صوم</p>	<p>تقدیم که تا بالے روزه داشت به کنابش آل روز سابق نبرد پدر دیده بوسید و مادر سرش چو بر وے گذر کرد یک نیمه روز بدل گفت گر نفقه چندین خورم چو روے پس در پدر بود و قوم</p>

که داند که در بند حق نیستی پس این پیران آن طفل نادان تراست کلید در دوزخ است آن نماز اگر جز بحق می رود جاده ات	اگر بے وضو در نماز ایستی که از بهر مردم به طاعت درستی که در چشم مردم گذاری دراز در آتش فشانند سجاده ات
--	---

حکایت

<p>رہا خواہے از نزدائے قنادر پسر چند روزے گزینن گرفت به خواب اندرش دید و پیرید حال بگفت اے پسر قصه بر من بخوان نکو سیرت بے تکلف بروں به نزدیک من شب رو راہزن یکے بر در خلق رنج آزمای ز عمر اے پسر چشم اجرت مدار نگویم تواند رسیدن به دوست رہ راست رو تا به منزل رسی چو گاوے که عصار چشمش ببت کھے گر بتابد ز محراب روے تو ہم پشت بر قبلہ در نماز درختے که بیخشن بود بر قرار گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ہر آنکہ افکند تخم بر روے سنگ منہ آبروے ریا را محل چو در خفیہ بد باشم و خاکسار ہر روے و ریا خرقة سهل است و سخت چو داند مردم کہ در جامہ کیست</p>	<p>شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد وگر با حریفان نشستن گرفت کہ چون رستی از حشر و نشر سوال به دوزخ در افتادم از شرہاں به از پارسائے ظراب اندروں به از خاسق پارسا پیروں چہ مزدوش و ہر در قیامت خدای چو در خانہ زید با ششی بکار دریں رہ جز آنکس کہ درویش اوست تو بر رہ ہر زیں قبل واپسی وواں تا بشب شب ہانجا کہ ہست به کفرش گواہی دہند اہل کوے گرت در خدا نیست روے نیاز به ہرور کہ روزے دہر میوہ بار ازیں بر کسے چون تو محمود نیست جوے وقت دخلش نیاید بچوگ کہ ایں آب در زیر دارد و حل چو سود آب ناموس بر روے کار گرش با خدا در ثوابی فروخت نویسنده داند کہ در نامہ چیست</p>
---	--

که میزان عدل است و دیوان داد
چو دیدند پیش در انبان نبود
که این در حجاب است و آن در نظر
از آن پرنیاں آستر داشتند
برون حله کن گو ورون حشو باش
نشاید گرفتن در افتاده دست
که همچون صدف سر بخور در بری
اگر چه شیلست نه بیند رواست
اگر گوش گیری چو پند پدر
مبادا که فردا پیشیاں شوی

چه وزن آورد جائے انبان باد
مائی که چندیں ورع مے نمود
کنند ابره پاکیزه تر ز آستر
بزرگان فراغ از نظر داشتند
در آوازه خواهی در اقلیم فاش
طبع در گدا مرو معنی نه بست
همان به گر آستن جوهری
چو روے پرستیدنت در خداست
ترا پند سعدی بس است ای پسر
گر امروز گفتار ما نشنوی

باب ششم در فضیلت قناعت

که بر سخت و روزی قناعت نکرد
شمر ده جریب جهاں گرد را
که بر سنگ گرواں نروید نبات
که او را چو مے پروری مے کشی
که تن پرواں از ہنر لاغر اند
که اول سنگ نفس خاموش کرد
ہرین بدون آیین ما بخرد است
بدست آرد از معرفت توشہ
نکردند باطل برو اختیار
چہ دیدار دیوش چہ رخسار جور
کہ چہ راز رہ باز نشناختی
کہ در شہر شش بستہ سنگ آرد
کنی رفت تا سدرۃ المنتہی

خدا را ندانست و طاعت نکرد
قناعت تو اگر کند مرو را
سکونے بدست آورے بے نبات
مہرور تن ار مرو رائے و ہشی
خردمند مردم ہنر پرور اند
کسے سیرت آدمی خوش کرد
خور و خواب تنہا طوبی دو است
تھک نیک بختی کہ در گوشہ
بر آتاں کہ شد سر حق آشکار
و لیکن چو خلعت نداند ز نور
تو خود را از آن در چہ انداختی
بر اوج فلک چوں پرو ہجرہ باز
گرش دامن از چنگ شہوت را

توان خویشتن را نیک خوے کرد
 شاید پدید از شرے تا فلک
 پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن
 نگر تا نه پیچد ز حکم تو سر
 تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
 چنیں پر شکم آدمی یا همی
 تو پنداری از بهر نان است و بس
 به سختی نفس مے کند پا دراز
 که پر معده باشد ز حکمت نئی
 شئی بهتر این معده پیچ پیچ
 وگر بانگ دارد که بل من فرید
 تو در بند آئی که خر پروری
 جو خر با شجیل جیلے محر
 نینداخت جز حرص خوردن بلام
 به دام افتد از بهر خوردن چو موش
 به دامش در افتی و تیرش خوری

به کم کردن از عادت خویش خورد
 کجا سیر خوشی رسد در ملک
 سخت آدمی سیرتی پیشه کن
 تو بر کره توسنی بر کمر
 که گر پالنگ از کف و گسیخت
 باندازه خور زاد گر مردمی
 درون چاه ذکر است و قوت و نفس
 کجا ذکر گنجد کن اشرار آرز
 ندارند تن بهر دران آگهی
 دو چشم و شکم پر نگر دو پیچ
 چو دوزخ که سیرش کنند از قید
 بهی میردت جیلے از لاغری
 به ویں اے فرومایه دنیا محر
 مگر مے ندانی که دو را و دام
 پلنگے که گردن کشد بر و جوش
 چو موش آنگه نان و پیرش خوری

حکایت پدر طامع و پسر مغرض

شنیدم که شد با داداں پگاه
 وگر روی بر خاک مالید و خاست
 یکه شکست مے پسر سم بگوے
 چرا کردی امروزه انیوں سو ناز
 که هر ساعتش قبله دیگر است
 که هر کس که فرماں بردارش برست
 سر پر طمع بر نیاید ز دوش
 بر اے دو جو دامن در بر بخت

یکه با طمع پیش خوارزم شاه
 چو دیدش بخدمت و ناکشت و راست
 پسر گفتش اے بابک نامجوے
 نه گفتی که قبله است خاک حجاز
 مبر طاعت نفس شهوت پرست
 مبر اے برادر به فرمانش دست
 قناعت سرافراز اے مرد هوش
 طمع آبروے تو اقر بر بخت

<p>چو سیراب خواهی شدن ز آب جوی مگر گز تنعم شکبایا شوی برو خواجه کوتاه کن دست از بکس را که درج طمع در نوشت توقع براند ز هر مجلس</p>	<p>چرا ریزی از پیر برف آبروی وگر نه ضرورت به دریا شوی چه می خواهی از آستین دراز نباید به کس عهد و خادم نوشت برای از خودش تا نراند کست</p>
<p>حکایت در خوارگی بسیار خوارسی</p>	
<p>چه آوردم از بصره دانی عجب تنه چند در خرقه راستان یک زان میان معده انبار بود میان بست مسکین و شد بر دخت نه هر بار خرم توای خورد و برد رعین ده آمد که این را که کشت شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ شکم بند دست است و زنجیر پای سراسر شکم شد بلخ لاجرم برو اندرون بدست آرد پاک</p>	<p>حدیثی که شیرین تر است از رطب گذشتیم بر حریف فرماستان ز پر خوارگی خویش پر خوار بود وز آنجا بگردن در افتاد سخت لست انبان بد عاقبت خورد و مرد بگفتم مزین بانگ بر ما درشت بود تنگدل رودگانه فراخ شکم بنده نادر پرستند خداے بپایش کشد مور کوچک شکم شکم پر نخواهد شد الا بخاک</p>
<p>حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت</p>	
<p>یک طفل دندان برآورده بود که سن نان و برگ از کجا آرمش چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت مخور هول ابلیس تا جاں دهد تواناست آخر خداوند زور نگارنده کودک اندر شکم خداوندگارے که عیدے خرید نرا نیست آن نکیه بر کردگار</p>	<p>پدر سر به فکر فرو برده بود مروت نباشد که بگذارمش مگر تا زن او را چه مردانه گفت همان کس که دندان و دندان دهد که روزی رساند تو چندین مشور نویسنده عمر و روزی است هم بدار و تکلیف آنکه عهد آفرید که املوک را بر خداوندگار</p>

شنیدی که در روزگار قدیم
نه پنداری این قول معقول نیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
خبر ده به درویش سلطان پرست
گدا را کند یکدرم بیم سیر
نگهبان ملک و دولت بلاست
گداخته که بر خاطرش بند نیست
بخشنده خوش روستائی و جفت
چو سیلاب خواب آید و هر ده برد
اگر پادشاه است و گر پاره دوز
چو بینی توانگر سمر از کبر مست
نداری بحمد الله آن دشمن

شره سنگ در دست ابدال سیم
چو قانع شدی سیم و سنگت یکسیم
چه مشت زرش پیش و چه مشت خاک
که سلطان نه درویش مسکین تزیت
فریدون ملک عجم نیم سیر
گدا پادشاه است و نامش گداست
به از پادشاهیت که خرسند نیست
بزدلانی که سلطان و پادشاه
چه بر تخت سلطان چه در وشت کرد
چو خفتند گزود شب هر دو روز
برو شکم پادشاه کن ای تنگدست
که بر خیزد از دستت آزار کس

انتخاب از نیمه اول تحفه رسولیه

<p>بسم الله الرحمن الرحيم مدخل دیوان عطای خدا خالق کل رازق هر نیک و بد جمله فنا باقی و پاینده او قوت اوراک بسر داده اوست باغ جہاں راست نصارت ازو روح بہ تن بسته بتقدیر اوست خضم ہموں دوست ہموں ساختہ است کس نہ شدہ مدرک مابیش</p>	<p>ہست دلیل رہ دار النعیم سطح دیوان شنای خدا آنکہ مر او راست بقای ابد مردہ صد سالہ کند زندہ او سر بدل اندر ہمہ بنماہ اوست چشم خرد راست بصارت ازو پیکر ہر پاک بتصویر اوست مغز ہموں پوست ہموں ساختہ است جملہ باقرار الہیتش</p>
---	--

<p>در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم</p>	
<p>ور صفت مرجان خدائی ہماست راہ خدا راست معالم ازو از ہمہ رو قائمہ خورسند او بر دے و بر آل و اصحابش تمام</p>	<p>پاک محمد کہ شد انبیاست امی و عالم شدہ عالم ازو خواجہ ما ما ہمہ در بند او باد درودش ز خدا صبح و شام</p>

<p>در بیان آنکہ جملہ صحائف کہ از آسمان رسیدہ اند منتضمن ذکر او صاف آن نور ویدہ اند</p>	
--	--

<p>ہست دہاں ذکر نبی پاک ما کہ چو شود دورہ آخر زمان شاکر و صبار و حلیم و حمول سخت دلی گشتہ ازو مضطرب مفر کنند دور کجی و کسی اکرم و افضل ز جمیع الانام</p>	<p>جملہ صحائف کہ رسیدہ از سما گفت بتوریت خدا آن چنان بعث کنم سوے جہاں یک رسول بندہ مختار من و نرم دل عربی و قرشی و نبی یاشمی احمد و محمود محمد بنام</p>
--	---

<p>صاحب بولاک و امام السبل عشق و لہا نہ تر خویش بود با ہمہ کس عام کند پند را کم کند آوازہ بیازار یا ہجرت او طایہ علیہ السلام</p>	<p>رحمت کل خاتم خیر المرسل شستن اطراف وضویش بود وسط کند بندش تہ بند را نیک کند مشورت کار یا مولد او مگر ملکش بشام</p>
<p>اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقالہ اولی در بیان عقل</p>	
<p>عقل بود نور دہ روح و تن در رہ اخلاق حسن پیشتر عقل معاشش کہ تواند ستود از خردش بیل جہاں روز گشت یافتہ تعلیم ز ام الکتاب اہل شقاوت شدہ از مسہ سعید</p>	<p>عقل بود مبدع خلق حسن ہر کہ درو عقل بود بیشتر عقل معاشش ز ہمہ بیش بود اہل طرب را خرد آموز گشت امی د عالم شدہ زو علم باب جملہ جہاں را بخدا در کشید</p>
<p>مقالہ ثانی در بیان کلام</p>	
<p>افصح و احلی و بدیع النظام بر روش عقد در و گوہرے اخر و ابعد بہ برابر شنید گاہ بیگ کلمہ مکرر بدے شعلہ نور از دہنش بر شدے بود در اصفا ہمہ کس طامعے</p>	<p>بود کلام شہ عالی مقام واضح و مفصول ز یکدیگرے جامع و دلجوے و جہیز سدید کلمہ بگفتہ متوقف شدے چونکہ نبی پاک سخنور شدے سیر نئے عشت از آن سامعے</p>
<p>مقالہ ثالث در بیان مجلس</p>	
<p>جز با جارت نہ کشادند لب خاموشی جملہ چو تصویر بود یا کہ نگاہ بہ کند سو بہ سو جملہ سہر انگندہ شدندے قبول</p>	<p>مجلس او مجلس علم و ادب مجلس تالیف نہ تنفیر بود طاقت کس نے کہ کند رو بہ رو چوں سخن آغاز نمودے رسول</p>

بر سر شنیدے بدش داشتے	تقم سعادت بدش کاشته
رفع نمیکرد ز اعزاز او	بیچ کس آواز بر آواز او
مقاله رابع در بیان مراققت یا سفر با	
چونکه غریب آمدے از راه دور	لطف نمودے و نشاندے حضور
نام و وطن عرف نہ پرسیدیش	رحم نمودے و بہ بخشیدیش
رنج نہ کردے دلت از بیچ کار	کرد ازین خلق جہاں را شکار
حکایت	
بود نشینندہ بہ مجلس رسول	گامہ یک شخص مسافر جہول
در صحن مسجد پاک نبی	کرد کیز آں ز تمیز اجنبی
صاحب چو دیدند شہب ساختند	از پیئے تعزیر برو تاخند
پاک نبی گفت کہ اہل نشست	نہن دلہاے غریباں بد است
زود در آں جاے نجاست ظہور	دو پر یزید ز آب طہور
پاک شود چیست دریں شور و شر	خلی خدا داد بخیر البشر
مقاله خامسہ در بیان ملاطفت یا دلائر اں	
خاطر آیندہ بسے جست شاہ	تا کہ نشد داشت بسویش نگاہ
گاہ بساط از تہ خود بر کشید	کردے بر آں ز اثر خود با قعید
ہر چہ کہ موجود بدستے طعام	پیش خوراندے و آگاہ کلام
چونکہ کسے آمد و او در نماز	کو تہ پہن کرد نماز دراز
حاجت او جملہ روا ساختے	باز بہ تسبیح بہ پرداختے
مقاله ساوسہ در بیان حسن معاشرت با اصحاب	
بود باصحاب تبسم غما	از دل محزون گرہ علم کشا
قہقہہ باواز گہ او را نہ بود	غایت خنک آہ نواہد کشود
چیں بجہیں بیچ گہانش نبود	چیں ز جبین ہمہ عالم کشود
شفقت او بود بہر یار بیش	دیدن او مرہم دلہاے ریش
داشت لہاں وہ دل خود ہر رفیق	نیست چو من ہر دگر اں شہ شفیق

<p>عادت شد بود که هر صبح گاه حال همه صاحب بیک یک تمام چونکه کسی گشت مریض از میان کردی تسلی که ترا باک نیست چونکه به تقدیر خدا بے نیاز بعد فراغت ز نماز و دفن شاه که پاداش بدی بد نکرد هر چه نهادند به پیش آن زمان که نمود است باصحاب سب</p>	<p>بعد فراغت ز نماز بگاہ کردی تفقد بفرصت الکلام همش پئے پرسش او خود رواں کس چو مریض از گنہ پاک نیست مرد کیس کرد بر او خود نماز خواست بر او مغفرت از ذوالمنن دعوت سسکین و غنی رد نکرد خور و دعا کرد بر آن میزبان کرو نہ آلودہ بافحاشش لب</p>
مقاله سابعه در بیان بعضی از مطالبات	
<p>گاه باصحاب نمودی مزاج گفتی که طیب بجنم و لغو غ</p>	<p>گاه ز اصحاب شفوئی مزاج بیک نگیم سخنان دعوغ</p>
مطالعہ اولی	
<p>زال زنی آمدہ بیک سرشت گفت نبی پاک کہ اسے خوش بیان زال چو بشنید دلش شد دوشق کرد پیہ گریہ فغان دو جنب منتظر رحمت غفار باش پیر شوہ روز قیامت جواں زال چو بشنید دلش شاد شد</p>	<p>گفت وعا کمن کہ روم در ہشت زال نہ ہرگز رود اندر چناں گفت علامہ نہ بہ تقدیر حق گفت نبی پاک مخدوم غم چنب خفته دلی چہیست کہ بیدار باش بعد از آن خوش رود اندر چناں خاد ویراد اسش آباد شد</p>
آخر کے	
<p>گفت بیک سادہ دے بے ذکا سادہ دل از فکر فرو گدودہ سر گفت چو آن سادہ دل از ہوش شد</p>	<p>نواہر خال تو چہ باشد ترا کرد تبسم شہ عالی قدر مودت از یاد فراموش شد</p>

مقاله شانم در بیان معاشرت با زواج مطهره	
<p>بود با هر بر سر خلق عظیم از پخته خدمت کمر خود به بست جامه و تعلیلین بچو شد پاره دوخت هر چه که دادیم بخوردی شتاب گفتی که شد نیت ما در حیام</p>	<p>حایشه گوید که رسول کریم بیچ که آن خاطر ما را نه خست شیر بدوشیدے و آتش فروخت خود نه طلب کرد طعام و شراب گر نه بدے بیچ بخانه طعام</p>
مقاله ناسم در بیان اشفاق بهر صبی	
<p>بیشتر از مادر و پیش از پدر بود بر او شفقت و مهرش مزید داد بخردان و پس او خویش خورد زانکه دو بودند چو نور البصر گاه به پیشانی و سر بوسه داد</p>	<p>مهر نبی بد بصبی بیشتر خاصه که چوں بود رفیع آں ولید میوه نو چونکه کش پیش برد بود به حنین بے مهر و ر گاه زبان در دهن شاں نهاد</p>
مقاله عاشم در بیان حسن معاشرت بخلاماں و خدام	
<p>گفت که ده سال بدم در پناه گاه نه کرد است بمن کن کن عفو نمود است نبی بارها غیر ره عفو نه پیموده است خاصه خلاماں و مالیک را هر چه که خود خورد و خوراند شاں خاطر غمناک همه شاد کرد</p>	<p>بود انس ز خدام شاه گر نه نبی گفت در شتم سخن گرچه خطا رفعت ز من کارها تا که نبی پاک با بوه است رحم بے کرد صعلیک را سخت نه در کار دوانید شاں جمله مالیک خود آزاد کرد</p>
مقاله یازدهم در بیان حلم	
<p>خار کشیدے ز تحسین خاک لعل دعا او بکفش بر نهاد از پشه نود بدله بختی ز کس بر سر او نار غضب ز بختی</p>	<p>آنکه ز گلزار ارم بود پاک سنگ مخالف ز لبش خوں کشاد جور و جفا برد ز هر بوالهوس لیک چو کس خاک گنه پیخته</p>

حکایت

دور ز یاران بمکان شمول
 تیغ بیک شاخ معلق نمود
 تیغ نبی کرد بدست و کشید
 گفت مخالف که رفیقت کدام
 حافظ من ناصر من یار من
 لرزه در اندام مخالف افتاد
 زود نبی پاک گزینش دیر
 منزل مقصود رساننده کیست
 حلم ترا پیش تو کردم شفیع
 عفو تو عام است چیمی بکن
 و سهر بخشش بهجینش کشید
 صورت ابلیس بد او حور شد
 حلم نبی کرد بیان پیش کل
 جمله باحکام مکلف شدند

بود یحیی روز بصحرا رسول
 خوش بنم نخل درخت غنود
 آمده یکد مشرک شوخ و شدید
 گشت خردار نبی از منام
 گفت که الله نگادار من
 چونکه نبی نام خدا کرد یاد
 تیغ بیفتاد ز دستش بزیور
 گفت ترا حال رساننده کیست
 گفت که اے صاحب خلق رفیع
 با من بدکار کربمی بکن
 چونکه نبی پوزش و عذرش شنید
 ظلمت او رفت همه نور شد
 رفت سوسه خانه شگفته چو گل
 جمله باسلام مشرف شدند

مقارء دوازدهم در بیان تواضع

چون تیغ پر مبهوه سرش بر زمین
 چار ملک حلقه بگوش و ریش
 بنده او مالک و رضوان او
 خویشتن از جمله مساکین شمرد
 کبر و رعوت ز سرانگنده ام
 در ره افراط مدارید پا
 هیچ نگوئید سخون سقیم
 طرف بدرگاه خدا بے نیار
 روز قیامت بمسکین برآر

بود نبی پاک تواضع گزین
 چارده اطباق نثار سرش
 جنت و دوزخ ز غلامان او
 او نه بجز راه تواضع سپرد
 گفته باصحاب که من بنده ام
 بنده بگوئید و رسول خدا
 هیچ بود و نصاریه رحیم
 بود دعای شه مسکین نواز
 زنده مرا عاجز و مسکین بدار

انتخاب از رباعیات شرع مختلفہ

نظیری

یارب برہانیم ز حرماں چه شود راہے دہیم بکوسے عرفاں چه شود
بس گبر کہ از رحم مسلمان کردی یک گبر دگر گمنی مسلمان چه شود

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم وز فعل بر و قول بد خود فجلم
فیضے بدلم ز عالم قدس رساں تا محو شود خیال فاسد ز ولم

تو ہیچ مہدی کہ جسم و جانٹ دادند بر کسب و عمل تاب و توانٹ دادند
از دادہ و ندادہ شکایت چه کنی کاں چیز کہ ہست را ایگانٹ دادند

شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند گرد سر کوے دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند الا در دوست را کہ شب باز کنند

صبح است و غروش گلستاں مے آید بر خیز کہ سنگ در فناں مے آید
ایں نالہ مرغان سحر پیغام است کز بیداراں بخفتگاں مے آید

واقف

یارب از محصیت تہ شد عالم زیں درد بر آستانہ ات مے نالم
از قبر بسوز خرمن عصیانم وز لطف بشوے نامہ اعمالم

اے دنیا کارخانہ ات عقبے ہم اینچا حکم تو نافذ است آنچا ہم
امروز چو پردہ پوشے من کردی یارب ندری پردہ من تھو را ہم

گر ہست ترا ہوس وصول باری بر جادہ شرع بایت پا داری
خواہی کہ رہت بخلوت خاص افتد زیں شائع عام پا بروں نگذاری

خود را ز ہوس نگاہ مے باید داشت از ناکس و کس نگاہ مے باید داشت
در دام کسے مبادا افتد ناگاہ دل را بقفس نگاہ مے باید داشت

در یاب کہ موسم جوانی بگذشت بشتاب کہ وقت کامرانی بگذشت
اے شوخ بیا بگذرا زین جور و ہفا زان پیش کہ بشنوی فلانی بگذشت
عمر خیام

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکو ست بد کنے کند آنکہ نیکش عادت و خوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

گر از پیہ شہوت و هوا خواہی رفت از من خبر مے کہ بینوا خواہی رفت
بگر چہ کسی و از کجا آمدہ میداں کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت

پیش از من و تو بیل و نہارے دوست گردنہ فلک برائے کارے دوست
ز نہار قدم بچاک آہستہ نہی کال مردک چشم نگاہے دوست

آن قصر کہ بہرام درو جام گرفت روبہ بچہ کرد و شیر آرام گرفت
بہرام کہ گور مے گرفتی دائم امروز بگر کہ گور بہرام گرفت

بیگانہ اگر وفا کند خویش من است ور خویش جفا کند بداندیش من است
گر زہر موافقت کند نزایق است ور نوش مخالفت کند بیش من است

روزے کہ جزائے ہر صفت خواہد بود قدر تو بقدر معرفت خواہد بود

در حسن صفت کوش که در روز جزا حشر تو بصورت صفت خواہر بود

خواہی کہ ترا رتبت اسرار رنجا میسند کہ کس را ز تو آزار رسد
از مرگ بیندیش و غم رزق مخور کیس ہر دو بوقت خویش ناچار رسد

اندیشہ جرمم چو بخاطر گذرد از آتش سینہ آہم از سر گذرد
لیکن شرطیست بندہ چوں توبہ کند مخدوم بطوف از سر آں در گذرد

با مردم نیک بد نیی باید بود مفتون معاش خود نیی باید بود
مغرور بفضل خود نیی باید بود در پایہ دیو و دد نیی باید بود

اے واقف اسرار ضمیر ہمہ کس در حالت عجز و شکیبہ ہمہ کس
یارب تو مرا توبہ دہ و عذر پذیر ہمہ کس اے توبہ دہ و عذر پذیر ہمہ کس

پندے دہمت اگر بن داری گوش از بہر خدا جامہ تزویر پہوش
عقبے ہمہ روز است و دنیا یکدم از بہر دے ملک ابد را مفروش

در کارگہ کوزہ گرے بودم دوش دیم دو ہزار کوزہ گویا و خموش
ہر لیک بزبان حال با من گفتند کو کوزہ گر و کوزہ خر و کوزہ فروش

از آتش آخرت نیی داری باک در آب نہامت نشدی ہرگز پاک
چوں باد اجل چراغ عمرت بسکند تو سم کہ ترا ز ننگ نہیزد خاک

اے گشتہ شب و روز دنیا نگراں اندیشہ نیی کنی تو از روز گراں
آخر نفسی بہیں و باز آے بخود کایام چگونه مے کند با و گراں

شربت ناپ ازیں تباہی کردن زمین ترک ادا و نواہی کردن
 بگیرم کہ سراسر این جهان ملک توشہ جز آنکہ رہا کنی چہ خواہی کردن

اے نیک نمکروہ و بدیہا کردہ آنگاہ بلطف حق تولا کردہ
 بہ عفو مکن تنکیہ کہ ہرگز نبود ناکرہ چو کردہ و کردہ چوں ناکرہ

بر سنگ زدم دوش سبوی کاشی سرست بدم کہ کردم این اوباشی
 با من بزبان حال میگفت سبو من چوں تو بدم تو نیز چوں من باشی

خواہی کہ پسندیدہ انام شوی مقبول قبول خاصہ و عام شوی
 اندر پئے مومن و جهود و ترسا بدگوئے مباحث تا نکو نام شوی

گر روئے زمین بجلہ آباد کنی چنداں نہود کہ خاطرے شاد کنی
 گر بندہ کنی بلطف آزادے را بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی

زآں پیش کہ از جام اجل مست شوی زیر کد حادثہا پست شوی
 سرمایہ بدست آر دریں رہ کاخا سودے نکنی اگر تہیدست شوی

با درد بساز تا دوائے یابی از درد مثال تا شغلے یابی
 مے باش بوقت بینوائے شاکر تا عاقبت الامر نوائے یابی

علی

پیش از ہمہ شامان غیور آمدہ ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
 اے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

میر درد

دوں ہمت اگر مال وزرے پیدا کرد چوں مور برائے خود پرے پیدا کرد

کے مرتبہ سفلہ فزاید اسباب عیبے نشود ہرکہ خرمے پیدا کرد

غافل مشو و دیدہ دل کور کن کاشانہ انتباہ بے نور مکن
عیب و ہنر خویش ہمہ وقت بین آیینہ ز پیش روے خود دور مکن

یک و بد تو جملہ سبب شرفی است ہر عضو زباں برنگ سوسن شرفی است
کوئے شب عمر تو شود خواہ دراز روزے بچین است کہ روشن شرفی است

گر حسن معاد خواہی و حسن محاش بر مرضے حق درو بدل راضی باش
سوئے بکند تصنع و سانگی بے ساختہ باش و بیچ خود را مترش

اے غفلت دل حال ترا کردہ زبوں ہر دم ز حیا دار سر خویش بگنوں
ربخے باشد کہ از دہن سر پر زند بے یاد خدا دے کہ آید پیروں
اشرف مقدسی

یارب تو مرا باتش قہر مسوز در خانہ دل چراغ ایمان افروز
ایں خلعت بندگی کہ شب پارہ زجرم از راہ کرم برشتہ عفو بدوز
امامی خلخال

با خلق خدا سخن بشیرینی کن اظہار نیاز و عجز و سکیینی کن
تا بر سر دیدہ جا و ہندت مردم چوں مردم دیدہ ترک خود بینی کن
حالی پائی پتی

سر بر مفراز و خاک پائے ہمہ باش دہا مخراش در رضائے ہمہ باش
با خلق نیامیختن از خامئے تست ترک ہمہ گیر و آشنائے ہمہ باش

مولوی جامی

یک لحظہ اگر دل خزینت برہند آسودگئے روے زمینت برہند
گر مہر خداست نقش بر خاتم دل عالم ہمہ در زیر نگینت برہند

اے مرد گنہگارِ دیرِ توبہ کشاد است انواعِ نعم بہر تو آمادہ نہاد است
بشّابِ سوئے توبہ کہ از مادرِ گیتی از کردنِ تاخیرِ پیسے واقعہ زاد است

گر خاکِ سرِ کوسےِ مذلتِ باشی رسوا شدہ شہر و محلتِ باشی
بہ زانکہ بزرگی و خود شامیِ صد سال شایستہ ہفتاد و دو ملتِ باشی

بیکارِ دلا بکارِ فرما نرسی اینجا مکنی کارِ بد اینجا نرسی
کارِ خود از امروزِ بفرما مکن ترسم کہ از امروزِ بفرما نرسی

میرزا جلال اسیر

پیوستہ خدا را اطاعت مے کن اوقاتِ شریفِ صرفِ طاعت مے کن
تا صاحبِ آبرو شوی چون خورشید با نانِ جہین خود قناعت مے کن

یارِ دلِ فارغ و تن آگہ دہ دینے زرِ گریبانِ اہلِ کوتہ دہ
یکبارِ محرومِ کن از قیدِ ہمہ نزدیکِ خود از رہے کہ دانی رہ دہ

قاسم

بر نالہ و بر زاری مے رحمت کن بر مفلسی و خواری مے رحمت کن
بر گریہ و بیداری مے رحمت کن بر فقر و تنگنوازی مے رحمت کن

رہرو باید کہ درِ رہِ راستِ دود آنگاہ در آں راہِ چو رہِ راستِ رود
کج رو کہ بگویمت ہمیں راستِ شنو کج آں باشد کہ بر پئے خواستِ رود

منحشی

منحشی خیز با زمانہ بساز ورنہ خود را نشانہ ساختن است
عاقلانِ زمانہ مے گویند عاقلی با زمانہ ساختن است

سرمد

با قوتِ پیلِ مور مے بایہ بود با ملکِ دو کونِ عور مے بایہ بود

ایں طرفہ بگر کہ عیب ہر آدمی سے باید دید و کور سے باید بود

افعال بدم ز خلق پنہاں سے کن دشوار جہاں ہر دلم آساں میکن
امروز خوشم پیار فردا با من آئینہ از کرم سے سزد آں کن

امیر خسرو
دائم دل خود بمعصیت شاد کنی چوں غم رسدت خدائے یاد کنی
دنیا ز تو رفتہ و ترا دعویٰ ترک کنجشک پریدہ را چہ آزاد کنی

م نکس کہ خداوند عطا سے دہش ز نہار نگوئی کہ چرا سے دہش
گر خود بزرگ شد حسد واجب نیست ہا را چہ بخیلی چو خدا سے دہش

غنی
اے کردہ زر و سیم ترا دشمن دیں نقش گز از لوح جبین تو مبین
از رو سیہی پاک بگردی ہرگز نا سر نہ نہی بسجدہ مانند نگین

ہر کس کہ بخویشتن گمانے دارد چوں در بگری عیب نہانے دارد
عمر بیت کہ در باغ جہاں گردیم ہر میوہ کہ دیدم استخوانے دارد

اے در طلب کمال سرگرم شباب در صورت کس مبین و معنی دریاب
ہر چند عقیق است بافتش ہمرنگ دارد بدمان تشنہ خاصیت آب

کردم ہر چند جستجو در عالم یاران موافق بجاں کم دیدم
انوس کہ ہچو مہرہائے شطرنج یک رنگ نیند ہم نشیناں باہم

تا دین تو وا کرد ہر امت در خیر بر روی زمین نیست نشانے از دیر
چوں سایہ ذلیل گشت آں نامہ سیاہ سز پیرویت گذشتہ شد تالچ غیر

ہلالی

در عالم بی وفا کسے خرم نیست شادی و نشاط در بنی آدم نیست
آئینکس کہ دریں زمانہ اورا غم نیست یا آدم نیست یا از بن عالم نیست

تا کہ دلت از بچرخ حزین خواهد بود با محنت و درد ہمنشیں خواهد بود
خوش باش کہ روزگار پیش از من و تو تا بود چنین بود و چنین خواهد بود

نے از تو حیات جاوداں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم
نے کام دل و راحت جاں می خواہم آئی کہ رضائے تست آں می خواہم

اے خوردہ مشراب غفلت از جام ہوس مشغول مشو بحرص چوں بانگ جرس قلندر
ترسم کہ از آں خواب چو بیدار شوی مستی رود و درد سرت ماند و بس

ابو سعید ابو الحخیر
اے آنکہ دوائے درد منداں دانی درمان و علاج مستمنداں دانی
احوال دل خویش چہ گویم ہا تو ناگفتہ تو خود ہزار چنداں دانی

من بے تو دے قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زباں نشود ہر موعے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

اے آنکہ بساک خویش پایندہ توئی در ظلمت شب صبح نمایندہ توئی
کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ بکشائے خدایا کہ کشائندہ توئی

اے در صفت ذات تو حیران کہ و مہ وز ہر دو جہاں خدمت در گاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی یارب تو بفضل خویش بستان و بدہ

اللہ بفریاد من بیکس رس لطف و کرمت یار من بیکس رس
ہر کس بجیسے و حضرتے مے نازد جز حضرت تو ندارد این بیکس کس

گر قرب خاے طلبی دلجو باش اندر پس و پیش خلق نیکو گو باش
خواہی کہ چو صبح صادق القول شوی خورشید صفت باہمہ کس یکرو باش

منشیں ز طلب دامن ہمت بر زن اندر رہ دوست دیدہ بر نشتر زن
گیرم بدرون خانہ راہست نہ ہند نوید مباحش و حلقہ بر در زن

زائر

از بذل و عطا کہ در عمل مے آید در جود کرم کے خلل مے آید
ایں مال و متاع پہچو جوئے است رواں ہر چیز کہ مے رود بدل مے آید

شاپور

ایں عمر باہر بہاراں ماند وہیں عیش بسیل کوہساراں ماند
ز شمار چنناں بزی کہ بعد از مردن انگشت گزینی بیاراں ماند

ایکہ امروز ترا فرصت کار خویش است توشہ بردار کہ فردا سفرے در پیش است
توشہ راہ فنا تا بتوانی بردار کہ تہیہ ست دریں بیشہ پسے دلریش است

غربتی

غربتی گر روی بشہر و دیار روئے در مسجد مصفا کن
دوست را گر نئے توانی دید خانہ دوست را تماشا کن

نساخ

یارب شدہ ام تہہ بیامزد مرا شد روئے دلم سیہ بیامزد مرا
دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے بخشندہ ہر گنہ بیامزد مرا

دُیا مطلب نوشت مے دانند عقبا مطلب نختند مے نہانند

مولا طلب و بڑا مولیٰ سے باش کاہیں سخت رہست سالکش مردانہ

نے جیلہ و نے مکرو دخل سے باید نے علم مذاہب و مل سے باید
نساخ شنو کہ بہر آمرزش خلق در حضرت حق حسن عمل سے باید

در حضرت تو گناہگار آمدہ ایم از کردہ خویش شرمسار آمدہ ایم
دانیم کہ بحر رحمت در جوش است اقبال خیزان و بقرار آمدہ ایم

نے تخت : من تاج شہاں میخوام نے خاتم و نے سرو نشاں میخوام
مہر تو بدل زماں زماں میخوام درد و غم تو جہاں جہاں میخوام
ابو درعہ

پاکی و منزہی و بے ہمتائی کس را نرسد ملک ہمیں زیبائی
خفاں ہمہ خفتہ اند و دریا بستہ یارب تو در لطف بہا بشتائی

باقی بالہد

در راہ خدا جملہ ادب باید بود تا جاں باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکاست ریزند گم باید کرد و خشک لب باید بود

بصیر

اے تازہ پسر شنو ازیں پیر کمن یک نکتہ کہ اندرو ہست اصل سخن
حرفے کہ درو معرفتہ نیست مخواں کارے کہ درو متفقتہ نیست کمن

فخر رازی

بہرگز دل من ز علم محروم نشد کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کروم شب و روز معلوم شد کہ بیج معلوم نشد

فخری کاشی

اے جملہ بیگسان عالم را کس یک جو لطفت تمام عالم را بس
من بیگسم و کسے ندارم جز تو از لطف بفریاد من بیگس رس

مرزا بیدل

اے طبع سبقت سرشته با کبر و منی دانسته تمام خلق را دون و دنی
 هر جا که روی لاف اصالت چه زنی چون اصل تو از رگل است یا آب بامنی

متین

مگر بهر رفاه خلق کوشی مردی در جوش غضب گر خروشی مردی
 مردی نبود پوشش خفتاں در جنگ عیب و گراں اگر بیوشی مردی

ناصح

با علمت عمر عمل برابر گردد کام دو جهان ترا میسر گردد
 مغرور بر این مشو که خواندی ورق ز آں روز حذر کن که ورق برگردد

بابا افضل الدین کاشانی

آں را که ز کار بد پیشانی نیست با او اثری ز لطف یزدانی نیست
 غافل شدن و دل بهماں در بستن جز محض خری و عین نادانی نیست

هر چند دل خلق بگمرداری به کس را ز کم و بیش نیازی به
 چون عالم را وفا نخواهد بودن پس تخم جفا هرا آنچه کم کاری به

گیرم که تمام مصحف از پر داری با آں چه کنی که نفس کافرداری
 سر را بزین همی نهی بهر شاز آں را بزین نه که در سرداری

مگر در نظر خویش حقیری مردی در بر سر نفس خویش امیری مردی
 مردی نبود ققاده را پای زدن مگر دست ققاده بگیری مردی

کم گوے و بجز مصلحت خویش گوے چیزیکه نپرسند تو از پیش گوے
 گوش تو دو دادند و زبان تو یکے یعنی که دو بشنو و یکے پیش گوے

حکیم سنائی

منگر تو بیاں کہ ذوفنوں آید مرد در عہد وفا مگر کہ چوں آید مرد
از عمدہ عہد گر ہوں آید مرد از ہرچ گھاں بری فزون آید مرد

کو راہروے کہ رہ نوروش گویم یا سوختہ کہ اہل دروش گویم
ہرکس کہ میان شغل دنیا نفیے با او باشد ہزار مردوش گویم
ملا سحابی استرآبادی

ایں عمر کہ مارا الے بیش نبود ویں شادے عالم کہ غے بیش نبود
چوں مہ شہاب و برق بر اوچ نمود ہرچند دراز شد دے بیش نبود

باید ہمہ ترک تو و مائی کردن بر اوچ یگانگی ہمائی کردن
آنجا کہ بہ از تو و ہبجو تو اند کوتہ نظری است خود نہائی کردن

از خود بگریز در حق آویز ہامے تا در حرم اماں شوی محترے
با زندگی و خرمے خویش مناز کاڑا بدے برند و ایں را بدے

خواجہ عبد الخالق عجمدانی

مگر در دلت از کسے شکایت باشد درد دل تو ازو بغایت باشد
زہمار بانترقام مشغول مشو بد را بدے خویش کفایت باشد

ابو نصر فارابی

زآں پیش کہ از جہاں فرومانی فرد آں کن کہ نہایت پیشانی خورد
امروز بسن چو بیتوانی کارے فردا چہ کنی چو ہیچ نتوانی کرد

جہانگیر بادشاہ

ہرکس بضمیر خود صفا خواہد داد آیینہ خویش را جلا خواہد داد
ہر جا کہ شکستہ بود دستش گیر بشنو کہ ہمیں کاسہ صدا خواہد داد

محمد افضل سرخوش

زہار قدم براہ عصیاں گمزار رو کن داغ بترہ و استغفار
یک جرم کند دلیر بر جرم دگر دزدی است نتیجہ قمار آخر کار
شیخ عطار

دے بر سر خاک دوستے بادل ریش میباریدم خون جگر بر رخ خویش
آواز آمد کہ چند گزنی بر ما بر خود بگریزی کہ کار داری در پیش
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

ما عادت خود بہانہ جوئی نکنیم جز راست روی و نیک خوئی نکنیم
آنها کہ بجائے بر بدیہا کردند گر دست دہد بجز نکوئی نکنیم
شیخ محمد علی حزیں

یارایے زباں کو کہ نتائے تو کنم توصیف کمال کبریاے تو کنم
چیزے بہ بساط ما تہیدستان نیست جانے کہ تو داود فداے تو قسم

غفلت زدہ ام خاطر آگاہم دہ افسردہ دلم آہ سحرگاہم دہ
عمریست کہ رو از دو جہاں تافہ ام اے قہرہ مقبلاں بخود راہم دہ
ابوالمکارم خواجہ شمس الدین درکاتی

اے دوست بہر کار مشو بے سرو بن گمزار سر زبانت از دست سخن
لفظے کہ درو فائدہ نیست ٹھوے بکاریکہ درو مصلحتے نیست سخن
مولوی معنوی

ہر میکنی و نیک طبع میداری ہم بد باشد سزائے بدکاری
با آنکہ خداوند کریم است و رحیم گنہم مدہر بار چو جو میکاری

خواہی کہ دریں زمانہ فردے گردی یا در رہ دیں صاحب دروے گردی
ایں را بجز از صحبت مرداں مطلب مردے گردی چو گرد مردے گردی

شیخ احمد جام

یارب بکشای بر من از توبہ درے بے منت خلق میرساں ما حضرے
ایں باغے عمر من چناں دار مرا کز من نرسد پہنچ کس درد سرے

در راه خدا تو خود فروشی پیچی در طاعت و بندگی نکوشی پیچی
تا کبر و حسد نسیبند ہیروں کنی گر خرقہ بایزید پوشی پیچی
کمال نچندی

گر در پئے قول و فعل سنجیده شوی در دیدہ خلق مردم دیدہ شوی
با خلق چناں مزی که گر فعل ترا ہم با تو عمل کنند رنجیده شوی
عرفی شیرازی

اے آنکه بسنگ فرق دشمن شکنی بر تارک خویش گلفشاں چوں چنی
با خویش چناں باش که با دشمن خویش با دشمن خود چنانکه با خویشستی
طالب آملی

گر دریا باشتی و سرایت داند در خانه معمور خرابت داند
به زانکه سراب وار غلطی بر خاک از خشک لبی و مردم آبت داند

تا در نفس سینه بود مرغ نفس گذار که دل شود غنائگیر هوس
همدے که همیشه اوج گیری چو ہاے چوں سایہ نشین شدی چه عنقا چه گس
لا اعلم

دارم دکنے غمیں بیامرز و میرس صد واقعہ در کہیں بیامرز و میرس
شرمندہ شوی اگر ہر سی علم اے اکرم اکرمیں بیامرز و میرس

بیش طلبی نہ پہنچ کس بیش مباحش چوں مرہم و موم باش و چوں نیش مباحش
خواہی کہ نہ پہنچ کس بتو نہ نرسد بدگوے و بد آموز و بد اندیش مباحش

ایمچ دانی که شیر مردی چیست شیر مرد زمانه دانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت آنکه با دوستان تواند زیست

آتش بدو دست خویش در خرمن خویش چو نوزده ام چه نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش اے و اے من و دست من و دامن خویش

تا کس بهوا و هوس مائل باشی ژاں ره که بریدنی است غافل باشی
آنکس که گذشته را تلافی خواهی از خنجر انفعال بسمل باشی

گر آدمی ترا هنر بایسته قول تو بلخ و مستبر بایسته
جز خوردن و خواب چو نداری کار گوش تو ازیں دراز تر بایسته

اے احمد مرسل شرف هر دو سرا اعلى شود از خاک و ر تو بینا
آنی که بشان تو بانسان و ملک حق گفت بگو و سلوا تسلیم

آں روز که عاصیان عصیان دهن فرسوده بعتبه تو سازند نواص
باشی تو شفیع آں جماعت آں دم بر نیت خطاب رحمت العالم خاص

آراسته گردد چو قیامت را صف عالم شود از فسادگی جمله تلف
والد باین شگفته روی آں دم آئی چو گل و گل شفاعت بر کف

حق کرده ترا براستی سرایه ز آن است که از عرش فرودی پای
در آیین ضمیر تو عکس نبود زیر وجه نداشت جسم پاکت سایه

انتخاب از شاه نامه

حمد باری تعالی

که دل را بنامش خرد داد راه
نخواهد ز تو کژی و کاستی
کزویست امید و بیم و نوید
از اندیشه جان بر فشانم همه
پے مور بر هسته او نشان
هاں باد و آب آتش تابناک
روان ترا آشنای دهند
بباید که باشی همه در گداز
زکئی و بیشی و ناکام و بخت
بفرمان و رایش سرافکنده ایم
سپهر و ستاره بر آورده است
کزو شادمانی و زو مستمند
خور و خواب و تندی و مهر آفرید

بنام خداوند خورشید و ماه
خداوند هستی و هم راستی
خداوند کیوان و بهرام و شید
ستودن من او را ندانم همه
ازویست پیدا مکان و زمان
ز گردنه خورشید تا تیره خاک
به هسته یزداں گواهی دهند
سوی آفریننده بے نیاز
زدستور و گنج و از تاج و تخت
هموں بے نیاز است و ما بنده ایم
چو جان و خرد بے گماں کرده است
جز او را ماں کردگار بلند
شب و روز و گرداں سپهر آفرید

در ستایش پیغمبر و یارانش

نخواهی که دائم بوی مستمند
سر اندر نیاری بدام بلا
بگو نام باشی بر کردگار
دل از تیرگیها ببری آب شو

اگر دل نخواهی که باشد نمزند
چو خواهی که یابی ره از بد رها
بوی در دو عیثی ز بد رستگار
بمقتار پیغمبرت راه جوے

ره رشتکاری بپایت جست
خداوند امر و خداوند نهی
نتایید بر کس ز بوبکر به
بیاراست گیتی چو باغ بهار
خداوند شرم و خداوند دین
که او را بخوبی ستاید رسول
درست این سخن قول پیغمبر است
کزیشان قوی شد بهر گونه دین
بهم نسبتی یک دگر راست راه

ترا دین و دانش همانند درست
چه گفت آل خداوند تنزیل و وحی
که خورشید بعد از رسولان مه
عمر کرد اسلام را آشکار
پس از هر دوای بود عثمان گریس
چهارم علی بود جفت بتول
که من شهر علمم علیم در است
علی را چنین گفت و دیگر همی
نبی آفتاب و صحابا چو ماه

کشته شدن اشکبوس بدست رستم

همی بر خروشید بر سان کوس
سر هم نبرد اندر آرد بگرد
ز جولان او در جهان گرد خواست
همی کرد رزم اندر آمد بایر
غمی شد ز پیکار دست سزان
اگر چند می جست خود مرگ او
زمین آهنی شد سپهر آبنوس
کله خود او گشت زان زخم خرد
به پیچید زو روی شد سوس کوه
بزد اسب کاید بر اشکبوس
که رام را جام داده است جفت
من اکنون پیاده کنم کارزار

دلیری که بد نام او اشکبوس
بیامد که جوید از ایراں نبرد
ز گردان ایراں هم آورد خواست
بشد تیز رام با خود و عیبه
بر آهیخت رام غرز گراں
نه بد کار گرگز بر ننگ او
جگر گراں دست برد اشکبوس
بزد غرز بر ترک رام گرد
چو رام گشت از کشانی ستوه
ز قلب سپاه اندر آشفت طوس
توتمن بر آشفت و باطوس گفت
تو قلب سپاه را بآیین بدار

له نام دلیری که از جانب افراسیاب شاه توران با رستم جنگ نمود *

له خقان *

کھاں را بڑہ بر بیازو فگند
 یکے تیر در دست رنگ آبنوس
 خروشید کاے مرد جنگ آزمای
 کشانی بخندید و خیرہ بماند
 بدو گفت خنداں کہ نام تو چیست
 تہمتن بدو گفت کاے شوم تن
 مرا نام من نام مرگ تو کرد
 کشانی بدو گفت بے بارگی
 تہمتن چنیں داد پاسخ بدوے
 پیادہ ندیدی کہ جنگ آورد
 بشہر تو شیر و پلنگ و نہنگ
 ہم اکنوں ترا اسے نبرہ سوار
 کشانی بدو گفت کویت سلیح
 بدو گفت رستم کہ تیر و کھاں
 کھاں را بڑہ کرد پس اشکبوس
 برستم بر آنگہ ببارید تیر
 ہمے رنجہ داری تن خویش را
 تہمتن بہ بند کمر برد چنگ
 خدنگے بر آورد پیکاں چو آب
 بالمید چاپچی کھاں را بدست
 ستوں کرد چپ را و خم کرد راست
 چو سوارش آمد بہ پہناے گوش
 چو پیکاں ہوسید انگشت او
 چو زد تیر بر سینہ اشکبوس

بہ بند کمر بر برد تیر چند
 خرامید و آمد بر اشکبوس
 ہم آورد آمد مرو باز جائے
 غناں را گراں کرد و اورا بخواند
 تن بے سرت را کہ خواہد گریت
 چہ پرسی تو نامم دریں انجمن
 زمانہ مرا پتک ترک تو کرد
 بکشتن دہی تن بیکبارگی
 کہ اسے بیہمدہ مرد پر خاشجوع
 سر سرکشاں زیر سنگ آورد
 سوار اندر آیند ہر سو بجنگ
 پیادہ بیاموزمت کارزار
 نہ بینم ہمے جز فریب و مزاح
 بہ بینی کت اکنوں سرآرد زباں
 تنے لرز لرزاں رخ سندروس
 تہمتن بدو گفت ہر خیرہ خیر
 دو بازو و جان بد اندیش را
 گزیں کرد یک چو بہ تیر خدنگ
 نہادہ برو چار پر عقاب
 بچرم گوزن اندر آورد شست
 خروش از خم چرخ چاپچی بخواست
 ز چرم گوزناں بر آمد خروش
 گذر کرد از ہرہ پشت او
 سپہر آں زماں دست او داد بوس

فلک گفت احسن ملک گفت نه
تو گفتی که او خود ز مادر نژاد

قضا گفت گیر و قدر گفت و
کشانی هم اندر زمان جاں بهاد

پرسیدن کاموس نشان رستم از پیران

کجا بسته بود اندر آن کار دل
چگونه خرامد بدشت نمرد
چه گوید به آورد با سرکشان
چگونه شوم من به پیکار او
مرا رفت باید آورد گاه
که او ایدر آید کند رزم یاد
بیدار بازبید و با فرای
ازو گشت پیچان و دیده پر آب
نخست او برد سوئے شمشیر دست
کجا او به پروردش اندر کنار
کند آزمایش ز گرداں بسے
تنش زور دارد چه شیر شایان
اگر بگنجد بر زمین روز جنگ
یکے نیر و پیکان او ده بسیر
شود موم دز موم ننگ آیدش
یکے جوشن از بر بهند گره
پوشد بهر اندر آید بجنگ
ز خفتان و جوشن خزون دانش
شود چون پوشد بر آیدش پر
که گوی روان شد سگ بے ستون
هے آتش افروزد از خاک و سنگ

پرسید پس مرد بیدار دل
که بر گوی با من که آن شیر مرد
ز بالا و زورش چه داری نشان
چگونه است مردی و دیدار او
گر آید که او بست کامد ز راه
بدو گفت پیران که این خود مباد
یکے مرد بینی چو سرو سہی
بسا زنگهاں که افرا سیاب
یکے رزم ساز نیست خسرو پرست
بکین سیاوش کند کارزار
سلاح و را بر تناید کسے
برزم اندرون چون به بند میان
نه بر گوی از جائے گزینش ننگ
نه بر کمانش بر از چرم شیر
اگر سنگ خارا بجنگ آیدش
برزم اندر آید پوشد زره
یکے جامه دارد ز چرم پلنگ
هے نام بر بیاں خواندش
شوزد بر آتش نه بر آب تر
یکے رخش دارد بزیر اندرون
نیارام از بانگ هنگام جنگ

اندر زبانی ارد شیر شاه ایران

سزاوار بر تخت شاهی نشاند
 بخوبی بیاراست گفتار راست
 ز راه و خرد هر که دارد بهر
 متنازد بداد و نیازد بهر
 هم او را سپارد بپاک نژاد
 همه رنج پا او شود در نهان
 هر آنکس که خواهد سرانجام نیک
 که خوشنود بپاک یزداں بود
 بکشید و پیمان او مشکیند
 بلند آسمان را نگارنده او
 سازید با نازش او بکس
 که پیش فراز آید آید نشیب
 کجا آنکه بود بکس شکارش هرگز
 نیک آنکه جز تخم نیکی نه کشت
 همه گوش دارد اندرز من
 که سودش فزونی آید از تلخ و جنگ
 همه گوش دارد برنا و پیر
 نباشد مگر پاک یزداں پرست
 اگر زیر دستی و گر شهریار
 نگرود بر مرد دانا کهن
 فزون باشد از دار و از بند و چاه

همه مختار را ز ایران بخواند
 از آن پس شمشاه بر پای خاست
 چنین گفت کماے نامداران شهر
 بدانید کیں تیزگرداں سپهر
 هر آن را که خواهد بر آرد بلند
 شامد جز از نام او در جهان
 بجیتی نماند بجز نام نیک
 ترا روزگار اورمزد آں بود
 شما دست یکسر به یزداں زنید
 که بخشنده او ایست و دارنده او
 ستمدیده را اوست فریاد رس
 نباید نهادن دل اندر فریب
 کجا آنکه مے سود تاجش با بر
 نهانی همه خاک دارند و خشت
 همه هر چه آید اندر من
 نمایم شما را کنون راه پنج
 بگفتار این نامدار ارد شیر
 هر آنکس که داند که دادار هست
 دگر آنکه دانش بگیری تو خوار
 سه دیگر بدانی که هرگز سخن
 چهارم چنان دلا که بیم گناه

له مشتق از یازین بمعنی ایاده و آهنگ کردن +
 یله نام روز اول از هر ماه شمسی که روز مبارک است +

به پنجم سخن مردم عیب جوے | بگیرد بنزد کسب آبروے

گویم یکے تازہ اندرز نیز
خشب آنگه آباد دارد بهماں
دگر آنگه دارد وے آواز نرم
هزینه مکن سیمت از بهر لاف
زمانے سیاستے نه آموختن
تو پیوسته دل دور داری ز غم
نه پیچی بکارے که کار تو نیست
که آں برتر از دیده و جان و چیز
بود آشکاراے او چوں نهماں
شردمندی و شرم و گفتار نرم
به بیوده میگر آنگه اندر خزاف
اگر جاناں همه خواهی افروختن
ز نا آمده بد نباشی و دشمن
نیازی بدان کو شکار تو نیست

همه یاد دارید گفتار تا
هر آنکس که با داد روشن دل اند
دل آرام گردید بر چهار چیز
یکے نیم و آرم و شرم از خداے
دگر داد دادن تن خویش را
بفرمان بزدان دل آراستن
سه دیگر که پیدا کنی راستی
چهارم که از راه شاه بهماں
دلت بسته داری به پیمان او
برو مرداری چو بر جان خویش
سکشیدن بدین کار نیار ما
از آمیزش یک و دگر نگسلند
سز و خوبی و سودمندی است نیز
که تا باشدت یاور و رهنماے
نگه داشتن دامن خویش را
ورا چوں تن خویش خوشتن
برو افکنی سزای و کاستی
نه پیچی دل از آشکار و نهماں
رواں را نه پیچی ز فرمان او
چو با داد بهی نگاهبان خویش

بدری و خواب از گنهگار چشم
بفرود ماں کار امروز را
بدان کوش تا دور باشی ز خشم
بفرود ماں کار امروز را

له نفقه و خزانة * له نبی از پر آگندن *

له صیغه امر از خوابیدن - از گنهگار چشم بدوز *

<p> کز بر بد نهال تنگ باشد جہاں کہ او را بود نیز ہمساز و یار کہ عیب آورد بر تو بر عیب گئے خردمندت از مردماں نشمرد ہر کس نوازندہ و تازہ روئے بر تخت منشاں بد اندیش را تو بپذیر و کین گذشتہ مخاہ خنک مرد بخشنده و بردبار بدانش بود چوں بدانی بورزگاہ بدانای و داد نامی شوی </p>	<p> بنرس از بد مردم بد نہال سخن بیچ سراسے با رازدار تو عیب کساں بیچ گونہ مجھے دگر چیرہ گردود ہوا بر خرد سخن پیش فرہنگیاں سخنے گئے کمن خوار خواہندہ درویش را ہر آنکس کہ پوزش کند بر گناہ ہمہ داد دہ باش و پروردگار بیارے دل را بدانش کہ ارز چو بخشنده باشی گرامی شوی </p>
--	---

نیایش آفرینندہ و ستایش محمود پادشاہ

<p> مکان و زمان و زمین آفرید ہم انجام زوہیت و فرجام زوہ کم و بیش گیتی بر آوردہ است سراسر بہ ہمتی بزدان گواست شناسندہ آشکار و نہال بیارانش بر ہر یکے بر فرود سخناے شال برگزشت از شمار جہاں آفریں را نیایش کنیم کہ تختش درفشال کند ماہ را کزو بخشش و جود شد در وجود </p>	<p> بر آں آفریں کافرین آفرید ہم آرام زوہیت ہم کام زوہ سپہر و زمین و زمان کردہ است ز خاشاک ناچیز تا عرش راست جز او را مخواں کردگار جہاں وزو بر روان محمد درود ہمہ پاک و لوند پرہیزگار کنوں بر سخنا فراہیش کنیم ستائیم تاج شہنشاہ را جہاں دار محمود با فر و جود </p>
---	---

۱۔ سجیدہ و اندیشیدہ ۲۔ لکھ امر از ورزیدن بمعنی کشتکاری کردن و پیایہ
 کارے کردن و حاصل کردن و ایجا بہیں بمعنی امر است ۳۔
 ۴۔ آفرینش ۵۔

دلیبرست و با بخشش و فرو داد
 خداوند گوپال و شمشیر و رنج
 جهاندار با فر و نیکی شناس
 خردمند و دانا و چیره سخن
 همه مشتری دارد از فر او
 بزم آسمان را خروشاں کند
 چو خشم آورد کوه ریزاں شود
 پدر بر پدر شهریار است و شاه
 بماناد تا جاوداں نام او
 سر نامه کردم شناسه و را
 از و دیدم اندر جہاں نام نیک
 ز دیدار او تاج روشن شد است
 بنادد بدو مردم پارسا
 بدو روشن از مایه در بخت اوست
 بزم اندرون ژنده پیل بلاست
 چو در بزم رخشاں شود راسه او
 به خنجر شاماں شکار وے اند
 از آواز گرزش همه روز جنگ
 سرش سبز بادا دلش پر ز داد

زمانه ز فرمان او گشت شاد
 خداوند آسانی و تاج و گنج
 که از تاج دارد ز یزدان سپاس
 جوانه بسال و بدانش کهن
 بنادیم در سایه پر او
 چو بزم آیدش گوهر افشاں کند
 سپهر از پر خاک لرزاں شود
 بنادد بدو گنبد هور و ماه
 همه بهتری باد فرجام او
 بزرگی و آیین و راسه و را
 ز غیتی و را باد فرجام نیک
 ز بد ما و را بخت روشن شد است
 ہم آنکس که شد بر زمین پادشا
 زمین پایه نامور تخت اوست
 به بزم اندرون آسمان وفاست
 همه موج خیزد ز دریایه او
 دد و دام در زمینار وے اند
 بدو دل شبیر و چرم پتنگ
 جہاں بے سرو افسر او مباد

سپردن اور مزد پادشاهی را بہ ہرام و اندرز کردن

بے آب خونیں ز نرگس بخت
 خردمند خواندیش ہرام نام
 بفرمود ہرامش آمد بہ پیش

چو دانست کز مرگ نتوان گریخت
 پس مراد را یکے خویش کام
 بگسترو فرش اندر ایوان خویش

لہ بمعنی معروف و رنگ و لون و مال و اینجا بمعنی مال چسپان است ۔

بر دوی و دانش بر آورده سر
 که رنگ رخسار برنگ او
 گل سرخ بگرفت رنگ برنگ
 خردمند باش و بے آزار باش
 نه بخشی ستمگارگان را گناه
 چو خواهی که تاج از تو گیرد فروغ
 سخن گفتنت چرب و آواز نرم
 دل زیر دستان شکار تو باد
 مبادا هوا بر تو فرماں روا
 نباید که یابند پیشت گذر
 بگر سوسه بیدانشان بگری
 نه بیند بنزد کسی آبروی
 مشو تیز با مرد پرمیزگار
 که آن آورد خشم و بیم و نیاز
 جدا کن دل از کثرتی و کاستی
 که بدنام گیتی نه بیند بکام
 پیشانی آرد دلت را شتاب
 ز راه هنر سر نباید کشید
 ز نابودینها بخواهند چشم
 دلاور گمانی به مستی برد
 میاخی خرد را کند بر دوراه
 خرد باد جان ترا رهنمون
 نجوید بنزدیک شاه آبروی

بدو گفت کاسه پاک زاده پاسر
 بمن نالوانی نهاد است رو
 خنم آورده بالاسه سرو سسی
 چو روز تو آید جهاندار باش
 نگر تا نه پیچی سر از داد خواه
 زبان را مگردان بگرد دروغ
 روانت خرد باد و دستور مشرم
 خداوند پیروز یار تو باد
 بنز کینه و دور باش از هوا
 سخن چین و بیدانش و چاره گر
 ز نادان نیابی جز از بدتری
 چنان دال که بے مشرم و بسیار گوی
 خرد را نه و خشم را بنده دار
 نگر تا نگرود بگرد تو از
 همه بردباری کن و راستی
 به پرمیز تا به نگرودت نام
 ز راه خرد هیچ گونه متاب
 درنگ آورد راستی تا پدید
 سر برداران نیاید بخشم
 و گر بردباری ز حد بگذرد
 هر آنکس که باشد خداوند گاه
 نه تیزی نه مستی بکار اندرون
 نگرند تا مردم عیب جوے

نامتقن سعد وقاص بایران و فرستادن یزد گرد رستم را بہ جنگ او

ستوده و را خالق بے نظیر
فرستاد تا رزم جوید نہ شاه
ہے بخت ساسانیان تیرہ بود
ز ایرانیان پاک لہ برید ہر
باید ہے بندہ را کرد کار
جز او جان دہ و چہرہ آرے نیست
ز ہر سو سپاہ اندر آورد و گرد
یہ پیاید و بر کشد با سپاہ
خردمند و گرد و جہاندار بود
ہر آنکس کہ بودند بیدار و گرد

عمر آنکہ مہد مومنان را امیر
گنہیں سعد وقاص را با سپاہ
جو بخت عرب بر عجم چہرہ بود
و گرگونہ شد چرخ گرداں پھر
داد جہاں آفریں کردگار
بازار او بندہ را پایے نیست
چو آگاہ شد زان سخن یزد گرد
بفرمود تا پور ہر مزد راہ
کہ رستم بدش نام و بیدار بود
برفت و گرانیگاں را بہرہ

نامہ رستم بسعد وقاص و پاسخ آل

فرستاد رستم بنزدیک سعد
نوشتهند پر بیم و چندی امید
نباید کہ باشیم بے ترس و باک
ہمہ پادشاہیش داد است و ہر
کہ زیائے تلج است و تخت و عیسی
بہ بیہودہ این رنج و این کارزار
چہ مردی و آہین و راہ کو چیت
برہنہ سپہبد برہنہ سپاہ

فرستادہ نیز چوں برق و رعد
یکے نامہ بر حریر سفید
سر نامہ گفت از جہاندار پاک
کزویت بر پایے گرداں سپہر
وزو ہاو بر شہر بار آفریں
بہ پیش آمد این ناپسندیدہ کار
بحن بازگوئے آنکہ شاہ تو کیست
بزد کہ جوئی ہے دستگاہ

لہ پاک ہر برید۔ اسے ہمہ ہر برید *

نہ پیل و نہ تخت و نہ بار و نہ
 کہ عمر و کلمہ بہر دیگر کس است
 پدر بر پدر نام بردار شاہ
 برپیار او در فلک ماہ نیست
 عرب را بجائے رسید است کار
 تقو باد بر چرخ گرداں لافوے
 ز راہ خرد مهر و آزر نیست
 ہمے تلج و تخت آیدت آرزوے
 سخن بر گزافہ نگوئی ہمے
 جہان دیدہ و گرد و دانا فرست
 بہ تخت کیاں را ہنماے تو کیست
 بخاہم ازو ہرچہ خواہی بخواہ
 کہ فرجام ایں خواری آید بروے
 کہ با داد او پیر گشتے خواں
 مشہد بدعماں اندر آیین خویش
 ہمین چشم و گوش و خرد را بہ بند
 بہ پیروز شاپور فرخ نژاد
 از ایراں بزرگان روشن رواں
 سپر ماے زمین و ز رہیں کمر
 پذیرد شورش با سپاہ چو گرد
 ز لشکر بہر سیدہ و از پہلواں
 ز سالار بیدار و از کشور ش
 کہ ما نیزہ و تیغ داریم جفت
 ز ز و زسیم و ز خواب و ز خورہ
 ہماں چوں زن زنگ و بوسہ و نگار

ہنماے تو سیری و ہم گرسنہ
 ایراں ترا زندگانی بس است
 کہ با پیل و فرست و باتج و نگاہ
 بہالے او تخت را شاہ نیست
 ز شیر شتر خوردن و سوسار
 کہ تخت جہم را کند آرزوے
 شہ را بدیدہ دروں شرم نیست
 ہیں چہ را ہیں مہ را ہیں راہ و خرے
 جہاں گر باندا زہ چوئی ہمے
 سخنگوے مردے بر ما فرست
 ہماں تا بگوید کہ راے تو چیست
 سوارے فرستم بنزدیک شاہ
 تو جنگ جہیں پادشاہے جوے
 نبیرہ جہاندار نوشیرواں
 جہاں را کن پر ز نظرن خویش
 نگہ کن بدیں نامہ پند مند
 چہ نامہ مہر اندر آمد برد
 بر سعد وقاص شد ہمدان
 ہمہ عرق در آہن و سیم و زر
 چہ بشنیہ سعد اک گرانمایہ مرد
 سپہبد فرود آمد اندر زماں
 ہم از شاہ دستور و از لشکرش
 ردا زبہ پیروز انگند و گفت
 ز دیا نگوبند مردان مرد
 شہ را بگردانی نیست کار

هنر تال بدیاست پیراستن
 هم آنگاه فیروز نامه یزاد
 سخنهاش بشنید و نامه بخواند
 بتازی یکے نامه پاسخ نوشت
 سر نامه بنوشتن نام خداے
 ز جنی سخن گفت و از آدمی
 ز توحید و قرآن و وعد و وعید
 ز قطران و از آتش و زهریر
 ز کافور و از مشک و ماء معین
 که گر شاه بپذیرد این دین رست
 بهای تاج یابد بهای گوشوار
 شفیع از گن هوش محمد بود
 بکارے که پاداش یابی بهشت
 هر آنکس که پیش من آید بچنگ
 بهشت است اگر بگردد جاسے او
 همیشه بود آن و این بگذرد
 بقرطاس هر عرب بر نهاد
 فرستاده سعد و قاص رفت
 چو شعبه مغیره برفت از گواں
 از ایرانیان نامدارے ز راه
 که آمد فرستاده پیر سست
 یکے تیغ باریک در گردنش
 چو رستم بگفتار او بنگرید

دگر نقش بام و در آراستن
 سخنهاے رستم بدو کرد یاد
 وزاں نامه پهلوی خیره ماند
 پدید آورد اندر خوب و زشت
 محمد رسولش بحق رهنماے
 ز گفتار پیغمبر ماضی
 ز تهدید و از رهنماے جدید
 ز فردوس و جاسے و جوسے شیر
 درخت بهشت و سے و انگبین
 دو عالم بشادی و نشایی و راست
 همه سال با بوسے و رنگ و نثار
 نقش پچون مقلب مصطفی بود
 نباید بیایغ بلا خار کشت
 نه بیند بجز دوزخ و عود تنگ
 مگر تا چه آمد کتوں راسے او
 چنین داند آن کس که دار و خود
 درود محمد همیشه کرد یاد
 بنزدیک رستم خراسید لفت
 که آید بر رستم پهلوان
 بیاید بر پهلوان سپاه
 نه اسب و سلج و نه جامه درست
 پدید آمده چاک پیرانش
 ز دیبا سراپرده بر کشید

سپاہ اندر آمد چو مور و ملخ
نشست از برش پهلوان سپاہ
سواران و شیران روز نبرد
بیامد بر آں جامہ نہاد پاسے
ز شمشیر کردہ یکے دستوارے
سوی پهلوان و سراں نشدید
بدانش روان نن آباد دار
اگر دیں پذیرای علیک السلام
برو ہاش پر چیں شد از کار او
سخنما برو کرد دانندہ یاد
نہ تو شہریاری نہ دیہیم جوے
ذلت آردو کرد تخت مرا
کہ جائے سخن نیست روز نبرد
مرا بہتر آید ز گفتار خام

ز زلفیت چینی کشیدند رخ
نہاند زریں یکے زیر گاہ
نشستند پیشش صد و شصت مرد
چو شعبہ بیلا سے پرودہ سرے
ہے رفت بر خاک بر خوار خوار
نشست از بر خاک و کس را ندید
بدو گفت رستم کہ چاہ شاد دار
برو گفت شعبہ کہ اسے نیک نام
ہے پیچید رستم ز گفتار او
ازو نامہ بستند بخوانندہ داد
چنین داد پاسخ کہ اورا بگوئے
ندیدی سر نیزہ بخت مرا
تو اکنون بدیں خرمی باز گرد
بگویش کہ در جنگ مردن بنام

رزم رستم با سعد وقاص و کشتن رستم

سپہ را بفرمود تا کرد ساز
سپہ اندر آمد ز ہر سو بجائے
ہمہ کر شدے مردم تیز گوش
ستاراست گفتی شب لا جورد
نیامد ہمفر اندروں پایدار
بایرانیان بر بہود آب تنگ
ہم اسب گرانمایہ از کارزار
زبان گشت اندر دہاں چاک چاک

چو شعبہ ز نزدیک او گشت باز
بفرمود تا بر کشیدند ناکے
بر آمد یکے گرد و بر شد خروش
سنانہائے الماس در تیرہ گرد
ہے نیزہ بر مغفر آب دار
سہ روز اندر آں جایکہ بود جنگ
شد از تشنگی دست گرداں ز کار
لب رستم از تشنگی شد چو خاک

لے صف لشکر و رشتہ و فرش بسیار لطیف ۛ لے عصا ۛ

رگل تر بخوردن گرفت اسب و مرد
 ازین روئے رستم و زآں سوئے سعد
 بیکسو کشیدند ز آوردگاه
 بزیب یکے کشیدند بالا شدند
 دو سالار بر یکدیگر کینه خواه
 یکے تیغ زد بر سر اسب سعد
 جدا گشت زو سعد پر خاشاک
 بدان تا نماید برو رستخیز
 زگرد سپاه این مرآں را ندید
 بزد بر کمر بر سر پالنگ
 بشد سعد پلویان ز جاکے نبرد
 که نعل اندر آمد ز ترگش برو
 چهاں جوئے تازی بدو چیره گشت
 بخاک اندر افکند جنگی تنفش
 کسے را سوئے پهلوان راه نہ
 برفتند تا پیش آوردگاه
 سراپای گشته بشمشیر چاک
 بسے نامور کشته شد در میاں
 ز شاماں جهاں را پر آمد قفیز
 شب تیره و روز تازاں براہ
 سر نامدازاں ہامہ گشته شد
 ہمے شد بکردار شیر ژیاں
 کہ او را سپاہ اندر آمد بگرد
 ازآں غم بدیا درون غم نہاند

چناں تنگ شد روزگار نبرد
 خروشی بر آمد بکردار رعد
 برفتند ہر دو ز قلب سپاہ
 چو از لشکر آں ہر دو تنہا شدند
 ہمے تاخفتند اندرآں رزمگاہ
 خروشی بر آمد ز رستم چو رعد
 تگاور زد و اندر آمد بسر
 بر آہیخت رستم یکے تیغ تیز
 ہمے خواست از تن سرش را برید
 فرود آمد از اسب و زین پالنگ
 پوشید دیدار رستم ز گرد
 یکے تیغ زد بر سر ترگ او
 چو دیدار رستم ز خون تیرہ گشت
 دگر تیغ زد بر سر و گردنش
 سپاہ از دو رویہ کس آگاہ نہ
 ہمے جست ہر پهلوان را سپاہ
 بدیدنش از دور پر خون و خاک
 ہزیمت گرفتند ایرانیاں
 بسے نشنہ بر زین بماندند نیز
 سوئے شاہ ایراں بیام سپاہ
 چو رستم بچنگ اندرون کشته شد
 سپاہ مسلمان پس اندر دماں
 نہ بغداد بود آں زماں بزد گرد
 بگفتند ہا او کہ رستم نہاند

لے چشم و رخ و پدید

بهشتند چندے ز ایراں سپاه
 از انجا بکوخ اندر آمد سپاه
 فرخ زاد هر مزد با آب چشم
 بکوخ اندر آمد یکے حمله برد
 یکا یک ز بغداد بیرون شدند
 فرخ زاد برگشت نزدیک شاه
 دگر روز بر گاه بنشست شاه
 یکے انجمن کرد با بخرداں
 بزرگان برو خوانند آفرین
 بگم کن که اکنون چه فرای دبی
 ماں را چنین پاسخ آورد شاه
 هماں به که سوے خراساں شویم
 که آنسو فداواں مرا نشکند
 سوارنگ مرد است ما هوے نیز
 کجا پیشکار شایان ما ست
 فرخ زاد برهم یزدو هر دو دست
 بهد گوهر اں بر بس این مشو
 اگر چند بر گوهر افسوں کنی
 چه پروردگارش چنان آفرید
 برو گفت شاه اے هنر داناں
 بود آن شب و بامداداں پگاه
 ز بغداد راه خراساں گرفت

دگر باز گشتند از اں رزمگاه
 هم از پارسی هم رتازی برآه
 از اں روز درو اندر آمد بخشم
 که از نیزه داراں نهاند اینج گرو
 بهشتند و چندین پر از خون شدند
 چه از گرد با آست رزمگاه
 بسر بر نهاد آن کیانی کلاه
 بزرگان و بیدار دل موبداں
 که این است فرجام تخت و تاج
 چه نواهی و با ما چه پیاں نبی
 کن اندیشه گردد بهی دل تباہ
 ز پیکار دشمن تن آساں شویم
 بیست پهلوانان کند آورند
 سواران و پیلان و هر گونه چیز
 بر آورده و شتابان ما ست
 چنین گفت کاسے شاه یزداں پرست
 که این را یکے داستان است نو
 بکوشی کش از زنگ بیرون کنی
 تو بر بند یزداں نیابی کلید
 ازین آزمایش ندارم زیان
 گرانایگان بر گرفتند راه
 همه رنجها بر دل آساں گرفت

انتخاب از دیوان قافائی

قصائد

دلیل بر وجود ذات بی نهایت

<p>کاسے بند کبر بهتر ازین عجز یار یا دانی مرا بصیر و خطا سے تو بر ملا در خوانیم نجیر چرا میکنی خطا روزی من بری و کشتی منت سیه تا کتے کنی بمعذرت جبر انکفا دانی که جرم واری و مشرت نه از خدا نفس از براسه آنکه زکشت کند جدا وین و رلباس نرم نشود با تو آشنا وین گرم گرم نمکته ع ناحق کند ادا آن رنده او ستاد و تو نادان روست وین آردت بمسک تزویر ره شما آگنده از سفاهت و آموده از عکاس بر آتش نفاق تو دامن زند هوا آرد ترا بقر حلی نفس مبتلا طبع ترا بهالت فطری شود غطا رانی که ذکوة که دین است ناروا تا لمح لمح تقویت دل کنند قوا</p>	<p>دو شمع ندا رسید ز درگاه کبریا خوانی مرا نجیر و خلاف تو آشکار گر دانیم بصیر چرا میکنی گنه ابراسه من خوری و کنی خدمت ابر تا کتے شوی برنگذر جرم ره سپر گوی که جبر باشد و باکت نه از گنه دیو از براسه آنکه بهیشت شود دلیل آن از طریق شرع کند با تو دوستی آن نرم نرم شبیه باطل کند بیای این دزد کاروان و تو مسکین کاروا آن آردت از مسک تو جید منصرف تو درمیاں باهم و حیران و تنگدوه بر دیده خلوص تو حاجب شود هوس سازد ترا بشرک خفی دیو منتحن نفس ترا کسالت اصلی شود معین گوی که صلوات که شرع است ناپسند تا رفته رفته دغ غبه دل شود قوی</p>
---	--

له بکسر اول بادشاه چهار و صاحب و خادمانه به سرگشته و حیران به خاموش شده
 به بالفصح گمراهی به پرده +

را نی بدل که حق ز چه مانده است در خفا
 در زانکه نیست پیرو فرمان شدن چرا
 تا چند کفر و فسق اے مست نثار جان
 بر ذات من گواه بس این دیر دیر پا
 گوینده بیاید تا که کند صدا
 آهیت زیر پرده که می گردد آسیا
 بے کردگار که نشود آسمان گرا
 سیزار ترا بکاخ مقنن زند صلا
 تخمین کنی درست بهمار آں بنا
 رانی بدست قدرت معمار مرجا
 آخر چگونه چرخ بدین رفعت و علا
 بے صافیه بعرضه امکاں زند لوا
 آخر چگونه مهر بدین مایه و بها
 بے خالق فضا و زمین را و هر ضیا
 آیات عرش من چه کم از عرش پادشا

گوئی بخود که رب از چه رفته است در حجاب
 گر زانکه هست حکمت پنهان شدن کدام
 تا چند مکرو و غدر اے دیو زشت خو
 بر بود من دلیل بس این چرخ گرد گرد
 کوبنده بیاید تا دوف کند خروش
 سر بست زیر پرده که می پوید آسمان
 بے نوبهار گل نشود بوستان فروز
 شاه ارترا به تخت منقش دهر جوار
 مدحت کنی سخت بنقاش آں سریر
 گوئی بکاک صنعت نقاش آفرین
 آخر چگونه کوه باں شوکت و شکوه
 بے قادری بوا دے هستی نهد قدم
 آخر چگونه عرش بدین پایه و شرف
 بے امری بیط جهاں را شود محیط
 اسباب فرش من چه کم از کارخ پادشا

صفت شب

سلطان روم را در سر افتاد افسر
 زان شب سیاه بگشود شهباز
 تازان شاره چو بسیاهی سکندر
 یکره بریده نافش با روز محشر
 چو از درون توده خاکستر اچکرا

دوشینه چو کشید شه زنگ لشکرا
 باز سفید روند سپرد از آشیان
 تارک شد سپهر چو ظلمات و اندرو
 چو تان شب دراز که پنداشتی قضا
 افروخت پهره زین تلخ خاکستری سبیل

له بیموده گوئی + له بیموده گو + له یک سنگ آسیا + که یک میالوا
 که از سلطان گیرند + تا کسی در راه منقض نشود - روا - تسایل - آب که ستور و کشت
 را دهند - که نشین از جای + و راهی + که سبیه از آسمان +

تشکایت از جور چرخ

دهر چوں نیز بک سازد چرخ چوں دستان کند آن کلاه نامرادی بر سر دانا نهد	مغز را آشفته سازد عقل را حیران کند این قبای کامرانی در بر نادان کند
گاه آں بر خوارے دانا دوصد پنتان زند در بر دانا اگر بیند لباس عبقری	گاه آں بر یارے نادان دوصد برهان کند انار تارش را بستمی اره و سواں کند
بر تن نادان اگر یابد پلاس دیبی	موسه مویش را بر می توزی و کتاں کند

در صفت شمشیر

تیغی گهر نگار فرستاد شهر یار تیغی که گر باقیش سوزاں گذر کند	تا سازدش طراز کمر صاحب اختیار چندان بود برنده که گرمی بر دور تار
تیغی که بر حریر اگر نقش او کشند تیغی که گر بکوه نگارند نام او	پودش چو عمر خصم ملک بگسلد ز تار فریاد الغیث بر آید ز کوهسار
تیغی که گر بعرض هستی در آورند تیغی است آں زحاشا تیغی است خوف نشان	لا حول گو بملک عدم میکند قرار تیغی است آں ز دیگ برقیست فتنه بار
ز آفتاب بود برنده که یارو که بگسلد از بسکه عضو عضو جهان در هراس ازوست	پیوندم استعاره ز الفاظ مستعار ماند جهان ازو برتن ششخص رعشه دار
چندان برنده است دمنش که خیال آں در مغز هوشیار بگر افتند خیال آں	کاسه شده است کار رفوگر در این دیار آشفته و گسسته شود مغز هوشیار
این تیغ نیست آینه نصرت است زانکه معنی ز لفظ بگسلد و او جدا کند	نصرت در او شمایل خود دید آشکار از لفظ معنی که برو دارد افتخار

در صفت بهار

راستی را کس نمیداند که در فصل بهار عقلها حیراں شود که خاک تار یک نشاند	از کجا گردد پدیدار این همه نقش و نگار چون بر آید و این همه گلهای نغمه کار
گر ز نقش آب و خاک است این همه بیان و گل کیست آں صورتگر ماهر که بے تقلید غیر	از چه بر ناید گپه ز آب و خاک شوره زار این همه صورت برد بے علت و آلت بکار

به نوبه از ستان + نه زمینت + تله تناسب اندام +

چوں سنجوی این تصاویر از کجا شد آشکار لاله از عشق که شد زب سالی بستان و افکار از چه بے تشنگی سخن است از شقائق کو مسار ابر بے گوهر چرا گشتن این چنین گوهر نثار بر سر این تاج زمره از که دارد کوکنار ابر از بهر که میگرد بدینسان زار زار چوں عروسان گلبن از بهر که بند گوشوار باد رقاصی نداند از چه در قصد در بهار تا که گوید ابر را بے مویچه چندین بار زلف سنبل از چه شد بے نشانه زمینسان تابار تا شناسد قدر صنم و قدرت پروردگار	چوں نیرسی کاین تماشیل از کجا آمد پدید خیری از هر که شد زب سالی بگشش زروید از چه بے زنگار سبزه است از ریاحین بستان یاد بے عنبر چرا شد این چنین عنبر نشان بر کف این تسبیح یا قوت از چه گیرد ارغوان برق از شوق که میخندد بدینسان قاف قاف چون محوسان بلبل از ذوق که دارد زمزمه ابر غواصی نداند از کجا آرد گهر تا که گوید باد را بے مقصد چندین بوسه چهره سوری از چه شد بے غازه زمینسان رخ رنگ راستی چوں خواجہ باید عارفی یزدان پرست
--	--

در وصف اسب

زین بر زدم بکوهر یکران ره سپر ایسے بگاہ حملہ میا تر از نظر ساری تر از حیات در اندام جانور کوه گرانش مادر و برق میاں پدر بنشسته چوں بر اوج هوا مرغ نامہ بر بس کوہما نوشتہ گردوں برو کر گاہے بناف گاو زین بر مرا گذر گر بہت و گہ بلند و گیسے زیر و گہ زیر بگذشت باد پایم و بچاش غمشت تر	بستہ بعزم پارس چو از ملک رے کر ایسے بگاہ پویہ سبکو تر از خیال ایسے کہ ہست جنبش او در بیضا خاک ایسے کہ ہست گاہ درنگ و گہ شتاب من بر جہاں نور وے چنین کہ گفتہ است بس دشتہا بریدم دنیا درو سراپ گاہے بیال شیر فلک بر مرا گذر اھلادہ سیر بندہ چو ادوار روزگار اے بس گفتہ بود کہ بروے ہلال یاد
---	---

در ستائش شیراز

کہ مے نہ بیند چوں آن دیار یک دیار بہج عصرے از اعصار مصرے از انصار ہنای او ہمہ خرم تر از ہوائے ہمار	تبارک اللہ از پارس آن مجستہ دیار کسے ندیدہ در آفاق این چنین مہمور نسیم او ہمہ دلکش تر از نسیم بہشت
--	--

زلالہ ہر دمن اوست کوہے از یاقوت
 حدایتش زوہ پہلو بہ ہشت باغ بہشت
 ز بسکہ زمزمہ ساز خیزد از ناموں
 فضائے دشت پر از صورتہائے موسیقی
 ز رنگریزے ابر بہار در ناموں
 ہزار طعنہ دمن را برگہ صباغ
 ز ہرچ عقل تصور کند در او موجود
 ہمہ صنایع چینش بصری ہر دکاں
 زہے سفید حصارش کہ نافیدہ خدائے
 بگرمییر نخیلات او بوقت شتر
 ز بس طلوع و صیاحی ز بس بقاء و تصور
 بساقتش نہود شخص را مجال گذر
 صومعش چو ارم گشتہ کعبہ اشرف
 منابرش چو فلک مرتعائے خیال ملک
 ندیدہ نبض جیکانش از کمال وقوف
 محاسنش از آغاز آفرینش خلق
 ہزار محفل و در ہر یکے ہزار ادیب
 ز صرف و نحو و ہدی و معانی و امثال
 ز جفر و منطق و تجوید و رمل و اسطراب
 یکے نکات طبعی ہمے کند تعلیم
 یکے نوشتہ بر اشکال ہندی برماں
 یکے سراپد کاین است رائے اقلیدس

ز سبز ہر چمن اوست کائنات از رنگار
 زگونہ گونہ فواکہ زگونہ گونہ شمار
 ز بسکہ قمعہ کبک آید از کوہسار
 ہوائے کوہ پر از لحنہائے موسیقار
 ز مشک بیزے باد ربیع زر گلزار
 ہزار خندہ چمن را بکلبہ عطار
 ز ہرچہ ہم تفکر کند در آن بسیار
 ہمہ ظرائف روش بطرف ہر بازار
 چناں حصارے در زیر این کیود حصار
 بسان پیلاں خرم گشتہ از گرانے بار
 ز بس مراع و مواشی ز بس صنایع و عقار
 بعرضہ اش نہود مرد را طریق گذار
 مساجدش چو حرم گشتہ قبضہ ابرار
 معابرش چو افق متعائے لیل و نہار
 خبر دہند ز بچ نہان ہر بہار
 شمار خلق تواند تا بروز شمار
 ہزار مدرس و در ہر یکے ہزار سقا
 بیان وفقہ و اصول و ریاضی و اخبار
 نجوم و ہیئت و تفسیر و حکمت و آثار
 یکے رموز الہی ہمے کند تکرار
 یکے نمودہ ز قانون فلسفی اظہار
 یکے نگاہد کاین است گفت بہمنیار

نادر ترہین اشیا

از عقلماست اول وز خلقمست انسان	نادر ترہین اشیا نیکو ترہین امکاں
از اتقیاء بود وز اصفیاءست سلمان	از انبیا پیغمبر وز اولیاست حیدر

لہ قلمہ: ہنگہ ضیاع و عقار بمعنی چہیں و آب کشت و اشکال آن چست نام کتاب در حکمت

از نارهاست دوزخ و ز خاکها مریه	از بادهاست صرصر و ز آههاست حیوان
از صفها صفین و ز قلعه هاست خیبر	از کیشهاست اسلام و ز دینهاست ایمان
از سوره هاست لیلی و ز روزهاست عکس	از قصه هاست یوسف و ز منزلات قرآن
از تشکها مود و ز لونها منور	از خطهاست محور و ز سطحاست دوران
از جسمها مجرد و ز صرحها ممرود	از کوچههاست جودی و ز صدهاست طوفان
از قصرها خورنق و ز حلهاست سترق	از واقعات هجرت و ز درد هاست هجران
از نسیمها طلسم و ز هفت نجم خورشید	از چار اصل آتش و ز هر سه فرع حیوان
از ترکهاست چینی و ز ترکهاست خطای	از تینهاست طوسی و ز ابرهاست نیسان
از قله هاست دماوند و ز رودهاست سوا	از جایها حدایق و ز کانههاست بدخشان
از روزهاست مولود و ز شاههاست شب قدر	از وقتهاست سحرگه و ز هرغهاست سحرخوا
از شمشادهاست شکر و ز جامهاست بهار	از درهاست گوهر و ز پنجههاست مرجان
از برنهاست فردوس و ز جوهاست کوش	از سروهاست آزاد و ز عطرهاست بهجانب
از نخلهاست طوبی و ز سبزههاست بنفشه	از بهمانهاست عرو و ز شاهانهاست نخلان
از رزمهاست بلادن و ز کینههاست سیاهوش	از شورهاست قیامت و ز شعلههاست نیران
از تاپهاست ترکی و ز چرخهاست چاپچی	از خشکهاست ختلی و ز نخطهاست ایران

در خشنیدن صبح

صبح بر آمد بکوه مهر درخشان	چرخ تپی گشت از کواکب رخشان
یوسف بیضا بر آمد از چاه خاور	صبح زلیخا صفت درید گریبان
جاده ظلمات شب رسید باخر	گشت سحرگه پدید چشمه حیوان
چرخ بر آورده ز آستین پد بیضا	از در اعجاز همچو موسی عمران
همچو فریدون بزمین بیور ظلمت	چرخ ز خور بر فراشت اختر کاوان
شب چو شماسان راند رخسار عذیمت	قارن روزش شکافت سینه به پیکان
نیر اعظم کشید تیغ چو رستم	دیو شب او به پیشش گریخت چو اکوان

علاء کلاه خرد + نام ضحاک و مخفف بیورکب + نیمه نام سبزه زنی ایرانی که بدست قارن
 شکسته شده + نیمه نام دیوسه که رستم او را کشت +

زال خور از ناوک شعاع فلک را هر منور خروج کرد ز خاور دیدہ اسفندیار ماه برآورد	خون ز شفق برکشاد همچو خزول بر صف کاهه از دیار سپاهان رستم هر از کزینہ بیک پراں
--	--

لشکر کشیدن محمد شاه پادشاه ایران بسط هرات

همین خدیو محمد شاه آفتاب ملوک بغزم چاکش افغان خدا ز رے بهرات بسال پنجہ داند از پس هزار و دولیت زکوه و دشت چنان درگزشت موبک شا رسیده تا بدر حصن غوریان که بخاک درویش او همه چون پنجہ قضا مبرم بزرگ بار خدا گفتی بروے زمین هزار پهلوی پولاد خالص پنباره دشت همیکل و عفریت خوی کز مژگن زغمت سیرت و زنجیر خالص و ناهنجار کمین برآور دستور مرزبان بهرات بکوتای آں دژ درون آں دوکان سران شاه بفرمان شاه پڑه زدند حصاریان پلنگینه خوی کوه جگر ز چیرگی همه مانند سیل در کسار همه هژبر بچنگ و همه دلیر بچنگ به پیش بیک بنده دیده کرده بهر دزیر کران شهر افغانان لشکر شاه هواے معرکه اند گرد راه و چوبه تیر	سپهر عز و معالی جهان فیم و فطن سپه کشید و برانگیخت عزم را توین چو کرد آهوسے خاور بهرج شیر وطن اکم از کرویة کسار سیل بنیان کن نیافریده چنوں قلعه تقار ذو المن بروج او همه چون باره بقا متقن بیافریده یکے آسمان ز ریسمان گزیده بهر حراست درآں حصار کن سپهر ساعد و باریک ساق و زینت بدن دقیق صورت و ممیز لباس و روی تن مشر از در کیش دو دست تا آرنج چنان عزیز که عزیز درون خیل طمع چو لشکر اجل آں باره را به پیران ز بهر رزم فرو چیده غزم را دامن ز تیرگی همه مانند دود در گاخن همه معارک جوے و همه بلا رنگ زن به پیش ناوک درنده سینه کرده چن سپهر یال و قوی بال و گرد و شیر شکن نموده چون کشف خار پشت و پرت زغن
---	---

له زیری به دره به چرخ که از گزشتن آهین در کوره ماند به کم آفت به دامن و آتش
بالا زده به مختلف آفرین به بت پرست به شمشیر به سپهر

رسیده از فرخ توپ اهل باره چنانکه
 ز زخم توپ دژ آشوب شهریار جهان
 بکوتوال جصار آشنای جهاں شد تنگ
 جزیح گشته سپاه و سیلح گشته تنه
 چه گفت گفت چه جویشیم در هلاکت جهاں
 غیاه نیست رواں کش بزند و روید باز
 کنوں علاج همین است و پس که برگیریم
 چو عجز و ذلت ما دید و رنج و غلت ما
 ز گفت او همه را چهره بر شگفت آمد
 بهجز پیکه برداشتنده مصحف و تیغ
 دماں شدند و اماں خواستند و شاه جهان
 سه روز ماند و سپه خواند و زر و سیم فشانند
 یکے اینشتند مکار پیشه برد خبر
 شه از رے آمد و گرفت غوریان و پیر
 همه بچشم من آید که بامداد پلگاه
 ازین خبر دل افغان خدا چنان لرزید
 بخاست مرگب و از جله جت و بست نکر
 خبر رسید بدستور جنگ دید او
 ز جله جت و بشد سوے مرزبان هری
 اگر ز جنگ گریزی ز تنگ می گریز
 چسماں علاج گریزی که نیست راه گریز

گزندگان هوام از بخور قروا من
 ز بسکه شد در و دیوار باره پر روزن
 که حصن ناسے بسعود و چاه بر بیزن
 رواں ز جسم رواں گشته و توال ز تون
 چه گفت گفت چه کویشیم در فلکات تن
 نه شاخ گل که بهر ساله بر دهر بهچن
 بدست مصحف و تیغ انگنیم بر گردن
 ز جرم و ذلت ما بگذرد خبر و زمن
 بپوشش زبانها کشاده چوں نفوس
 ز سرنگنده کله بر کتف نهاده رسن
 رسن کشود و ضماں گشت شال ز خلق حسن
 سپس بسوے حصار هرات راند سرنگ
 بر زبان هری کاسے همیشه یار محن
 بشاده آمد و در جاده جله داشت پرن
 هوا بهر کند از گرد جامه او کن
 که روزگرا در دست خلق با بیزن
 پله گریز و بیدرود بر کشاد دهن
 گره نگند بر ابرو ز خشم چوں سوهن
 که ماں پساں و میندا لجبین را بهچن
 روی چگونہ بدیں مسکنت ازیں مسکن
 نه کلغ و کبوتر که بر پری ز و کن

له عاقر قریحا که از آن هوام بگریزند + له قن و اندام +

له اسب + له جاسوس + له منزله میان غوریان و هرات + له پردیس و دیروز +
 له مائل بسیاهی + له باورن + له نفره + له هرگ کوفته با آرد آینه +
 له آشیانه +

ز چار سوے تو پر بسته اند راه گریز
 یکے بیاں کہ بینیم کار کرد سپهر
 حصار را ز پس پشت خود وقایع کنیم
 بموی گفت بدو کایت راے مستغرب
 بلد بر بگذر باد مے محل خاشاک
 یزق مے نتواں بست باد در چنبر
 میان آں دو تن اندر ستیبه بود هنوز
 طراق مفرقه بگذشت از دوصد و سنگ
 در حصار برخ بست مزبان هری
 ز در و لعل و زروسیم و جزئی و جادوس
 ز برو و خرو و پندین و داقم و سیفوز
 هے بداد بصاع و هے بداد بیاع
 نما گفتند بهر گوشه تا مدافعه را
 چه بوقه اگر احور است اگر احور
 جهان و پیر وزن و مرد و کابل و چاهل
 ریل و بیلک و شمشیر و خنجر و خنجر
 بسهم و پنج و حصص و خشت و دهره و شل
 بنیش و ناخن و چنگال و چوب و سنگ و سفال
 زهر گره و زهر پیشه و زهر بیشه
 بهر سیاق و بهر سیرت و بهر هنجار
 ز برج و باد و دیوان و خاکریز و فصیل

به اسب پیر کم رفتار چله مکار چله مچر زماں و هر چه بدای چینه را نگاه دارند و
 پناه دهند چله حصار و اسب چله گریه یا لوح و ناله زاری چله مبالغه نمائیده در خنده و
 چله زشت شمرده شده چله نفی چله مسافت پنج میل چله غره پنبه ناگفته چله هر چیز که از
 حریر سازند چله نوعی از حریر چله پیانه چله از سر انگشتان تا سر دوش چله پوشیار

ہم از سیاه گریں کرد شش هزار دلیه
 سر گشت و سپر را و پشت داد و بزر
 در آغوش خدا خواند و خوش را بد و کشید
 کف آرد و لب از غضب و لعل نه حجب
 بسا سوار که بصر بهم برید در مغفر
 خوش از لب و لا آشوب شاه و لشکر خصم
 از کوب کلاوکن بهرام صدوتان ملک
 بیست زلفند که از ترکناز لشکر گاه
 از سویه چهره هر یکا چو رود آموه
 بسا سوار کز آن زرنگاه بگاہ گریز
 سپاه خصم ز پیش و سپاه شاه ز پی
 ہم این زخشم بدال گفت کایه دلیر خوب
 ز بس گرو پیم زبوره های تند و غوغ
 هنوز لشکر آن مرز را بشورد دل
 از آن پس که ز میدان فرو نشست غبار
 ملک پیاده شد و قبیله سراوق او
 کسبیل کرد و بیمند و اند خود پیله
 ز صد هزار هزاره یکے مانند بجایه
 بیست فصد که ز مستال رسید و شیر سفید
 بر او چو دیده شا ہیں سیاه گشت و شید
 منهدسان قوی دست او قلیدس رای
 مدینه چو ماین درین و نه گزین

هزاره سیاه و پلاد بوش و سیاه آردن
 بهشت راه شد آمد بر آن سیاه گشتن
 بلار کے کہ برگ فجا است آهشن
 کہ چون بنوفد دریا کف آرد و برین
 بسا دلا کہ بنا و کلا و برید در جوشن
 ہماں حکایت لاول بود و اہرین
 زیں معرکہ شد کان سخی بہرامن
 از فوج افغان بر اراج چرخ شد شین
 ز نیزہ پیکر ہر یکا بشکل پالاد
 ز بیم جان و نعم تن تاخت تا تختن
 چنانچہ از عقب صید شیر صید افغن
 ہماں ز قدر بدیں گفت کایه سوار بن
 ز بس سگولہ نچارہ ہایه نتیج تن
 ہنوز مردم آن بوم را بشورد دل
 از آن پس کہ ز میدان فرو نشست غبار
 بہشتمین ملک آمد قوین نجم پر
 سوسے ہزارہ گروہ از برایه دفع فتن
 کہ مے گشت گزفتار قید و بند و شکن
 فرو چکید ز پستان ابر قیر آگن
 سپید پر حوصل بکوہ و دشت و دین
 بسا خند بفرمان شہر یار زین
 گزید جائے درو چوں شعیب درین

لے آنچہ چیز باو صاف کنند + سگولہ + تلے رعد + تلے نمرہ و خروش +
 سگولہ + تلے پریشان شد +

اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا پنجم گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری کے ساتھ
 سے اہل اسلام کو اکٹھا کرنا۔ ستم ششم ان مقاصد اور اغراض کے پورا کرنے کے لئے وہ مقررین کے تقرر۔
 کے اجراء اور دیگر وسائل کو عمل میں لانا ۴

اغراض کی تکمیل کے واسطے انجن کی طرف سے دو واسطے ہیں۔ جن میں سے ایک صاحب شہر کے مختلف حصوں
 پر رور و روعظ کھتے ہیں۔ اور حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی بحیثیت وکیل انجن سیر و نباتات میں انجن
 و مقاصد کی اشاعت فرماتے ہیں۔ اور برادران اسلام سے انجن کے واسطے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس
 سیر و رور و روعظ میر مجلس و میران انجن موجود ہے۔ بولہ لڑانا نہ مدرسے ہیں۔ جن میں کلام اللہ اور
 کتب کاہن کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ ماہ ہرم ۱۳۱۰ ہجری سے رطوں
 و دنیوی تعلیم کے لئے مدرسہ مسلمان لاہور میں جاری ہے۔ جو پہلے اپر پیری تک تھا۔
 و دنیوی مدرسہ سے بدل کے درجے تک اور پھر چوری مسلمان سے انٹرنس کے درجے تک پہنچ گیا ہے۔
 ان مسلمان بھائی ہمت کر کے انجن کی امداد کرینگے۔ یہ سکول بھی آہستہ آہستہ ترقی کر کے انشاء اللہ
 مسلمانان پنجاب کا مرکز تعلیم ہوگا۔ شروع ۱۸۹۹ء سے سکول کے متعلق ایک بورڈ لوگ موسس بھی
 قائم ہو گیا ہے۔ جس میں بورڈ رول کی طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے۔ ہفتہ وار انجن کے دفتر میں
 جلسہ رور و روعظ ہوتا ہے۔ جس میں واعظوں کے سوا تعلیم یافتہ مسلمان اپنی شکوہ وں اور تقریروں سے اپنے
 مایوس کو مستفید کرتے ہیں۔ انجن کے میر مجلس صاحب اپنے مکان پر ہر روز کلام اللہ کا ترجمہ انجن کی غرض
 تکمیل کے لئے لکھ پڑھاتے ہیں۔ ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے۔ جس میں انجن کی کارروائی اور تہذیب
 کے ساتھ فی الفین مذہب اسلام کے سوالوں کے جواب اور ان کے مذہب کی ترمیم اور مسلمانوں کی حالت کی درستی
 کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے واسطے کتب مندرجہ پیشہ چھپ گئی ہیں۔ اور
 اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپتی جائیں گی مسلمانوں کے
 اور تہذیب اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو یکسی کی حالت میں پادریوں کے ماتھے آجاتے ہیں۔
 تہذیب خزانہ کھل گیا ہے۔ اس میں تیس تہذیب داخل ہیں۔ جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام
 ہے۔ علاوہ ان میں بعض تہذیبوں کو مدرسے میں وظیفہ۔ بعض کو فیس اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا
 ہے۔ ورنہ لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے کہ جو ایسے نچے پنجاب کی کچھڑوں میں آکر آ
 رہے انجن کو دے جائیں۔ اگر مسلمان بھائیوں نے مال زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کی۔ تو پورے کام انشاء اللہ
 اور بھی زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ پورے ہونگے ۴

پس مذہب والا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ وہ اس انجن کے
 مقاصد کی تکمیل کے لئے تہذیب۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو سکے۔ ان کے پورا کرنے کے
 لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سہرا بنی ہوئی حاصل ہو ۴

استثمار

کتابوں کے طلب فرمانے یا انجن کے متعلق اور کسی محلے میں جو خط و کتابت کی جائے۔ وہ سب لوگ کم
 سے کم مطیع اسلامی و حاکمیت سکریٹری انجن حمایت اسلام لاہور کے نام ہونی چاہئے۔ مگر یہ سب پیشہ
 منشی تلج الدین صاحب قناشل سکریٹری انجن و انٹرنٹ ڈپٹی کمشنر نارنگ و سیکرٹری ریلوے لاہور کے نام ہونا چاہئے
 شمس الدین جنرل سکریٹری انجن

کتاب موجودہ دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور

تفہیم حروف اردو جلی .. ۶۶ پائی	رفیق الطالباء .. ۸۰	مکتبہ الصالحین
اردو کا قاعدہ .. ۶ پائی	سنت ضروریہ .. ۵۳ پائی	رکار نامہ نگر ..
اردو کی پہلی کتاب (کچھ واسطے) اردو پائی	تربیتی اختیاری .. ۴۹ پائی	رق منشور ..
ایضاً اردو کی کتاب .. ۶۶ پائی	تفہیم ارشدہ .. ۴۰	حدائق البلاغت و گلین ۱۲۱۱
ایضاً دوسری کتاب .. ۶۶ پائی	عشرہ کاملہ .. ۶۶ پائی	آبجیات ..
ایضاً تیسری کتاب .. ۵۰	قوت فیصلہ .. ۲۰	برکات محمدی ..
اردو میں دینیات کا پہلا رسالہ اردو پائی	لہار اسلام .. ۶۶ پائی	ایضاح الحجۃ ..
دوسرا رسالہ .. ۹۰ پائی	شرح حکمت .. ۲۰	افضل المقال ..
تیسرا رسالہ .. ۱۲۰ پائی	پارہ قرآن شریف کائنات .. ۴۰	انصاف شاہ ولی اللہ
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ .. ۲۰	قرآن شریف ترجمہ کاغذ .. ۲۰	دلائل الخیرات مترجم نظام
فارسی کی پہلی کتاب .. ۹۰ پائی	قرآن شریف ترجمہ فارسی .. ۲۰	مجموعہ تصوف ..
ایضاً دوسری کتاب .. ۲۰	قرآن شریف ترجمہ عربی .. ۲۰	مناقب الخلفائے راشدین
ایضاً تیسری کتاب .. ۲۰	قرآن شریف ترجمہ ہندی .. ۲۰	انوار المشرق ..
ایضاً چوتھی کتاب .. ۲۰	قرآن شریف ترجمہ پشتو .. ۲۰	اشیاء مفردہ و فروع ..
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ .. ۲۰	قرآن شریف ترجمہ انگریزی .. ۲۰	آئینہ فارسی ..
تفہیم حروف عربی جلی .. ۶۶ پائی	مجموعہ عربی مترجم فتح انباری .. ۲۰	حقیقۃ الاصلۃ ..
تفہیم کا قاعدہ .. ۶۶ پائی	الحققتہ المنقذہ .. ۱۲۰	برائن لائحہ ..
عربی کی پہلی کتاب .. ۲۰	تفہیم البنیوان .. ۲۰	انگلش اپروٹ یعنی انگری
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب اردو پائی	عدۃ المحققین .. ۲۰	سلب ..
دوسری کتاب .. ۲۰	عقائد اسلام .. ۲۰	و مستور المبتدی ..
تیسری کتاب .. ۳۰ پائی	دیوان سوزان .. ۲۰	رحمت الہدایہ ..
انگریزی کا قاعدہ .. ۳۰ پائی	ارنشان حکمت .. ۲۰	تلمیذہ لکھتو ..
محمد بن رسول بخش برائے انگریزی .. ۲۰ پائی	سرچشمہ رحمت .. ۲۰	انتاج المحسنہ ..
ایضاً ڈکشنری .. ۲۰ پائی	ابن ماجہ .. ۲۰	موسعظ حسنہ ..
ایضاً سکندریہ .. ۲۰ پائی	شفعہ شاہ جہانی .. ۱۲۰	الکلام محبت ..
ایضاً کراچی .. ۲۰ پائی	شرح ماتر عامل کلاں .. ۲۰	الکلام المحسن ..
انگریزی بول چال .. ۲۰	منظر الحق محمد و سید مہفرت .. ۲۰	نور العبرین ..
ایک لکھاؤں کے چھ سوالات کے جواب .. ۲۰	دلائل الخیرات مہارشا دہشتہ .. ۲۰	مختار الحکایات ..
ایضاً الوہیت سبع علیہ السلام .. ۲۰	مجموعہ الودائع و منہج الفوائد .. ۲۰	مسلم شریف ..
تقریب قرآن کا جواب .. ۲۰ پائی	وادی صبر سفید لکھنؤ .. ۲۰	مقدمہ تاریخ محمدی ..
اثبات اصول اسلام .. ۲۰	روایہ پارہ عم مترجم .. ۲۰	تاریخ محمدی حصہ اول ..
مولوی حافظ میر احمد صاحب کاکڑ اردو پائی	راشدہ کی مشادی .. ۲۰	مناجات مفروضی ..
ازادۃ الشہادت .. ۲۰	مجموعہ مستندہ و فروعی .. ۲۰	نمائندہ ادراک کی حقیقت ..
تفہیم الانبیاء .. ۲۰	شرح وقایہ نظامی اردو .. ۲۰	دعا و حج و عمرہ مترجم ..
الجمار التبریل .. ۲۰	ترجمہ رشق الانوار ربیعی .. ۲۰	مجموعہ پنج حج ..
فضل الخلاب بقدر تامل الکتاب .. ۲۰	مشکوٰۃ شریفہ بمبئی .. ۲۰	مجموعہ میزان العرف ..
تفہیم قرآن براہین احمدیہ حصہ اول .. ۲۰	لغز الحق و اب کل .. ۲۰	محسن حیرت ..
ریاض الصالحین .. ۲۰	درر الزمر .. ۲۰	حکماء و حکیم ..
جوابہ الصمدیہ .. ۲۰	شرح عقائد لکھنؤ .. ۲۰	علم الاستنباط ..
نیر اعظم .. ۲۰	قطعات ابن مبین .. ۱۲۰	تائیدہ اسلام ..
مختار الانشائی .. ۲۰	رسالہ فتح النیث .. ۲۰	

نئی پیش لاہورین انجمن حمایت اسلام لاہور

CALL No.

19155.2
11 ف ج

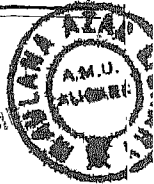
ACC. No.

914

AUTHOR

TITLE

6 رسی کی جوتی کتاب



THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
OF ISSUE



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over -



